The daily
Surathal
Srinagar
e-paper: surathal.in
https://surathal.in

روزنامہ صورتِ حال سرینگر

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

Postal Registration No:JKNP-189/SKGPO-2018-2020/RNI NoJKURD/2012/48314
Vol: 17 Issue No: 212 Friday 04 September 2026 - 21 Rabi ul Awwal 1447 Pages: 08 Price Rs0.50/-

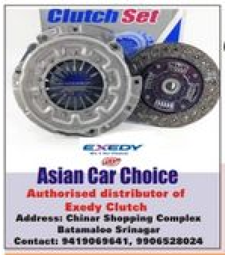

ہندوستان کی اقتصادی ترقی دنیا کیلئے اعتماد اور نئے مواقعہ کا ذریعہ

ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے کی تکمیل اہم سنگ میل / وزیر اعظم نریندر مودی

سری ہندوستان کی اقتصادی ترقی کو دنیا کیلئے اعتماد نئے مواقعے کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ مشکل عالمی حالات کے باوجود ہندوستانی معیشت نے رفتار برقرار رکھی اور گذشتہ سہ ماہی میں 7.8 فیصد کی شرح نمو ریکارڈ کی گئی۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق اپنے جرمن ہم منصب ہارٹ ویر کے ساتھ بات چیت کے بعد تجارت ،دفاع ،اہم معدنیات ،صاف توانائی اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تعاون کو نمایاں طور پر وسعت دینے پر اتفاق ہونے کو بھارت کیلئے انتہائی بڑی پیش رفت قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ ہندوستان نے گذشتہ سہ ماہی میں 7.8 فیصد کی شرح نمو ریکارڈ کی گئی اور ملک کی اقتصادی ترقی دنیا کیلئے اعتماد اور نیا مواقعہ کا ذریعہ بن رہی ہے۔ جرمن کے وزیر اعظم نے ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے کی تکمیل کو ایک اہم سنگ میل قرار دیا اور کہا کہ نئی دہلی اور برلن کے مابین تعلقات پہلے سے کہیں زیادہ وسیع اور اسٹریٹجک نوعیت اختیار کر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ آج دنیا شدید اتھل پتھل کے دور سے گزر رہی ہے۔ دنیا کے کئی حصوں میں تنازعات جاری ہیں، خوراک ،ایندھن اور سپلائی چین سمیت ہر شعبے میں غیر یقینی صورتحال اثر انداز ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان مشکل حالات کے باوجود ہندوستانی معیشت نے اپنی رفتار برقرار رکھی ہے اور گزشتہ سہ ماہی میں 7.8 فیصد شرح نمو ریکارڈ کی گئی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان کی ترقی کی کہانی "دنیا کے لیے اعتماد اور نئے مواقع کا ذریعہ" بنتی جا رہی ہے۔ مودی نے ایک بار پھر یوکرین اور مغربی ایشیا کے تنازعات کو مذاکرات اور سفارت کاری کے ذریعے حل کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، "ہندوستان اور جرمنی دونوں قانون کی حکمرانی، مذاکرات اور سفارت کاری پر یقین رکھتے ہیں۔ چاہے یوکرین ہو یا مغربی ایشیا، ہم تنازعات کے جلد خاتمے اور امن کے لیے کی جانے والی تمام کوششوں کی حمایت کرتے ہیں۔" وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان اور جرمنی دہشت گردی کی ہر شکل کے خاتمے کے لیے پرعزم ہیں۔ مودی نے دونوں ممالک کے درمیان اعلیٰ ٹیکنالوجی اور صاف توانائی کے شعبوں میں تعاون کو وسعت دینے کی ترجیحات بھی بیان کیں۔ انہوں نے کہا، "صاف توانائی کا مستقبل اور قابل اعتماد سپلائی چین ہماری مشترکہ ترجیحات ہیں۔ آج قابل تجدید توانائی کے شعبے میں دستخط کیے گئے مفاہمت ناموں سے پائیداری کے شعبے میں ہمارے تعاون کو نئی رفتار ملے گی۔" انہوں نے مزید کہا کہ اہم معدنیات کے شعبے میں دونوں ممالک نے ان کی پروسیسنگ اور ری سائیکلنگ میں تعاون بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ سیمی کنڈکٹرز کے شعبے میں جرمنی کی مہارت اور ہندوستان کی وسیع صلاحیتیں ایک دوسرے کے لیے معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

مہاجنم اشٹمی کے تہوار پر
ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا مبارکباد

سرینگر، صدر جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے مہاجنم اشٹمی تہوار پر ہندو برادری کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ مذہبی تہوار ہمیں آپس میں بھائی چارہ، اخوت، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور خصوصاً انسانیت کا درس دیتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری ریاست صدیوں سے آپسی بھائی چارہ اور امن و امان کا گہوارہ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وادی کشمیر بزرگان دین، مونیوں، ریشیوں کی سرزمین ہے اور ہر ایک فرقہ کے لوگ یہاں اپنے تہوار دوسرے فرقوں کو ماننے والوں کے ساتھ مناتے ہیں۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے دعا کی کہ اللہ ہمیں انسانیت کے عظیم اصولوں پر قائم دائم رکھے اور ریاست میں امن و امان جلد از جلد بحال ہو جائے تاکہ مہاجر پنڈت برادری کے لوگ پھر اپنے گھروں میں آ کر سکون کی زندگی گزاریں۔ پارٹی نائب صدر و وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، جنرل سکریٹری حاجی علی محمد ساگر، معاون جنرل سکریٹری چودھری محمد رمضان، **اجے کمال سدھوترا، تریجرر شمی اوبرائے، صدر صوبہ جموں شری ایڈوکیٹ رتن لعل گپتا بھوشن لعل بھٹ، ڈاکٹر سمیر کول اور جگدیش سنگھ آزاد نے بھی لوگوں کو مبارک باد دی ہے۔**

ڈالڈگر میں آگ کی ہولناک واردات
میں شاپنگ کمپلیکس خاکستر

سرینگر، نیشنل کانفرنس خواتین ونگ صدر و ایم ایل اے ہبہ کدل ایڈیکیٹ شمیمہ فردوس نے آج شاہ محلہ ڈالڈگر جا کر وہاں گذشتہ روز آگ کی ہولناک واردات میں خاکستر ہوئے شاپنگ کمپلیکس میں ہوئے نقصان کا جائزہ لیا اور متاثرین کیساتھ اظہار یکجہتی کیا۔ انہوں نے متاثرین کیساتھ اظہار یکجہتی کیا اور انہیں ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔ انہوں نے موقعے پر ہی متعلقہ حکام کیساتھ رابطہ کر کے متاثرین کی امداد کاری کی تاکید کی۔ دریں اثناء پارٹی جنرل سکریٹری حاجی علی محمد ساگر، سینئر پارٹی لیڈر و ایم ایل اے عیدگاہ حاجی مبارک گل اور ایم ایل اے حضرتبل سلمان علی ساگر شاپنگ کمپلیکس کے مالک حاجی اسد اللہ جان کیساتھ اظہار یکجہتی کیا۔

ہمالیائی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں گلیشیروں کے پھٹنے، سیلاب، برفانی تودوں کے خطرات سے تیاریوں کا جائزہ لیا گیا

سرینگر، وزارت داخلہ کے سیکریٹری نے ہمالیائی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں گلیشیائی جھیل پھٹنے سے آنے والے سیلاب اور برفانی تودوں کے خطرات سے نمٹنے کی تیاریوں کا اعلیٰ سطحی میٹنگ کے دوران جائزہ لیا۔ حساس گلیشیائی جھیلوں اور برفانی علاقوں کی مسلسل نگرانی، ابتدائی انتباہی انتظام اور بروقت انخلاء کی تیاری یقینی بنانے پر دیا زور۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق مرکزی وزارت داخلہ کے سیکریٹری گوند موہن نے ہمالیائی ریاستوں اور مرکزی زیر انتظام علاقوں میں گلیشیائی جھیل پھٹنے سے آنے والے سیلاب (جی ایل او ایف ایس) اور برفانی تودے کے خطرات سے نمٹنے کیلئے تیاریوں کا اعلیٰ سطحی میٹنگ کے دوران جائزہ لیا۔ وزارت داخلہ کی جانب سے جاری کئے گئے ایک بیان کے مطابق اجلاس میں ہمالیائی خطے میں گلیشیائی جھیلوں کے پھٹنے سے پیدا ہونے والے سیلاب کے بڑھتے ہوئے خطرات کا جائزہ لیا گیا۔ اس دوران ابتدائی انتباہ، خطرے سے دوچار گلیشیائی جھیلوں اور برف سے ڈھکے علاقوں کی نگرانی، زیادہ خطرے والے مقامات اور پانی کے بہاؤ کے راستوں کی نشاندہی، بروقت انتباہ کی ترسیل، انخلاء کی تیاری اور ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے انتظام کو مضبوط بنانے پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اجلاس میں مختلف ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو درپیش مخصوص خطرات اور ان کی تیاریوں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ خطرات میں کمی کے لیے کیے جانے والے اقدامات کو ضلعی اور مقامی سطح پر عملی کارروائی میں تبدیل کیا جائے۔ قومی دارالحکومت میں اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے مرکزی وزارت داخلہ کے سیکریٹری نے خطرے سے دوچار گلیشیائی جھیلوں اور برفانی تودوں کے ممکنہ علاقوں کی "مسلسل اور فعال نگرانی" کی ضرورت پر زور دیا، خصوصاً ان اوقات میں جب خطرات میں اضافہ ہو۔ وزارت داخلہ نے کہا کہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ریاستی اداروں، ضلعی انتظامیہ اور سائنسی و تکنیکی اداروں کے درمیان قریبی رابطہ برقرار رکھیں تاکہ موصول ہونے والی وارننگ پر فوری اور موثر کارروائی کی جا سکے۔ مرکزی سیکریٹری نے مزید کہا کہ گلیشیائی جھیلوں کے پھٹنے سے آنے والے سیلاب اور برفانی تودوں سے نمٹنے کی تیاریوں کو صرف ہنگامی ردعمل تک محدود رکھنے کے بجائے خطرات کو مد نظر رکھتے ہوئے منصوبہ بندی، پیشگی حفاظتی اقدامات اور کمیونٹی کی سطح پر تیاریوں کی جانب منتقل کیا جانا چاہیے۔ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو اپنی تیاریوں کے منصوبوں کا باقاعدگی سے جائزہ لیا۔

کشمیری پنڈت مہاجروں کی املاک سے متعلق شکایات کے ازالے اور معیار کا چیف سیکریٹری نے جائزہ لیا

طول عرصے سے زیر التواء شکایات کو میرٹ کی بنیاد پر مقررہ مدت میں نمٹنے کی ہدایت کی

سرینگر، جموں وکشمیر کے چیف سیکریٹری نے صوبہ کشمیر کے 10 اضلاع میں مہاجرین کی املاک سے متعلق شکایات کے ازالے اور معیار کا جائزہ لیا، جنوری سے جولائی 2026 کے دوران مہاجرین کی 522 کنال 15.9 مرلہ اراضی بازیاب۔ طویل عرصے سے زیر التواء شکایات کو میرٹ کی بنیاد پر مقررہ مدت میں نمٹانے کی بھی ہدایت دی۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق جموں وکشمیر کے چیف سیکریٹری اٹل ڈولو نے کشمیر ڈویژن کے تمام 10 اضلاع میں کشمیری مہاجر پنڈتوں کی املاک مالکان کی جانب سے جموں وکشمیر مہاجر غیر منقولہ املاک (تحفظ، حفاظت اور اضطراری فروخت پر پابندی) ایکٹ 1997 کے تحت درج شکایات کے معیار اور ان کے ازالے کا جامع جائزہ لیا۔ اجلاس کے دوران پرنسپل سیکریٹری ڈی ایم آر آر چندر کر بھارتی نے مہاجر املاک سے متعلق قانونی ڈھانچے اور حکومت کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری کیے گئے مختلف احکامات اور سرکلرز کا جائزہ پیش کیا، جن کا مقصد مہاجر املاک مالکان کے مفادات کا تحفظ اور قانون کے نفاذ میں مزید وضاحت و موثریت پیدا کرنا ہے۔ ریلیف کمشنر (مہاجرین) نے بھی ایک تفصیلی پریزنٹیشن پیش کی، جس میں مہاجر املاک کے تحفظ اور متعلقہ شکایات کے ازالے کے لیے ادارہ جاتی، انتظامی اور تکنیکی نظام کو مضبوط بنانے میں حاصل ہونے والی پیش رفت کو اجاگر کیا گیا۔ جائزے کے دوران بتایا گیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس کو قانونی نگہبان کی حیثیت سے حاصل اختیارات کے تحت مہاجرین کی اراضی کی بازیابی اور تحفظ کے لیے زمینی سطح پر نمایاں کارروائی کی گئی ہے۔ جنوری سے جولائی 2026 کے دوران مہاجرین کی 522 کنال 15.9 مرلہ اراضی بازیاب کر کے محفوظ کی گئی یا سپرداری (سپرداری) کے تحت رکھی گئی یا اصل مالکان کے حوالے کی گئی۔ بانڈی پورہ 146 کنال 7 مرلہ اراضی کی بازیابی کے ساتھ سر فہرست اضلاع میں شامل رہا، اس کے بعد بارہمولہ میں 82 کنال 10 مرلہ، کولگام میں 80 کنال 0.5 مرلہ، گاندربل میں 53 کنال اور سرینگر میں 50 کنال 16.9 مرلہ اراضی بازیاب کی گئی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ آن لائن مہاجر شکایتی پورٹل (آر آر ایم) پر اب تک 12223 شکایات درج کی جا چکی ہیں۔ ان میں مختلف نوعیت کی خلاف ورزیاں شامل ہیں، جن میں 5341 تجاوزات، 2874 ناجائز داخلے اور 442 ریکارڈ میں ردو بدل کے معاملات شامل ہیں۔ ان میں سے 10038 معاملات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس کی جانب سے بند کیے جا چکے ہیں، جبکہ آر آر ایم نظام کے ذریعے 7605 معاملات کو حتمی منظوری بھی مل چکی ہے۔ انتظامیہ نے بند کیے گئے معاملات کے ازالے کے معیار کا جائزہ لینے کے لیے ڈویژنل کمشنر کشمیر کے دفتر کے ذریعے ایک آزاد ٹیلی فونک کوالٹی ویری فکیشن نظام بھی قائم کیا ہے۔ اس تصدیقی عمل کے دوران کامیابی سے رابطہ کیے گئے 4918 درخواست گزاروں میں سے 4605 نے اپنے معاملات کے ازالے پر اطمینان کا اظہار کیا۔

نوائے صبح کمپلیکس میں ضلع سرینگر کا خصوصی اجلاس

شیر کشمیر کی 43 ویں یوم وصال 8 ستمبر کے پروگرام کو حتمی شکل

سرینگر، نیشنل کانفرنس ہیڈ کوارٹر نوائے صبح کمپلیکس میں ایک ضلع سرینگر کا ایک اجلاس پارٹی جنرل سکریٹری حاجی علی محمد ساگر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں بابائے قوم شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کی 43 ویں برسی کی تیاریوں کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا گیا۔ پارٹی جنرل سکریٹری حاجی علی محمد ساگر نے اپنے خطاب میں کہا کہ محسن کشمیر، تحریک حریت کشمیر و مسلم اوقاف ٹرسٹ کے اول بانی مبانی، عوامی راج کے پہلے وزیر اعظم مرحوم شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کا 43 واں یوم وصال 8 ستمبر بروز منگلوار تینوں خطوں میں نہایت ہی عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں مرحوم کے مقبرہ واقع نسیم باغ حضرتبل میں صبح صادق سے ہی حسب قدیم قرآن خوانی، فاتحہ خوانی کی جائے گی۔ مرحوم کی مرقد پر فاتحہ خوانی، گلباری ہوگی اور پھولوں کی چادر چڑھائی جائے گی، جبکہ نیشنل کانفرنس کی قیادت، ممبران پارلیمان، وزراء، ممبران اسمبلی، سینئر لیڈران کے علاوہ عہدیداران و کارکنان صبح اجتماعی فاتحہ خوانی میں شرکت کریں گے۔ جموں اور لداخ کے تمام اضلاع اور تحصیل سطحوں پر بھی تقریبات کا انعقاد ہوگا جن میں نیشنل کانفرنس کے مقامی لیڈران مرحوم قائد کو اپنا خراج عقیدت پیش کریں گے اور مرحوم کے تاریخ ساز شخصیت پر روشنی ڈالیں گے۔ جموں میں شیر کشمیر بھون میں بھی تقریب کا انعقاد ہوگا جس میں صوبہ جموں کے زعماء شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کی تاریخ ساز سیاسی، سماجی خدمات پر مفصل روشنی ڈالیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی نے اس سلسلے میں ایک مفصل پروگرام مرتب کیا ہے، جو ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا میں شائع کیا جائے گا۔ اجلاس کا اہتمام ضلع صدر سرینگر پیر آفاق احمد نے کیا تھا جبکہ اجلاس میں ایم ایل اے حضرتبل سلمان علی ساگر اور سرینگر ضلع کے جملہ بلاک صدور صاحبان بھی موجود تھے۔ دریں اثناء اجلاس میں کل نیشنل کانفرنس کی احتجاجی ریلی پر راج باغ میں طاقت کے بے تحاشہ استعمال، لیڈران و عہدیداران کو زخمی کرنے، گرفتار کرنے اور ناروا سلوک کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی اور اس سلسلے میں ایک مذمتی قرارداد بھی پیش کی گئی۔

خانیار سرینگر میں دکان سے موٹر سائیکل ٹکرانے کے بعد نوجوان جاں بحق

پولیس نے واقعے کا نوٹس لے لیا ہے اور معاملے کی تحقیقات جاری ہیں

رپورٹ: پیرزادہ سید فردوس احمد

سرینگر، سرینگر کے خانیار علاقے میں شیراز چوک کے مقام پر جمعرات کو موٹر سائیکل بے قابو ہو کر ایک قریبی دکان سے جا ٹکرائی، جس کے نتیجے میں موٹر سائیکل سوار کی موت ہو گئی۔ ایک عہدیدار نے بتایا کہ مذکورہ شخص بجاج پلسر موٹر سائیکل، رجسٹریشن نمبر JK13F-2915 پر سوار تھا، جب بظاہر اس کا موٹر سائیکل پر سے کنٹرول ختم ہو گیا اور وہ قریب واقع ایک دکان سے جا ٹکرایا۔ انہوں نے بتایا کہ حادثے میں شخص شدید زخمی ہوا اور موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ مقامی لوگوں نے پولیس کو اطلاع دی، جس کے بعد پولیس کی ٹیم فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچ گئی۔ متوفی کی شناخت بعد میں الطاف حسین ڈار ولد (28) ساکن ننگر وانی، پلوامہ کے طور پر ہوئی۔ پولیس نے واقعے کا نوٹس لے لیا ہے اور معاملے کی تحقیقات جاری ہیں۔

سوپور میں جماعتِ اسلامی سے منسلک جائیدادیں ضبط

سوپور، 3 ستمبر: شمالی کشمیر کے سوپور میں پولیس نے جمعرات کو غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے قانون (یو اے پی اے) کے تحت قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد ڈورو گاؤں میں دو دو منزلہ عمارتیں، چھ دکانیں اور دو کنال اراضی کو ضبط کر لیا۔ حکام کے مطابق ان جائیدادوں میں ڈورو کا اسلامیہ ماڈل اسکول بھی شامل ہے۔ ان جائیدادوں کی نشاندہی پولیس تھانہ سوپور میں درج ایف آئی آر نمبر 42/2025 کی تحقیقات کے دوران ہوئی، جو یو اے پی اے کی دفعات 10 اور 13 کے تحت درج کی گئی تھی۔ ایک عہدیدار نے بتایا کہ یہ اسکول 2022 سے بند ہے۔ تحقیقات کے دوران سرکاری اور محکمہ مال کے ریکارڈ کی جانچ اور متعلقہ حکام سے تصدیق کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ مذکورہ جائیدادوں کا مبینہ طور پر ممنوعہ تنظیم جماعت اسلامی جموں وکشمیر سے تعلق ہے۔ عہدیدار نے کہا، "سوپور پولیس کی جانب سے پیش کیے گئے ڈوزیئر کی بنیاد پر ڈویژنل کمشنر کشمیر نے 12 اگست 2026 کو جاری کردہ حکم کے ذریعے یو اے پی اے کی دفعہ 8(1) کے تحت ان جائیدادوں کو نوٹیفائی کیا۔" بعد ازاں سوپور پولیس کی درخواست پر ضلع مجسٹریٹ بارہمولہ نے قانون کی دفعات 8(3) اور 8(4) کے تحت احکامات جاری کیے۔ اس کے بعد پولیس نے ایک ایگزیکٹو مجسٹریٹ کے ہمراہ مقررہ قانونی طریقہ کار کے مطابق موقع پر پہنچ کر مذکورہ جائیدادوں کو ضبط کرنے کی کارروائی انجام دی۔ پولیس نے کہا کہ یہ کارروائی ممنوعہ تنظیموں اور ان سے وابستہ نیٹ ورکس سے مبینہ طور پر منسلک جائیدادوں اور اثاثوں کی مسلسل تحقیقات کے بعد عمل میں لائی گئی۔ دریں اثناء سوپور پولیس نے کہا کہ وہ ممنوعہ تنظیموں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرنے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے کہ ایسے گروہوں سے مبینہ طور پر منسلک جائیدادوں کو قانون کے تحت ممنوعہ سرگرمیوں کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔

ساگر کی پیر دستگیر صاحبؒ خانیار پر حاضری

سالانہ عرس کے سلسلے میں کئے گئے انتظامات کا جائزہ، ضروری ہدایت جاری کیں

سرینگر، نیشنل کانفرنس جنرل سکریٹری اور ایم ایل اے خانیار حاجی علی محمد ساگر نے پیر دستگیر صاحبؒ خانیار کا دورہ کیا اور وہاں سالانہ عرس کے سلسلے میں کئے گئے انتظامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے وہاں مقامی لوگوں اور آستان عالیہ کے منتظمین کیساتھ مختلف امور پر تبادلہ خیالات کیا اور ان کے مطالبات سنے۔ انہوں نے اس موقعے سالانہ عرس مبارک کے پیش نظر زائرین کیلئے معقول اور مناسب انتظامات جن میں پینے کی پانی، بغیر خلل بجلی، صحت وصفائی اور معقول ٹرانسپورٹ کے انتظامات بھی شامل ہیں، صبح و شام دستیاب رکھنے کی ہدایت جاری کی۔ ان کے ہمراہ ایم ایل اے حضرتبل سلمان علی ساگر بھی تھے جبکہ اس موقعے پر سجادہ نشین حضرت پیر دستگیر صاحبؒ خانیار الحاج میر سید خالد گیلانی اور خدامان بھی موجود تھے۔ ساگر نے عرس سلسلے میں قدیم اور تاریخی زیارت گاہوں درگاہ غوثیہ رہبابہ صاحبؒ عالی کدل، زیارت دستگیر صاحب سرائے بالا، آثار شریف جناب صاحب صورہ، زیارت دستگیر صاحبؒ بانڈی پورہ، زچلدار، بانہال، رفیع آباد، سوپور، بٹپورہ، شوپیاں اور دوسری زیارت گاہوں پر بھی **عقیدت مندوں کیلئے مناسب اقدامات کرنے کی تلقین کی۔ یاد رہے عرس کے ایام 29 ماہ ربیع الاول سے شروع ہو رہے ہیں۔**

ڈورو اننت ناگ میں ریچھ کے حملے سے شخص زخمی

اننت ناگ، جنوبی کشمیر کے ضلع اننت ناگ کے ڈورو علاقے کے میر مدان میں جمعرات کو ایک باغ میں ریچھ کے حملے سے ایک شخص زخمی ہو گیا۔ ایک عہدیدار نے بتایا کہ ڈورو علاقے میں جنگلی ریچھ کے حملے کے نتیجے میں مذکورہ شخص زخمی ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ زخمی شخص کو فوری طور پر ابتدائی علاج کے لیے سب ڈسٹرکٹ ہسپتال (ایس ڈی ایچ) ڈورو منتقل کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے مزید علاج کے لیے اسے گورنمنٹ میڈیکل کالج (جی ایم سی) اننت ناگ ریفر کر دیا۔ بعد ازاں زخمی شخص کی شناخت محمد مقبول بٹ ساکن میر مدان، ڈورو کے طور پر ہوئی۔ دریں اثناء واقعے کی تحقیقات جاری ہیں۔

وندے بھارت ایکسپریس کا اننت ناگ میں آزمائشی اسٹاپ منظور

سروس ستمبر کے آخر تک شروع ہونے کا امکان

اننت ناگ، وزارت ریلوے نے جموں توی - سرینگر وندے بھارت ایکسپریس کے اننت ناگ ریلوے اسٹیشن پر آزمائشی طور پر رکنے کی منظوری دے دی ہے۔ ریلوے بورڈ کی جانب سے جاری ایک مراسلے میں کہا گیا ہے کہ جموں توی - سرینگر وندے بھارت ایکسپریس کو اننت ناگ ریلوے اسٹیشن پر اسٹاپ فراہم کیا جائے گا۔ ریلوے بورڈ نے ہدایت دی ہے کہ ضروری سیکیورٹی کلیئرنس سے مشروط یہ اسٹاپ "جلد از جلد موزوں تاریخ" سے شروع کیا جائے۔ بورڈ نے متعلقہ حکام کو یہ بھی ہدایت دی ہے کہ اننت ناگ اسٹیشن پر ٹکٹوں کی فروخت کی قریبی نگرانی کی جائے تاکہ اس اسٹاپ کی کارکردگی کا جائزہ لیا جا سکے۔ مراسلے میں کہا گیا ہے: "وسیع تشہیر کریں، عمل درآمد یقینی بنائیں اور تصدیق کریں۔" اس اقدام سے اننت ناگ اور ملحقہ علاقوں کے رہائشیوں کے لیے ریل رابطے میں بہتری آنے کی توقع ہے۔ اس سے جموں وکشمیر کے درمیان سفر کرنے والے سیاحوں، تاجروں، طلبہ اور دیگر مسافروں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ ابتدائی طور پر یہ اسٹاپ آزمائشی بنیادوں پر ہوگا۔ اس دوران مسافروں کے ردعمل اور ٹکٹوں کی فروخت کا جائزہ لیا جائے گا، جس کے بعد اس اسٹاپ کو جاری رکھنے یا نہ رکھنے سے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔ ریلوے ذرائع نے بتایا کہ اننت ناگ میں یہ اسٹاپ ستمبر کے آخر تک فعال ہونے کا امکان ہے۔ تاہم، سروس شروع ہونے کی حتمی تاریخ اور اننت ناگ اسٹیشن پر ٹرین کی آمد و روانگی کے اوقات کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا ہے۔

قومی وبین الاقوامی خبریں

امریکی حملوں کا ایران نے سخت جواب دیا، حالات پھر کشیدہ

ایران کی مسلح افواج نے ملک کے مختلف مقامات پر کئے جانے والے امریکی حملوں کے جواب میں کویت، بحرین، اردن اور عراق میں موجود امریکی ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ ایران کی اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر جی سی) نے بدھ کے روز یہ اطلاع دی۔ آئی آر جی سی کے مطابق اس کی مسلح افواج نے میزائلوں اور ڈرونز کے ذریعے کویت کے علی السالم ایئر بیس میں امریکی کمان کے ہیڈکوارٹرز اور دیگر ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اسکے علاوہ اردن، عراق کے اربیل اور بحرین میں موجود امریکی ٹھکانوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ آئی آر جی سی نے دعویٰ کیا کہ ان حملوں میں متعدد افراد ہلاک ہوئے۔

قبل ازیں نیم سرکاری تسنیم نیوز ایجنسی نے کوہستک کے علاوہ مزید کئی ساحلی شہروں میں بھی دھماکوں کی اطلاع دی جن میں کنارک، بندر عباس، جاسک، عسلویہ اور اہواز کے علاوہ جزیرہ قشم بھی شامل ہے۔ ایرانی میڈیا کے مطابق منگل کو ہونے والے امریکی حملوں میں مجموعی طور پر ۱۹ افراد شہید ہوئے ہیں۔

آئی آر جی سی نے ایک بیان میں کہا کہ ان جرائم کے جواب میں آئی آر جی سی فضائیہ کے بہادر جوانوں نے اردن میں میرین کے گیریژن کیمپ ٹٹن پر بھاری بیلسٹک میزائلوں سے حملہ کیا۔ آئی آر جی سی کا دعویٰ ہے کہ اس حملے میں بڑی تعداد میں امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے جبکہ بنیادی ڈھانچے اور فوجی ہیلی کاپٹروں کو بھی نقصان پہنچا۔ اس دوران اردن کی مسلح افواج نے کہا کہ اردن کے فضائی دفاعی نظام نے ۱۰ بیلسٹک میزائلوں کو روکا جن میں سے ۳ ملک کی حدود کے اندر گرے۔ مسلح افواج نے ایک بیان میں کہا کہ اردن کے فضائی دفاعی نظام نے ملک کی فضائی حدود میں داخل ہونے والے ۱۳ بیلسٹک میزائلوں کے حملے کو روک دیا۔ ایرانی فوج کے خاتم الانبیا سینٹرل ہیڈکوارٹرز کے ترجمان ابراہیم ذوالفقاری نے امریکہ کے ایران پر حملوں پر ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ دشمن کے پشیمان ہونے تک ایران اپنی کارروائی جاری رکھے گا۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق

مودی اور پیزشکیان کی ملاقات پر روبیو کا ردعمل

واشنگٹن: امریکہ کے وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا کہ انہیں نہیں لگتا کہ ابھی انڈیا اور ایران کے درمیان تجارتی معاہدے کے لیے کوئی بات چیت چل رہی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے وارننگ دی کہ مغربی ایشیا میں جاری جنگ کے درمیان امریکی پابندیوں سے بچنے کے لیے تہران کی مدد کرنے والے ملکوں کو بھی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

روبیو کا یہ بیان وزیر اعظم نریندر مودی اور کرغزستان کے بشکیک میں 26ویں شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) سمٹ کے دوران ایران کے صدر مسعود پیزشکیان کی ملاقات کے بعد آیا۔ اس سربراہی اجلاس میں دونوں رہنماؤں نے آپسی تعلقات، تجارت اور مغربی ایشیا کی موجودہ صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔

دی برائن کلمیڈ شو میں منگل کو برائن کلمیڈ سے بات کرتے ہوئے جب ان سے میٹنگ کے بارے میں پوچھتے ہوئے سوال کیا گیا کہ کیا بھارت اور ایران کسی طرح کی ٹریڈ ڈیل کر رہے ہیں، تو روبیو نے کہا کہ مجھے نہیں لگتا کہ بھارت اور ایران کے درمیان کوئی تجارتی معاہدہ ہے

امریکی وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ ملک اپنی فارن پالیسی خود بناتے ہیں اور ساتھ ہی کہا کہ کئی ملک ایرانی حکومت کے ساتھ رابطہ برقرار رکھتے ہیں۔ روبیو نے کہا کہ ظاہر ہے، ایسے ملک ہیں تمام ملک اپنی خارجہ پالیسی خود بناتے ہیں، اور دنیا بھر کے کئی ملک ایرانی حکومت سے بات کرتے ہیں۔ حالانکہ، انہوں نے امریکہ کی اس بات پر زور دیا کہ ملکوں کو پابندیوں سے بچنے میں ایران کی مدد نہیں کرنی چاہیے۔

روبیو نے کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ آخر میں جو ہوتا ہے، وہ یہ ہے اور صدر نے بہت صاف کہا ہے کہ کسی بھی ملک کو پابندیوں سے بچنے میں ایران کی مدد نہیں کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی ملک کو انہیں ایسے طریقے بنانے میں مدد نہیں کرنی چاہیے جس سے وہ آمدنی کما سکیں اور جس کا استعمال وہ دہشت گردی کو اسپانسر کرنے اور نیوکلیئر ہتھیار بنانے کی کوشش میں کریں گے۔ روبیو نے وارننگ دی کہ ایسے طریقوں کو بڑھاوا دینے والے ملکوں کو خود امریکی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ اگر ملک ایسا کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں، تو ہمیں بھی ان پر پابندی لگانی ہوگی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ایران کے صدر پیزشکیان کے ساتھ اپنی میٹنگ میں تہران کے ساتھ اپنی پرانی دوستی کو مضبوط کرنے کے بھارت کے عزم کو دہرایا اور کہا کہ نئی دہلی دوطرفہ تجارت کو بڑھانا اور اس میں تنوع لانا چاہتا ہے۔

ملاقات کے بعد ایکس پر ایک پوسٹ میں پی ایم مودی نے کہا کہ بشکیک میں صدر مسعود پیزشکیان سے ملاقات ہوئی۔ مختلف شعبوں میں ایران کے ساتھ بھارت کی پرانی دوستی کو مضبوط کرنے کے اپنے عزم کو دہرایا۔ ہم آنے والے وقت میں اپنے تجارتی حجم کو بڑھانا اور اس میں تنوع لانا چاہتے ہیں۔

وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ دونوں رہنماؤں نے علاقے کی موجودہ صورت حال پر تبادلہ خیال کیا اور مستقل امن کو یقینی بنانے کی کوششوں کے لیے بھارت کی حمایت کو دہرایا۔

وزارت خارجہ نے کہا کہ ملاقات کارآمد رہی، جس میں دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات اور مغربی ایشیا میں حالیہ پیش رفت کا جائزہ لیا۔

وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ پی ایم مودی نے بھارت کی اس بات کو دہرایا کہ اس علاقے کے مسائل کو بات چیت اور سفارت کاری سے سلجھایا جانا چاہیے اور امن و استحکام کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل کوششوں کی ضرورت پر زور دیا۔

جیسوال نے کہا کہ وزیر اعظم نے اس علاقے میں امن و استحکام کو یقینی بنانے اور جہاز رانی اور تجارت کی آزادی کو محفوظ رکھنے کے لیے مسلسل کوششوں کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ بحث میں مغربی ایشیا میں جاری تنازع کے درمیان تجارتی جہاز رانی کی حفاظت اور ملاحوں اور عام لوگوں کی سلامتی پر بھی فوکس کیا گیا۔

پی ایم مودی نے برکس اور ایس سی او اجلاس جیسی کثیر الجہتی تنظیموں میں ایران کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے بھارت کی تیاری کو بھی دہرایا، اور کہا کہ وہ 12 سے 13 ستمبر تک نئی دہلی میں ہونے والے برکس اجلاس کے لیے پیزشکیان کا بھارت میں استقبال کرنے کے لیے پرجوش ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اور دیگر سینئر ایرانی

شدھی ۳ کرن معاملے میں سیاست گرمائی، کھرگے کا نڈا کو خط

نئی دہلی: کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے راجیہ سبھا میں ایوان کے لیڈر جے پی نڈا کو گزشتہ ماہ ہلدوانی میں ان کی ریلی کے بعد پیش آنے والے شدھی کرن کے واقعہ سے متعلق لکھا ہے۔ انہوں نے نڈا سے کہا ہے کہ وہ اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کو اس واقعہ میں ملوث افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی ہدایت دیں۔

راجیہ سبھا میں اس معاملے کو اٹھائے جانے پر نڈا نے تحقیقات کے بعد جو بھی قصوروار پایا گیا اس کے خلاف سخت کارروائی کی یقین دہانی کرائی تھی۔ اس خط کے ذریعہ کھرگے نے نڈا کو اس یقین دہانی کی یاد دلائی ہے۔

ہندی میں لکھے گئے اپنے خط میں کھرگے نے کہا، آپ کو یاد ہوگا کہ 13 اگست، 2026 کو، راجیہ سبھا میں، میں نے آٹھ اگست، 2026 کو ہلدوانی میں میری جلسہ عام کے بعد ہونے والی اچھوت سے جڑی شدھی کرن کی رسم کا مسئلہ۔ بڑے دکھ اور غم کے ساتھ اٹھایا تھا۔

کھرگے نے کہا، میرے تبصرے کے جواب میں، آپ نے ایوان میں کھڑے ہو کر کہا تھا، جناب، محترم کھرگے جی نے جو کہا ہے وہ واقعی بہت پریشان کن معاملہ ہے، یہ نہ صرف کانگریس پارٹی کے لیے بلکہ ہم سب کے لیے تکلیف دہ ہے۔ جو کچھ بھی ہوا ہے اس کی ضرور تحقیقات کی جائیں گی۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اس معاملے کو سنجیدگی سے دیکھے گی اور قومی صدر بھی اس طرح کی سرگرمیوں کی حمایت نہیں کریں گے۔ آپ کے جذبات کی وجہ ہم سب کے لیے افسوس کی بات ہے۔

کانگریس صدر نے نوٹ کیا کہ نڈا نے کہا ہے کہ تحقیقات کے بعد جو بھی قصوروار پایا گیا اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

انہوں نے مزید کہا، راجیہ سبھا کے معزز چیئرمین نے بھی اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا تھا۔ کھرگے نے حیرت کا اظہار کیا کہ واقعہ کے 24 دن بعد بھی ہلدوانی میں اس گھناؤنے فعل میں ملوث تنظیموں اور افراد کے خلاف کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی گئی ہے۔ دو ستمبر کو نڈا کو لکھے گئے خط میں، کھرگے نے کہا، اس واقعے کا سب سے قابل اعتراض پہلو یہ تھا کہ ہندوستانی آئین اور انسانی اقدار کے خلاف ایک شدھی کرن ※

امریکی حملے سے شادی کا گھر، ماتم کدہ میں تبدیل

ایران نے امریکہ پر جنوبی صوبے ہرمزگان کے سیریک کاؤنٹی میں شادی کی تقریب کے دوران ایک مکان پر بمباری کرنے کا الزام عائد کیا ہے، جس کے نتیجے میں ایک بچے سمیت کم ازکم پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ وحشیانہ حملہ بدھ کی صبح سیریک کاؤنٹی کے شہر کوہستک میں ایک رہائشی مکان کو نشانہ بنا کر کیا گیا۔ ان کے مطابق حملے میں خواتین اور بچوں سمیت ۵۰ سے زائد افراد ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ایرانی سرکاری ٹی وی پریس ٹی وی نے رپورٹ کیا کہ کم ازکم پانچ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ایران کی وزارت صحت کے ایک عہدیدار حسین کرمان پور نے ایکس پر لکھا، ہلاک ہونے والوں میں ایک بچہ بھی شامل ہے۔ بجلی اور ٹیلی فون کی سہولت منقطع ہوگئی ہے۔

ایرانی ہلال احمر سوسائٹی کی جانب سے جاری فوٹیج میں ایک عمارت دکھائی گئی جس کی دیواریں اور کھڑکیاں دھماکے سے تباہ ہو چکی تھیں جبکہ ملبہ زمین پر بکھرا ہوا تھا۔ امدادی تنظیم نے متعدد بچوں کی تصاویر بھی جاری کیں جو اسپتال میں زیر علاج تھے۔ سیریک کاؤنٹی کے گورنر رضا شاہدیان نے بعد میں سرکاری نشریاتی ادارے آئی آر آئی بی کو بتایا کہ ۴۳ افراد زخمی ہوئے ہیں اور متاثرین میں ۵۰ خواتین اور بچے شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام زخمیوں کو قریبی شہر میناب کے ایک اسپتال منتقل کیا گیا ہے اور ان کی حالت مستحکم ہے۔ نیم سرکاری فارس نیوز ایجنسی نے دھماکے میں بچ جانے والے ایک بچے کا بیان بھی نشر کیا۔ بچے نے ویڈیو میں بتایا کہ وہ تقریب کے مقام پر پہنچنے سے پہلے جنگی طیاروں کی آواز سن چکا تھا۔ اس نے کہا، جب ہم وہاں پہنچے تو ایک دھماکہ ہوا۔ دھماکہ انتہائی شدید تھا۔ اینٹیں، پتھر اور سیمنٹ میرے چہرے اور سر سے ٹکرائے اور بہت سے دوسرے لوگ بھی زخمی ہوئے۔ بچے نے مزید کہا، وہاں سب عام شہری تھے۔

سپریم کورٹ میں ایکناتھ شندے گروپ نے ادھو ٹھاکرے کی پارٹی کے دعووں کو غلط قرار دیا

نئی دہلی: ایکناتھ شندے گروپ نے بدھ کے روز سپریم کورٹ کے سامنے دلیل دی کہ سبھاش دیسائی کیس میں آئینی بنچ کے فیصلے نے اسمبلی میں اکثریت کے ٹیسٹ کو مکمل طور پر نہیں روکا اور دلیل دی کہ یہ طریقہ اب بھی یہ طے کرنے میں کارآمد ہوسکتا ہے کہ پارٹی کی تقسیم کی صورت میں کس گروپ کے پاس اکثریت ہے۔

چیف جسٹس آف انڈیا سوریا کانت، جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے ادھو ٹھاکرے گروپ کی اس عرضی پر سماعت کیا جس میں انہوں نے الیکشن کمیشن کے اس فیصلے کو چیلنج کیا ہے جس کے تحت ایکناتھ شندے کے گروپ کو اصلی شیوسینا مانا گیا تھا اور اسے پارٹی کا نام اور انتخابی نشان الاٹ کیا گیا تھا۔

سینئر وکیل نیرج کشن کول نے ایکناتھ شندے کی شیوسینا کی طرف سے کیس کی پیروی کی۔ کول نے ٹھاکرے گروپ کے دلائل کا جواب دینا شروع کیا۔ سال 2019 کے انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے کول نے کہا کہ بی جے پی اور شیوسینا دونوں مل کر الیکشن لڑنے کے لیے ووٹروں کے پاس گئے تھے۔ نتائج اس الیکشن کو مل کر لڑنے سے آئے۔ انہوں نے کہا کہ درخواست گزار (ٹھاکرے گروپ) نے خود کو اس اتحاد سے الگ کرلیا اور ان پارٹیوں کے ساتھ ہاتھ ملا لیا جو شیوسینا کے نظریات کے بالکل خلاف تھیں۔ کول نے کہا کہ یہ طویل عرصے سے چل رہا تھا اور اختلاف رائے راتوں رات پیدا نہیں ہوجاتی اختلاف میں وقت لگتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب یہ سب ہوا، تو سمبل آرڈر (ایلوکیشن آف سمبلز) کے پیرا 15 کے تحت الیکشن کمیشن میں ایک درخواست دائر کی گئی۔

کنیڈا کے برٹش کولمبیا میں نمودار ہونے والا پراسرار جزیرہ چند ہفتوں بعد ہی غائب!

شمالی برٹش کولمبیا میں مقامی افراد اور محققین اس بات پر حیران ہیں کہ ایک جزیرہ جو پراسرار طور پر نمودار ہوا تھا وہ چند ہفتوں کے اندر ہی غائب ہوگیا ہے۔ 'سی بی سی' کی رپورٹ کے مطابق یہ جزیرہ برٹش کولمبیا کی ولستن جھیل میں کشتی سوار افراد کو نظر آیا تھا۔ درختوں سے ڈھکے اس وسیع وعریض جزیرے کا رقبہ ایک بڑے سے فٹ بال گراؤنڈ جتنا بتایا جا رہا تھا۔ جو اچانک نمودار ہونے کے چند ہفتوں بعد پراسرار طور پر غائب ہوگیا، جس کے بعد مقامی افراد اور حکام اس کی حقیقت اور غائب ہونے کی وجہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یہ عجیب وغریب جزیرہ جولائی میں برٹش کولمبیا کے ولستن ریزروائر میں ایک مقامی کشتی بان نے دیکھا تھا، جس نے اس کی تصاویر بنائیں اور انہیں مقامی رہائشی راکی ایوری کے ساتھ شیئر کیا۔ یہ تصاویر سوشل میڈیا پر تیزی سے پھیل گئیں، تاہم سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ آخر اتنا بڑا جزیرہ وہاں آیا کہاں سے؟ بعدازاں سیٹلائٹ تصاویر نے بھی اس جزیرے کی موجودگی کی تصدیق کردی۔ بی سی ہائیڈرو کے مطابق ۲۱ جولائی کی سیٹلائٹ تصاویر میں فنلے بے کے مغرب میں یہ غیر معمولی زمینی ٹکڑا دکھائی دیا۔ حکام کے مطابق جزیرہ تقریباً ۲۳۰ فٹ چوڑا اور ۲۶۰ فٹ لمبا تھا، یعنی اس کا رقبہ تقریباً ۲ امریکی فٹ بال گراؤنڈ کے برابر بنتا ہے۔

اگست میں جب لوگوں نے دوبارہ اس مقام پر نظر ڈالی تو جزیرہ وہاں موجود نہیں تھا، جس کے بعد قیاس آرائیاں شروع ہوگئیں کہ شاید وہ پانی میں ڈوب گیا ہے۔ بی سی ہائیڈرو کے ترجمان کے مطابق ممکن ہے کہ یہ زمینی ٹکڑا بہہ کر سمندر کے کنارے یا کسی دوسرے نسبتاً محفوظ حصے میں پہنچ گیا ہو، جس کا مطلب ہے کہ جزیرہ اب بھی کہیں موجود ہوسکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق ایک ممکنہ وضاحت یہ ہے کہ غیر معمولی طور پر بلند پانی کی سطح کے باعث یہ زمینی حصہ ساحل سے الگ ہو

ٹکٹ ہونے کے باوجود خاتون کو آدھی رات کو ٹرین سے اتارا، اب ریلوے کو 2 لاکھ روپے ہرجانہ بھرنا ہوگا

تھروانتپورم: کیرالا اسٹیٹ ہیومن رائٹس کمیشن (کیرالا ریاستی انسانی حقوق کمیشن) نے ریلوے کو ایک خاتون مسافر کو 2 لاکھ روپے کا معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ خاتون کو کارآمد (Valid) ریزرویشن ٹکٹ ہونے کے باوجود آدھی رات کو ٹرین سے اترنے پر مجبور کیا گیا اور بعد میں گرفتار بھی کرلیا گیا۔ کمیشن کے چیئرپرسن جسٹس الیگزینڈر تھامس نے ہدایت دی ہے کہ یہ رقم ایک ماہ کے اندر ادا کی جائے، ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ یہ رقم ذمہ دار اہلکاروں سے وصول کی جاسکتی ہے۔

ترشور کے اروپٹی کی رہنے والی کے جے اسمتا کو اس کٹھن صورتحال کا سامنا کرنا پڑا، جو فی الحال تھروانتپورم میں رہتی ہیں۔ 30 جولائی 2023 کو، وہ ٹرین نمبر 16348 کے ذریعے وڈاکنچیری سے تھروانتپورم تک سفر کر رہی تھیں۔ انہیں ایس- (S-4) 4 کوچ میں برتھ نمبر 41 الاٹ کی گئی تھی۔

تاہم، برتھ پر پہنچنے پر انہیں معلوم ہوا کہ وہ کسی دوسرے مسافر کو الاٹ کردی گئی ہے۔ جب انہوں نے ٹریول ٹکٹ ایگزامینر (TTE) سے رابطہ کیا تو انہیں بتایا گیا کہ ان کا ٹکٹ آن لائن منسوخ (cancel) کردیا گیا ہے۔ اگرچہ انہوں نے سوال اٹھایا کہ تھروانتپورم ریلوے اسٹیشن کے کاؤنٹر سے براہ راست خریدا گیا ٹکٹ آن لائن کیسے منسوخ ہوسکتا ہے، لیکن انہیں کوئی واضح جواب نہیں ملا۔

ٹکٹ ایگزامینر نے اسے بتایا کہ اگر وہ 500 روپے جرمانہ ادا کرے تو اسے دوسری برتھ مل سکتی ہے۔ لیکن، مسافر کے پاس پیسے نہیں تھے۔ اس کے علاوہ، افسر نے اس شخص کی تفصیلات بتانے سے انکار کردیا جس نے اس کی معلومات یا رضامندی کے بغیر ٹکٹ منسوخ کیا تھا۔

آدھی رات کو ٹرین سے نہ اتارنے کی اس کی بہت منت سماجت کے باوجود، ایگزامینر نے برابرتاؤ کیا۔ جب ٹرین الوائی پہنچی، تو مسافر کو ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) کے حکام کے حوالے کردیا گیا، جنہوں نے اس کی گرفتاری درج کی اور بعد میں اسے ضمانت پر رہا کردیا۔ بعد میں فورس نے یہ محسوس کرنے کے بعد کیس واپس لے لیا کہ یہ غلطی سے درج ہوگیا تھا۔

مسافر کی باضابطہ شکایت کے بعد سینئر ڈویژنل کمرشل مینیجر نے تفصیل سے انکوائری کی، جس میں کلرک کی غلطی سامنے آئی۔ مسافر کے دیے گئے موبائل نمبر کو بکنگ پورٹل پر ریزرویشن فارم پر درج کرتے وقت، کلرک نے ایک ہندسہ (digit) غلط ٹائپ کردیا تھا۔ نتیجے کے طور پر، ٹکٹ کی تصدیق کا پیغام اس غلط نمبر پر چلا گیا۔ پیغام موصول کرنے والے شخص نے پھر ٹکٹ بک نہ کرنے کے باوجود اسے آن لائن منسوخ کردیا۔

ملک بھر میں موسلا دھار بارش کا الرٹ، اتراکھنڈ اور ہماچل میں فلیش فلڈ کا خطرہ

نئی دہلی: محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) کے مطابق آنے والے دنوں میں پورے بھارت میں شدید بارشوں میں اضافہ ہونے کا امکان ہے، اس کے ساتھ ہی اتراکھنڈ اور ہماچل پردیش میں اچانک سیلاب (فلیش فلڈ) کا خطرہ بھی برقرار ہے، گنگا کے میدانی علاقوں سے متصل مغربی بنگال اور جھارکھنڈ کے کچھ حصوں میں بنا کم دباؤ کا علاقہ پہلے مغربی جھارکھنڈ اور اس کے بعد جنوبی اتر پردیش اور شمالی مدھیہ پردیش کی جانب بڑھ سکتا ہے۔ یہ موسمی نظام ہوا کے گردشی نظام (سائیکلونک سرکولیشن) کے ساتھ مل کر آنے والے چند دنوں میں ہندوستان کے وسطی، شمالی اور مشرقی علاقوں میں بڑے پیمانے پر بارش کا سبب بن سکتا ہے، اتراکھنڈ میں 2 سے 8 ستمبر تک بارش کا سلسلہ جاری رہنے کی توقع ہے، اس دوران بعض مقامات پر شدید بارش جبکہ 2 ستمبر کو کہیں کہیں انتہائی شدید بارش بھی ہوسکتی ہے۔ وہیں ہماچل پردیش میں 2 اور 3 ستمبر کو شدید بارش کا امکان ہے، اس کے بعد 6 سے 8 ستمبر کے درمیان بعض مقامات پر ہلکی سے درمیانی بارش ہوسکتی ہے، محکمہ موسمیات نے ہمالیائی اضلاع میں اچانک سیلاب کے خطرے سے خبردار کیا ہے۔ اتراکھنڈ اور ہماچل پردیش کے بعض واٹرشیڈز اور علاقوں کے لیے اچانک سیلاب کے کم سے درمیانے درجے کے خطرے کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ اتراکھنڈ میں خطرے والے علاقوں میں الموڑہ، باگیشور، چمولی، چمپاوت، دہرادون، پاؤڑی گڑھوال، ٹہری گڑھوال، نینی تال، پتھورا گڑھ اور اترکاشی شامل ہیں، ہماچل پردیش میں سرمور، شملہ، منڈی، کلو، کانگڑا اور چمبا بھی خطرے والے علاقوں میں شامل ہیں۔ نشیبی علاقوں میں پانی کے تیز بہاؤ اور سیلاب جیسی صورتحال پیدا ہوسکتی ہے۔ دہلی (این سی آر) میں بھی بارش کی توقع ہے، دہلی اور ہریانہ میں 2 ستمبر کو بارش ہوسکتی ہے، جبکہ 3 سے 4 ستمبر کے درمیان ہریانہ اور چندی گڑھ میں وسیع پیمانے پر بارش کا امکان ہے۔ وسطی ہندوستان میں بھی بارش کا سلسلہ جاری رہنے کی توقع ہے، مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ اس سے خاص طور پر متاثر ہوسکتے ہیں، مغربی مدھیہ پردیش میں 2 سے 8 ستمبر کے دوران بڑے پیمانے پر بارش کا امکان ہے۔

وہ وقت جب کیلے کھانے سے گریز کرنا بہتر

ڈاکٹر مبشر خان

کیلے دنیا میں سب سے زیادہ پسند کیے جانے والے پھلوں میں سے ایک ہے اور اقوام متحدہ کے مطابق دنیا بھر میں اوسطاً ہر سال 18 ملین ٹن کیلوں کی کھپت ہوتی ہے۔ یہ پھل پوٹاشیم اور فائبر (فائبر کی ایک قسم) سے بھرپور ہوتا ہے اور اس کے ذریعے جسم کو میگنیشیم، وٹامن سی اور بی سکس بھی مل جاتے ہیں۔ اور سب سے اچھی بات یہ ہے کہ اسے کھانا لگ بھگ ہر ایک کو ہی پسند ہوتا ہے اور کسی بھی وقت اسے کھایا جاتا ہے۔ مگر دن کا ایک وقت ایسا ہوتا ہے جب اس پھل سے دوری ہی بہتر ہوتی ہے اور وہ ہے صبح ناشتے کا وقت۔ جی ہاں کیلوں کو ناشتے میں کھانے سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ یہ نقصان دہ بھی ثابت ہوسکتا ہے۔ جیسا اوپر درج کیا جاچکا ہے کہ اس پھل میں پوٹاشیم، میگنیشیم اور فائبر کی مقدار کافی زیادہ ہوتی ہے مگر یہ صبح کی پہلی غذا کے لیے کچھ زیادہ اچھا نہیں کیونکہ اس میں مٹھاس اور کافی حد تک تیزابیت بھی ہوتی ہے۔ اس پھل کو کھانے کے بعد ہوسکتا ہے کہ کچھ دیر کے لیے جسمانی توانائی میں اضافہ ہوجائے مگر بہت جلد تھکاوٹ طاری ہوسکتی ہے جبکہ بھوک بھی لگ سکتی ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق ناشتے میں اس پھل کو کھانے کے بعد بہت جلد کچھ اور کھانے کی خواہش پیدا ہوجاتی ہے اور ایسا امکان ہے کہ بعد ازاں بہت زیادہ کھا لیا جائے۔ صبح خالی پیٹ کیلے کھانے سے انسولین کی سطح بڑھ سکتی ہے اور اگر اس کو عادت بنالیا جائے تو وقت کے ساتھ ہائی بلڈ شوگر کا عارضہ بھی لاحق ہوسکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق مٹھاس کو کسی بھی شکل میں استعمال کیا جائے تو اس سے جسم میں تیزابیت پیدا ہوتی ہے اور نظام ہاضمہ اس سے بھر جاتا ہے، تاہم ناشتے میں کیلے یا کسی اور غذا کے ساتھ کھالیں تو اس نقصان سے بچا جاسکتا ہے۔

روک دیتا ہے جس سے مسائل پیدا ہوتے ہیں

ڈاکٹر سلیم

کھیرے زیادہ کھانے سے آپ کی دماغی صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ انتباہ امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ ٹماٹر، آلو اور کھیروں کا بہت زیادہ استعمال صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ کیلیفورنیا سے تعلق رکھنے والے ہارٹ سرجن ڈاکٹر اسٹیون گینڈری نے تحقیق کے دوران بتایا کہ ان تینوں میں ایک پروٹین لیکٹینز پایا جاتا ہے جس کا تعلق الزائمر اور ڈیمینشیا جیسے دماغی امراض سے دریافت کیا گیا

جبکہ یادداشت کی مکمل محرومی کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ تحقیق کے دوران خون کے مختلف گروپس پر اس پروٹین کے اثرات کا جائزہ لیا گیا اور محققین کا کہنا تھا کہ لیکٹینز دماغی امراض میں کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ پروٹین لوگوں پر مختلف طریقوں سے اثرانداز ہوکر دماغی صحت کو نقصان پہنچاتا ہے، تاہم ایسا اس صورت میں ہوتا ہے جب ان کا حد سے زیادہ استعمال کیا جائے۔ تحقیق کے مطابق یہ پروٹین ہضم ہونے کے بعد جسم، دفاعی نظام اور بلڈ لیول میں تبدیلیاں لاتا ہے اور انسولین ریسپٹرز بلاک کرسکتا ہے جبکہ طویل المعیاد بنیادوں پر خون کی شریانوں پر بھی اثرانداز ہوسکتا ہے۔ محققین نے بتایا کہ یہ پروٹین غذائیت جذب ہونا روک دیتا ہے جس سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

یہ پتے مختلف بیماریوں کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ وزن بھی کم کرتے ہیں

جانیے یہ کس درخت کے پتے ہیں اور ان کا استعمال کیسے کریں؟

ڈاکٹر شمس الحق

متعدد لوگ سوہانجنا اور اس کے درخت کی افادیت سے لاعلم ہوتے ہیں۔ سوہانجنا انسان کو کس قسم کے کرشماتی فوائد فراہم کرسکتا ہے جان کر آپ بھی اس کے پتوں کا استعمال کرنے دوڑ پڑیں گے۔

سوہانجنا کو مورنگا بھی کہا جاتا ہے جو بہت زیادہ غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے۔ اس کا پیڑ لمبا اور املی کی شکل سے ملتا ہے، اس پر سفید پھول ہوتے ہیں جس پر ہری رنگ کی پھلیاں لگی ہوتی ہیں۔

اس کا پودا زیادہ تر جنوبی پنجاب میں پائے جاتے ہیں۔ اس کا انگریزی نام Moringa ہے۔

سوہانجنا کے درخت کے انمول فوائد

ایک مضمون کے مطابق، سوہانجنا کی پھلی میں دودھ کے مقابلے میں 17 گنا زیادہ کیلشیم پایا جاتا ہے، دہی سے 9 گنا زیادہ پروٹین، گاجر سے 4 گنا زیادہ وٹامن اے، بادام سے 12 گنا زیادہ وٹامن ای، کیلے سے 15 گنا زیادہ پوٹاشیم اور پالک سے 19 گنا زیادہ فولاد شامل ہوتا ہے۔

سوہانجنا کے پتوں کی خصوصیات دیکھ کر بیشتر ممالک اس کو بطور غذا بھی استعمال میں لاتے ہیں۔ یہاں تک کہ یورپی ممالک میں اس کے عرق سے گولیاں، کیپسول اور فوڈ سپلیمنٹ بنا کر فروخت کیے جارہے ہیں۔

سوہانجنے کی پھلیاں ہڈیوں کی مضبوطی میں بہت معاون ہوتی ہے اور یہ خواتین کے لیے بہت فائدہ مند ہوتی ہیں۔

سوہانجنا کا ایک اور بہترین فائدہ یہ ہے کہ پینے کے پانی کو بھی صاف کرتا ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق 2 گرام بیج کا پاؤڈر 10 لیٹر پانی سے 99 فیصد جراثیم مارنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ کافی علاقے ایسے ہیں جہاں پینے کا صاف پانی غریبوں کو مل نہیں پاتا اور مجبوراً انہیں تیلاب کا پانی پینا پڑتا ہے۔ اگر اس حوالے سے آگاہی فراہم کی جائے کہ اور اس کے طریقہ کار سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے تو لاکھوں افراد گندہ پانی پینے سے بچ سکیں گے۔

سوہانجنا کے پتوں کا پاؤڈر بھی صحت کے لیے مفید ہوتا ہے۔ اس کے پاؤڈر کے فوائد جانتے ہیں۔

- اس میں موجود پوٹاشیم دماغ اور اعصابی نظام کو طاقتور بناتا ہے۔ دماغ کے خلیوں کی عمر، دماغی صلاحیتوں اور ذہانت میں بھی اضافہ کرتا ہے۔
- اس میں وٹامن اے پایا جاتا ہے جو کہ آپ کی آنکھ، جلد، دل اور معدے کے امراض کو کنٹرول کرنے میں مدد دیتا ہے۔
- سوہانجنا میں کیلشیم دودھ سے چار گنا زیادہ پایا جاتا ہے اور یہ آپ کے ہڈیوں کی مضبوطی کے لیے مفید ہے۔
- اس میں آئرن پایا جاتا ہے جو کہ خون کے سرخ خلیے بنانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

میتھی دانہ کی چائے سائڈ ایفیکٹس اور اس کے فوائد

ڈاکٹر مسرور وانی
ہیلتھ زون سکن کلینک، سرینگر

میتھی دانہ کی چائے کے بے شمار فائدے ہیں، اس مصالحہ کا استعمال برصغیر پاک و ہند میں بہت زیادہ ہے۔ یہ بے شمار کھانوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے صحت کے حوالے سے بھی بے حساب فوائد ہیں، آج کل اس کی چائے خاصی مقبول ہورہی ہے۔ ماہرین کے مطابق اس کی چائے سے وزن کم ہوتا ہے، دل کی صحت بہتر ہوتی ہے اور نظام انہضام کو درست کرتی ہے، اور سوجن کو بھی دور کرتی ہے۔ یہاں ہم آپ کو میتھی دانہ کی چائے بنانا سکھائیں گے۔

میتھی دانہ کی چائے کے فوائد

دل کی صحت کو بہتر بنائے

یہ چائے کولیسٹرول لیول کو کم کرتی ہے جو کہ دل کی بیماری کی سب سے اہم وجہ ہے۔ مطالعے سے پتہ چلا ہے کہ اس کے روزانہ استعمال سے مریضوں میں بلڈ کولیسٹرول کم ہوتا ہے اور شریانوں کی تنگی ختم ہوتی ہے۔ کچھ ریسرچز کے مطابق اس چائے سے اینٹی آکسیڈنٹ بیزائم لیول بڑھ جاتا ہے، جو کہ دل کی صحت کو اچھا کرتا ہے۔

نظام انہضام کے لیے

میتھی دانہ میں پانی میں حل پذیر فائبر موجود ہیں، جو کہ قبض میں فائدہ مند ہیں۔ یہ چائے روایتی چینی ادویات میں ہاضمے کی دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ چائے کھانے کے بعد پینے سے ہاضمے میں سہولت ہوتی ہے۔

کاربوہائیڈریٹ کی آپ کے جسم میں جذب ہونے کی رفتار کو آہستہ کر دیتا ہے۔ ایک ایرانی اسٹڈیز کے مطابق میتھی دانہ کے فائدے ٹائپ ٹو ذیابیطس میں زیادہ نظر آتے ہیں۔ میتھی دانہ کے دانوں کو گرم پانی میں بھگوئیں اور پھر اس کو استعمال کریں تو یہ فائدہ کرتا ہے۔

دماغی صلاحیتوں کو بڑھاتی ہے

میتھی دانہ میں دماغی صلاحیت بڑھانے والے اثرات پائے جاتے ہیں۔ ریسرچ سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس کی چائے کا استعمال عمر کے ساتھ یادداشت کم ہونے کو بھی روکتا ہے اس کے استعمال سے الزائمر اور پارکنسن کا رسک بھی کم ہوجاتا ہے۔

دودھ پلانے والی ماؤں کے لئے بہترین

تحقیق کے مطابق میتھی دانہ کے بیج لیکٹیشن بڑھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، یہ دودھ پلانے والی ماؤں کے لئے اچھا ہے اس سے ان کے دودھ کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔

اب اس میں کوٹے ہوئے بیج ڈالیں۔
اب کور کرکے تقریباً 3 منٹ تک پکائیں۔
اب چھلنی سے چھان کر استعمال کریں۔
ٹھنڈا اور گرم دونوں طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔
حسب ضرورت شہد بھی ملا سکتے ہیں۔

میتھی دانہ کے سائڈ ایفیکٹس

حمل کے دوران استعمال سے گریز کریں

تحقیقات کے مطابق میتھی دانہ کو حمل کے دوران استعمال نہیں کرنا چاہیے اس سے بچے کی دماغی صحت متاثر ہوسکتی ہے۔ اسی لیے حاملہ ماؤں کو اسے استعمال سے گریز کرنا چاہیے۔

بلڈ شوگر بہت کم کردیتا ہے

اگر آپ ذیابیطس کی دوا استعمال کررہے ہیں تو اس کے ساتھ میتھی دانہ کا استعمال خطرناک ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہ بلڈ شوگر کم کرتا ہے اس لئے اس کے ساتھ شوگر کی دوا لی جائے تو وہ خطرناک حد تک کم ہوسکتی ہے جو کہ رسک ہوسکتا ہے۔

الرجیز

میتھی دانہ کی الرجیز بہت کم ہے لیکن کہیں کہیں یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کے استعمال سے غنودگی، بے ہوشی، گھبراہٹ یا چہرے پر سوجن ہو سکتی ہے۔ اگر آپ کو فوڈ الرجی ہے تو میتھی دانہ کے استعمال سے پہلے اس کو چیک کرلیں۔

اتر ریلوے

کھلا ٹنڈر نوٹس

[illegible] ای ٹنڈر آخری تاریخ 25.09.2026 کو 15.00 بجے تک [illegible] 25.09.2026 کو 15.00 بجے [illegible]

ٹنڈر نمبر	کاموں کی تفصیل	تخمینہ رقم روپے	ٹنڈر تکمیلی تاریخ اور وقت	زر ضمانت	مدت تکمیل	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	ویب سائٹ
719RS-ٹی آر ڈی-فیروزپور-2025-26	01) CEUTSS ... 02) BTRTSS ... 03 [illegible]	1,19,82,899.61 روپے	25.09.2026 15.00 بجے تک	2,39,700	12 ماہ	25.09.2026 15.00 بجے کے بعد	www.ireps.gov.in
806-ٹی آر ڈی-فیروزپور-2026-27	NHAI ... JUCNKO-(i) OHE ... LKK-JMF ... ROB 10/2 KM ... KUPRBLND JRC-HSX (ii) ... JUC-PTK (iii) ROB KM10/5-6 ... KM10/11-15 AWL-SCPD ... (iv) ROB NR- ID ... NRFZR0055 KM 0.000 ... ROB KM43.319 کی تعمیر۔	28,24,817.23 روپے	25.09.2026 15.00 بجے تک	56,500/-	06 ماہ	25.09.2026 15.00 بجے کے بعد	www.ireps.gov.in

[illegible] Pr.CEE/NR [illegible] 230 [illegible] 73 [illegible] 24.09.2025 [illegible] 2003 [illegible] 161/1/4 [illegible] III [illegible] 3260334 [illegible] 22.09.2025 [illegible]

[illegible] 806 [illegible] 2026-27 [illegible]
[illegible] 50.00 [illegible]
نمبر: 719RS-ٹی آر ڈی-فیروزپور-26-2025 اور 806-ٹی آر ڈی-فیروزپور-27-2026 تاریخ: 03.09.2026
3038/2026
صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

اتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

[illegible] www.ireps.gov.in [illegible] 23-09-2026 [illegible] 15.00 [illegible] www.ireps.gov.in [illegible] www.ireps.gov.in [illegible]

ٹینڈر ٹائپ	ٹینڈر کیٹیگری	بولی سسٹم
کھلا	کام	سنگل پیکٹ سسٹم
ٹینڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کی تاریخ	ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت
01-09-2026	09-09-2026	23-09-2026 /15.00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات	مشتہر قیمت (روپے)	بیعانہ رقم	آفر کی میعاد	مدت تکمیل کام
1.	109-2026-27-ADEN-I-ASR	[illegible] (2026-27) [illegible] ML [illegible]	9999994.93	200000.00	60 دن	12 مہینے
2.	110-2026-27-ADEN-II-ASR	[illegible] (2026-27) [illegible]	7499994.47	150000.00	60 دن	12 مہینے
3.	111-2026-27-ADEN-I-ASR	[illegible] (2026-27) [illegible] WS [illegible] A,B & C [illegible]	9999994.99	200000.00	60 دن	12 مہینے
4.	112-2026-27-ADEN-II-ASR	[illegible] (2026-27) [illegible] BL [illegible]	7000319.93	140000.00	60 دن	12 مہینے
5.	113-2026-27-ADEN-4-ASR	[illegible] (2026-27) [illegible] BL [illegible]	5499948.40	110000.00	60 دن	12 مہینے
6.	114-2026-27-ADEN-JUC	[illegible] (2026-27) [illegible]	8999908.85	180000.00	60 دن	12 مہینے
7.	115-2026-27-ADEN-JUC	[illegible] DMU [illegible] (2026-27) [illegible]	5499988.67	110000.00	60 دن	12 مہینے

نوٹ: 1. ٹینڈر ڈالنے سے پہلے ٹینڈر دھندگان ٹینڈر کے سلسلے میں جاری کی گئی کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کریں گے۔ 2. ہندی میں کسی بھی خامی کیلئے انگریزی ورژن کی مطالعہ کریں اور انگریزی ورژن ہی جائز ہوگی۔
ٹینڈر نمبر: 109, 111, 113-2026-27-ADEN-I-ASR & 110, 112-2026-27-ADEN-II- ASR & 114, 115-2026-27-ADEN-JUC
مورخہ 02-09-2026
3035/2026
گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای-ٹنڈر نوٹس

ٹنڈر نوٹس نمبر: (770-W/01/WA/JAT/2025 40-2026-27-DRM-JAT, 41-2026-27-DRM-JAT (to be opened on 24.09.2026)

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے کام کرتے ہوئے نیچے دی گئی ٹنڈرز کے خلاف اوپن ٹنڈرز ای-ٹنڈرز طلب کی جاتی ہیں اور یہ دستیاب ہیں جن کی آخری تاریخ 24.09.2026 کو 15:00 بجے تک ہے۔ بولی دہندہ اپنی اصل بولیاں صرف تکمیل کی تاریخ اور وقت تک ہی جمع کر سکیں گے۔ ان ٹنڈرز کے خلاف مینوئل پیشکش کی اجازت نہیں ہے اور موصول ہونے والی ایسی کسی بھی مینوئل پیشکش کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کو اس ٹنڈر کے خلاف ٹنڈر دستاویز لاگت اور بیعانہ رقم کی ادائیگی صرف آئی آر ای پی ایس (IREPS) پورٹل دستیاب ادائیگی طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعے سے کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر	ٹنڈر کی تفصیل	اشتہاری قیمت (روپے)	پیشکش کی اہلیت	تکمیل کی میعاد
1	40-2026-27-DRM-JAT	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/پٹھانکوٹ کے زیر اختیار علاقہ کے تحت دسوا (DZA) ریلوے کالونی میں 225 کلو لیٹر صلاحیت کی آر۔سی۔سی۔ اوور ہیڈ پانی کی ٹنکی کی تعمیر۔	97,28,591.08	60 دن	06 ماہ
2	41-2026-27-DRM-JAT	سینئر اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/جموں کے زیر اختیار علاقہ کے تحت (KTHU) اور (BDHY) ریلوے کالونیوں میں اور اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/پٹھانکوٹ کے زیر اختیار علاقہ کے تحت (JWLS) ریلوے کالونی میں پرانی اور غیر مستعمل اسٹیل اوور ہیڈ پانی کی ٹنکیوں کی جگہ پر 100 کلو لیٹر صلاحیت والی نئی آر۔سی۔سی۔ اوور ہیڈ پانی کی ٹنکیوں کی تعمیر کی فراہمی۔	1,55,97,017.47	60 دن	06 ماہ

نوٹ: 1. ٹھیکیداروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ بولی جمع کرنے سے پہلے اس ٹنڈر کے خلاف جاری کسی بھی تصحیح نامہ (Corrigendum) کے لئے آئی آر ای پی ایس (IREPS) ویب سائٹ ضروری دیکھیں۔ 2. اگر ہندی اشتہار میں کوئی تضاد پایا جاتا ہے، تو انگریزی اشتہار ہی درست ہو گا۔
3039/2026
صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر/ جی۔/ اتر ریلوے/ جموں توی کے ذریعہ بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے ای-ٹینڈرز (www.ireps.gov.in) طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنی اصل/ ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کر سکتے ہیں۔

ٹینڈر نمبر	کاموں کی تفصیلات	تخمینہ لاگت (روپے)	بیعانہ کی رقم (روپے)	مدت تکمیل کام	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	ویب سائٹ
251-J-Elect-T-18-2026-27	ABSS کی تحت جموں ڈویژن کی الگ الگ سٹیشنوں پر 07 عدد لگانے اور MCTM ریلوے سٹیشن پر 4 ایسکلیٹر کی بجلی سپلائی کو اپ گریڈ کرنے سمیت الیکٹریکل ورکس۔	80,45,600.46	1,60,900.00	06 ماہ	24-09-2026 15.00 Hrs. کے بعد	www.ireps.gov.in

نمبر-J-251/ الیکٹرک/ الیکٹرک۔ ٹینڈر نوٹس نمبر/ 18/2026-27 مورخہ 02-09-2026
3032/2026
گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

Read and Recommend
The daily Surathal Srinagar
صورت حال

کیامودی حکومت نے پھر ثابت کیاہے کہ اس سے اتفاق نہ کرنے والوں کو برداشت نہیں کیاجائے گا؟

گزشتہ تقریباً ایک مہینے میں،یعنی حکومت کی تقریب حلف برداری کے بعد سے چندواقعات رونما ہوئے

ای ڈی نے صحافی راگھو بہل کے خلاف مبینہ منی لانڈرنگ کا ایک مقدمہ دائر کیا ہے۔

سیبی یعنی Securities and Exchange Board of India نے این ڈی ٹی وی کے پرموٹرس رادھیکا رائے اور پرنئے رائے کے خلاف ایک حکم نکال کران کودوسال تک اقتصادی بازار میں کوئی لین دین کرنے سے منع کر دیا اوران کوان کے ٹیلی ویژن چینل کے ڈائریکٹر کی کرسی سے ہٹادیا؛

سی بی آئی نے معروف وکیل آنند گروور اور ان کے ذریعے چلائے جانے والے این جی او–وی لائرس کلیکٹیو کے خلاف غیر ملکی فنڈ منظور کرنے کے اصولوں کی خلاف ورزی کے لئے ایک ایف آئی آر دائر کیا۔

اور پولیس افسر سنجیو بھٹ کو ایک 30سال پرانے معاملے میں عمر قید کی سزا سنائی گئی۔

اتر پردیش میں آدتیہ ناتھ حکومت نے رپیر ہارڈ کور کے خلاف وزیر اعلیٰ اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے چیف موہن بھاگوت کے خلاف سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے کے الزام میں سیڈیشن کا معاملہ درج کیا۔اس سے پہلے صحافی پرشانت کنوجیا کو یوپی کے وزیر اعلیٰ کے خلاف سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا تھا، جو فی الحال ضمانت پر ہیں۔

ہارڈ کور یو کے میں ہیں،اس لئے پولیس ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکی ہے۔لیکن اگر وہ ہندوستان میں ہوتیں،تو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہوتیں۔ پہلے تین معاملوں میں کارروائی آزاد حکام اور اداروں کے ذریعے کی گئی اور ان میں حکومت کا براہ راست کردار نہیں ہے۔

ای ڈی، سیبی اور سب سے بڑھ کر عدلیہ کو حکومت کے براہ راست کنٹرول سے آزاد تسلیم کیا جاتا ہے۔اس لئے یہ مطلب نکالنا غلط ہوگا کہ ان کو ایک خاص طرح کی کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔نہ ہی یہ کہنا مناسب ہوگا کہ ان کو کسی مبینہ جرم یا بدانتظامی کے لئے الزامات کا سامنا نہیں کرنا

چاہیے۔لیکن اس کے ساتھ ہی سچائی یہ بھی ہے کہ بہل، رائے اور بھٹ،الگ الگ طریقوں سے نریندر مودی اور ان کی حکومت کے ناقد رہے ہیں۔ جہاں تک بہل کا سوال ہے،تو شروع میں وہ مودی حکومت کے حمایتی ہوا کرتے تھے،لیکن بعد میں انہوں نے حکومت کی پالیسیوں کی شدید تنقید شروع کر دی۔

این ڈی ٹی وی ایک غیر جانبدارانہ اور متوازن چینل ہے اور کچھ مواقع پر یہ رائٹ ونگ کے تئیں تھوڑی نرمی برتتے بھی دکھا ہے، لیکن اس کو کافی دوستانہ اور ڈھول-تاشے بجانے والے کی طرح نہیں دیکھا جاتا ہے۔اور جہاں تک بھٹ کا سوال ہے،تو وہ 2002 میں گجرات میں مودی کے کردار کو لے کر لگاتار سوال اٹھاتے رہے ہیں۔رائے اور بہل پر کارروائی کرنے میں سیبی اور ای ڈی نے قابل ذکر تیزی کا ثبوت دیا ہے اور بھٹ کے معاملے میں گجرات کے عدلیہ نظام نے 2001 سے 2016 تک ہوئے 180 دیگر معاملوں میں سے کسی ایک میں بھی ایسی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا ہے–ان معاملوں میں ایک بھی پولیس اہلکار کو قصوروار نہیں ٹھہرایا گیا ہے۔

ہارڈ کور کی بات کریں،تو ان کے پوسٹس ضرورت سے زیادہ تنقیدی اور یہاں تک کہ قابل اعتراض اور توہین آمیز کہے جا سکتے ہیں،لیکن وہ کسی بھی طرح سے سیڈیشن کا معاملہ نہیں ہے۔ہندوستان کے آئین کے مطابق سیڈیشن کی تعریف بے حد جامع ہے،لیکن اس میں استثنیٰ بھی ہے۔صرف حکومت کی تنقید کرنا کسی کی گرفتاری کی بنیاد نہیں ہو سکتی ہے۔اگر ایسا ہوا تو صحافی اور کئی دیگر لوگ سلاخوں کے پیچھے ہوں گے۔(حالانکہ،یہ دیکھتے ہوئے کہ میڈیا کا ایک بڑا حصہ حکومت کے آگے سرنگوں ہے،یہ بہت بڑی بات نہیں کہ تنقید کو بھی ایک دن ملک مخالف اور سیڈیشن قرار دیا جائے)۔

ایسے کئی اہتمام ہیں جس کے تحت یوپی حکومت یا خود یوگی آدتیہ ناتھ کور پر مقدمہ کر سکتے تھے،لیکن ان کی پولیس نے سیڈیشن کا الزام لگا دینے کو ہی زیادہ مناسب سمجھا،جو کہ آج کل سرکاری ایجنسیوں کا من پسند ہتھیار بن گیا ہے۔ریگولیٹری ایجنسیوں،حکومتوں اور یہاں تک کہ عدالتوں کے ذریعے جرائم یا غلطیوں پر اتنی تیزی کے ساتھ اٹھایا گیا سخت قدم یہ اشارہ دیتا ہے کہ اب انتظامیہ سے کسی مروت کی امید نہیں کی جا سکتی ہے۔یہ الگ بات ہے کہ سیبی کے پاس کارپوریٹ کی بے قاعدگی کے سیکڑوں معاملے ہیں–ہمارے اخبار پرموٹروں،کمپنیوں اور میوچول فنڈز کے ذریعے عوامی جائیداد کے ساتھ دھوکہ دھڑی کی خبروں سے بھرے رہتے ہیں–لیکن ان کے خلاف شاید ہی کبھی کوئی کارروائی ہوتی دکھتی ہے۔

ای ڈی نے بہل پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے 2 کروڑ سے کچھ زیادہ پیسے میں لندن میں ایک اپارٹمنٹ خریدا (اتنے پیسے میں ممبئی میں ایک بہت چھوٹا فلیٹ ہی خریدا جا سکتا ہے)۔بہل کی بیوی کا کہنا ہے کہ ٹیکس رٹرن میں اس کا اقرار کیا گیا تھا۔ یہ ٹیکس–پوچھ تاچھ کے ایک عام معاملے جیسا ہے اور اس میں شاید ہی ایسا کچھ ہے کہ اس پر ای ڈی کے کان کھڑے ہو جائیں۔لیکن یہ صرف ایجنسیوں کے دوہرے معیارات کا معاملہ نہیں ہے–بڑی مچھلیوں کا سستے میں چھوٹ جانا ہندوستان کی عوامی زندگی کی اتنی ہی تکلیف دہ حقیقت ہے،جتنا کہ آزاد سمجھی جانے والی ایجنسیوں میں حکومت کی مداخلت–سپریم کورٹ سی بی آئی کو پنجرے میں بند طوطا کہہ چکا ہے اور ہر نظریے کی حکومتوں نے ماضی میں اس کا استعمال کیا ہے۔لیکن شہریوں کے لئے تشویش کی بات یہ ہے کہ اب حکومت کے ناقدین پر چن–چن کر کارروائی کی جا سکتی ہے۔ ہمارے سیاستداں سوشل میڈیا پر تنقید کو لے کر کافی حساس ہو گئے ہیں اور اس معاملے میں بی جے پی اکیلی نہیں ہے۔لیکن بی جے پی حکومتیں جتنے جوش کے

ساتھ ایسے معاملوں میں جو زیادہ سے زیادہ مذمت کرنے والی یا توہین آمیز کہی جا سکتی ہیں، سیڈیشن کے قانون کا استعمال کرتی ہیں، وہ ڈرانے والا ہے۔جنوری میں آسام میں بی جے پی قیادت والی حکومت نے معروف قلمکار ہرین گوہین کے علاوہ دو اور لوگوں پر متنازعہ شہریت بل کے خلاف تبصرہ کرنے کے لئے سیڈیشن کا الزام لگا دیا۔

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اب پالیسیوں کی تنقید کو بھی سیڈیشن کے طور پر دیکھا جائے گا؟ کیا حکومت کے خلاف لکھنے اور بولنے والے ماہر تعلیم،سماجی کارکنان اور صحافیوں کو حراست،قید اور اس سے بھی بڑھ کر مجرمانہ جرم کو ثابت کرنے کا سامنا کرنا پڑے گا؟ یہ ایک ڈرانے والا خیال ہے۔ان اقدام سے ایک ڈر کا ماحول بننا لازمی ہے۔بولنے اور اظہار رائے کی آزادی پر لگام لگانے کے لئے کوئی قانون منظور کرانے کی ضرورت نہیں ہے–میڈیا پہلے ہی اقتدار کے سامنے جھک چکا ہے اور سہلائے جانے کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ موثر عوامی شخصیات ویسے بھی کوئی اختلاف کرنے سے کافی ہچکچاتے ہیں۔زمینی سطح پر عقیدہ،کھانا یا بس کسی خاص مذہب کے ہونے کی وجہ سے لوگوں کا پیٹ پیٹ کر قتل کیا جا رہا ہے۔اور جو بھی اپنی آواز بند رکھنے سے انکار کرتا ہے،اس کو قانون کے ڈنڈے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کسی کو بھی فیس بک پوسٹ یا کسی ٹوئٹ کی وجہ سے پولیس کے ذریعے دھر لیا جا سکتا ہے۔

موجودہ اقتدار نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ اپنی تنقید کے تئیں صبر وتحمل کا اس کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ایک ایسی حالت میں جب بی جے پی مرکز میں دوسری بار اکثریت کے ساتھ واپس آ گئی ہے، کئی ریاستی حکومتوں پر اس کا کنٹرول ہے،حزب مخالف صدمے میں ہے اور اپنی ہی پھسل رہی زمین بچانے کی جدوجہد کر رہی ہے،بی جے پی عدم اتفاق رکھنے والوں اور عدم اطمینان کا اظہار کرنے والوں پر کارروائی کرنے میں کوئی وقت نہیں گنوانے والی ہے۔راجناتھ سنگھ نے یہ خبردار کیا تھا کہ سیڈیشن پر ایک نیا قانون بنایا جائے گا جو اور بھی سخت ہوگا–یہ کوئی انتخاب کے وقت کی کوری تقریر نہیں تھی۔بحث کرنے والے ہندوستانیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں چھوڑی جائے گی–ہر کسی کو نظام کے آگے سر جھکانا ہوگا۔

کانگریس کی قیادت کا مسئلہ’بلی کے گلے میں گھنٹی باندھے کون‘کے مصداق ہوگیاہے؟

23 مئی کو ملی کراری شکست کے بعد کانگریس کے لئے اچھی خبر یہ ہے کہ اب اس کی پوزیشن مزید خراب نہیں ہو سکتی۔راہل گاندھی پارٹی کی صدارت چھوڑنے پر اڑے ہوئے ہیں،لیکن پارٹی کا فرمانبردار طبقہ چاہتا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے صدر اپنا یہ فیصلہ واپس لے لیں۔سونیا اور پرینکا گاندھی انہیں 2019 میں ملی اس شکست کی ذمہ داری لینے سے باز رکھ سکتی ہیں،لیکن لگتا ہے کہ فی الحال وہ گاندھی خاندان کے تئیں کانگریسیوں کی گہری وفاداری کے مظاہرے سے لطف اندوز ہو رہی ہیں۔ پچھلے ایک ماہ سے وہ فعال کھلاڑی کے بجائے محض تماشائی کے کردار میں ہیں۔ یہ ایک کھلا بھید ہے کہ قدیمی عظیم پارٹی میں شاہی وراثت کا کلچر بہت مضبوط ہے؛ جس میں خوشامد پرستی،خادمانہ انداز اور اپنے آپ کو ہر طرح سے پیش کر دینا بہتر مقام حاصل کرنے کی ضمانت ہو۔

کانگریس کی قیادت کا مسئلہ اس وقت بلی کے گلے میں گھنٹی باندھے کون والے محاورے کے مصداق ہو گیا ہے۔چونکہ راہل گاندھی کسی مکھوٹے نما صدر کو نامزد کرنے پر راضی نہیں ہیں،اس لیے کانگریس کی مجلس عاملہ کو بھی وفاداری نے عبوری صدر کے لیے کوئی نام پیش کرنے سے روک رکھا ہے۔ایسے میں منیش تواری،راجیو گوڑا،سلمان خورشید،ملند دیوڑا،ششی تھرور اور انہیں کی طرح غور وفکر کرنے والی قسم کے لوگوں سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ راہل کی خواہش کا خیال رکھتے ہوئے کانگریس کو جمہوری جامہ پہنانے کے اس عمل میں ان کا ساتھ دیں۔

ہریانہ،مہاراشٹر اور جھارکھنڈ میں ہونے والے ودھان سبھا چناؤ سر پر آ چکے ہیں۔ پارلیامنٹ کا بے حد اہم بجٹ اجلاس جاری ہے،جہاں بجٹ پیش کیے جانے کے علاوہ اہم معاملات طے کیے جانے والے ہیں۔ عقل وفہم کا تقاضہ ہے کانگریس کو بھی مسائل جیسے تین طلاق سے متعلق اپنے نقطہ نظر پر نظر ثانی کرنا چاہیے،لیکن موثر قیادت کے فقدان میں پارٹی عوام الناس کی منشا نہیں سمجھ پا رہی ہے۔نتیجہ یہ ہے کہ بنیادی معاشی،سماجی وثقافتی معاملات پر بھی پارٹی کوئی موقف طے نہیں کر پا رہی ہے۔

ملک کے دونوں ایوانوں میں اظہار تشکر کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کانگریس پر سخت حملے کیے۔اس قدیمی عظیم پارٹی پر انہوں نے پی وی نرسمہا راؤ،پرنب مکرجی اور ڈاکٹر منموہن سنگھ جیسے سینئر رہنماؤں کی ناقدری کرنے وان کے ساتھ نازیبا سلوک کرنے کا الزام لگایا۔ایسے الزامات کا کرارا جواب دیے جانے کی کافی گنجائش تھی،لیکن کانگریس کی جانب سے مودی کو خاموشی ملی۔ بابری مسجد مسمار کیے جانے کا راؤ کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔پینگوین کے ذریعے شائع اپنی کتاب ایودھیا دسمبر 6، 1992 میں انہوں نے اس کے لیے پوری طرح بی جے پی اور سنگھ پریوار کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔راؤ کی طرح ہی مکرجی اور منموہن بھی اپنے پورے سیاسی کیریئر میں کانگریس کے وفادار رہے۔ مکرجی تو کانگریس کے مفکر،ادیب وقلمکار تھے۔انہوں نے پارٹی کے لیے کئی چیزیں لکھیں۔انہوں نے ہی باقاعدہ اپنی تحریروں میں بی جے پی کو ایک نمبر کی دشمن پارٹی اور اس کی فکر کو زہریلی قرار دیا۔

ایسے حالات میں میڈیا کے بائیکاٹ کا احمقانہ فیصلہ کر لیا گیا۔آل انڈیا

کانگریس کمیٹی کی سوشل میڈیا ہیڈ دویا اسپندن عرف رامیا نے اس سے کنارہ کر لیا، یہاں تک کہ انہوں نے اپنا ٹوئٹر اکاؤنٹ بھی بند کر لیا ہے۔نتیجتاً میڈیا سے کانگریس کا رابطہ ہی نہیں ہو پا رہا ہے۔اس سے بھی بری بات یہ ہو رہی ہے کہ سستی شہرت پانے کے خواہاں افراد نے خود کو کانگریس کا ہمدرد ظاہر کر کے ٹی وی مباحث میں گھس پیٹھ کر لی اور پارٹی کے لیے مختص وقت پر قبضہ جما لیا ہے۔یہ نااہل لوگ ہیں،نہ ان میں صلاحیت ہے نہ قابلیت کہ یہ کسی مسئلے پر مناسب بات کر سکیں یا اعتراضات کا جواب دے سکیں۔اس طرح بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا پر عمل پیرا یہ لوگ کانگریس کو اور نقصان پہنچا رہے ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی کے اعصاب پر سوار کانگریس کا بھوت اس بات کا اشارہ ہے کہ حزب اختلاف کی کلیدی پارٹی نے ابھی سب کچھ نہیں کھویا ہے۔کیا مودی کی قیادت والی بی جے پی اسے لے کر متفکر ہے کہ کانگریس بکھر کیوں نہیں رہی ہے؟ 1967 کے چناؤ میں شکست کے بعد 1969 میں کانگریس نے بڑی تقسیم دیکھی۔ 1977 میں پارٹی پھر دو حصوں میں بٹ گئی۔ 1987 میں جب راجیو گاندھی کا زوال شروع ہوا تب پارٹی کا ایک دھڑا الگ ہو کر وی پی سنگھ کی قیادت میں چلا گیا۔نرسمہا راؤ کے دور میں ارجن سنگھ،این ڈی تیواری،ایس بنگارپا، مادھو راؤ سندھیا نے پارٹی چھوڑ دی تھی۔البتہ 2014 کے بعد پارٹی سے جانے والوں کی تعداد کم رہی ہے۔

سیاسی گلیاروں میں افواہ ہے کہ کانگریس کے ایک درجن سے زیادہ نیتا امت شاہ کا در کھٹکھٹا رہے ہیں،لیکن انہیں کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے،کیونکہ جو بی جے پی میں جانا چاہتے ہیں ان کے پاس کچھ خاص ہے نہیں،اور جو خاص ہیں وہ جانا نہیں چاہتے۔

اس بابت بھی کانگریس میں قیادت کے مسئلے کی اہمیت آشکار ہو رہی ہے۔ان حالات میں سونیا گاندھی کی خاموشی سمجھی جا سکتی ہے۔غالباً انہیں اس کا اندازہ ہے کہ کانگریس کی صدارت کے لیے کسی بھی طرح کا متبادل پارٹی میں بغاوت کا طوفان لا سکتا ہے۔لیکن ہوشمندی بھری اس خاموشی کی بھی ایک حد ہے۔ اس میں راہل کے اعتبار کو نقصان پہنچانے کے خدشات موجود ہیں۔

حالانکہ یہ کانگریس کے حق میں ہے کہ سونیا اور راہل رکن پارلیامان اور پرینکا پارٹی کی جنرل سکریٹری ہیں۔ ان کے علاوہ بھی پارٹی میں تجربہ کار و ماہر سیاستدانوں کی کمی نہیں ہے۔کمل ناتھ،کیپٹن امریندر سنگھ،اشوک گہلوت،بھوپیش بگھیل اور وی نارائن سوامی کی شکل میں پارٹی کے پاس پانچ قابل وزرائے اعلیٰ ہیں۔ان کے ساتھ غلام نبی آزاد،آنند شرما،پی چدمبرم،احمد پٹیل،مکل واسنک، پرتھوی راج چوہان،جیوترادتیہ سندھیا،کپل سبل،دگوجے سنگھ،ملند دیوڑا،جتن پرساد،ششی تھرور،منیش تیواری،شیو کمار،اجے ماکن کے ساتھ اور بھی کئی قابل ذکر لیڈران کانگریس کے معروف سپہ سالار ہیں۔ بھلے ان میں سے کچھ حالیہ لوک سبھا چناؤ میں ہار گئے،لیکن انہیں عوامی زندگی کا خاصہ تجربہ ہے۔ان کے ساتھ پارٹی کے سینئر لیڈران میں ڈاکٹر منموہن سنگھ،اے کے انٹونی،ویرپا موئلی،ملیکا ارجن کھرگے، سشیل کمار شندے،میرا کمار،امبیکا سونی،محسنہ قدوائی،شیلا دکشت و دیگر اپنے دہائیوں پرانے تجربات کی روشنی میں ہر طرح کے حالات کا سامنا کرنے کی مہارت رکھتے ہیں۔ان سب کے بیچ کانگریس پارلیامنٹری بورڈ تشکیل دے دیا جانا چاہیے، جس کی تشکیل 1991 سے نہیں ہوئی ہے۔

2017-18 کے دوران اشوک گہلوت اے آئی سی سی جنرل سکریٹری و پارٹی معاملات کے انچارج تھے تب گجرات اسمبلی الیکشن میں پارٹی کی کارکردگی اچھی رہی تھی۔اسی دوران مدھیہ پردیش،راجستھان اور چھتیس گڑھ اسمبلی انتخابات میں کانگریس کو جیت حاصل ہوئی۔گہلوت کا تعلق پچھڑے طبقے سے ہے اور راجستھان کے باہر بھی کانگریس لیڈران کے بیچ وہ مقبول ہیں۔آج کے حالات میں انہیں عارضی طور پر صدر بنایا جا سکتا ہے،لیکن پارٹی کے لوگ دلت ہونے کا حوالہ دے کر مکل واسنک یا صاف ستھری شبیہ کی بات کہہ کر اے کے انٹونی کا نام آگے کر رہے ہیں۔کانگریس کو اب یہ قبول کر لینا چاہیے کہ واسنک یا میرا کمار جیسے رہنماؤں کو دلت ہونے کی بنیاد پر آگے بڑھانے جیسے علامتی اقدامات کے دن لد گئے۔ اسی طرح انٹونی بھی سیاسی طور پر اب پرانے ہوتے جا رہے ہیں۔ایسے حالات میں انہیں پارٹی صدر بنایا جانا مشکلات میں اضافہ ہی کرے گا۔

کانگریس کو چاہیے کہ تھوڑا پیچھے جاتے ہوئے بنیادی کام کرے اور خود کو ایک ماڈرن سیاسی پارٹی کی شکل میں ڈھالنے کا کام شروع کر دے۔نہرو گاندھی خاندان پر بے سود انحصار سے باہر نکلنا پارٹی کے سامنے پہلا چیلنج ہے،جس کا سامنا کرنے سے پارٹی کترا رہی ہے۔ پارٹی لیڈرس اس بنیادی حقیقت کو سمجھنا نہیں چاہتے کہ گاندھی خاندان ان سے دوری نہیں بنا رہا،نہ ہی وہ سیاست کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔لگتا ہے اب وہ اٹل بہاری واجپائی کی طرح کام کرنا چاہ رہے ہیں،جنہوں نے دہائیوں تک پارٹی میں کوئی پوسٹ نہ لی،اس کے باوجود ایک بلند قامت لیڈر اور بی جے پی کے اسٹار پرچارک رہے۔

23 مئی 2019 میں انتخابی نتائج آنے کے بعد کوئی کارگر قدم اٹھانے کے بجائے کانگریس نے شتر مرغ کی سی کیفیت اختیار کر رکھی ہے۔ کانگریس کی مجلس عاملہ کی ایک میٹنگ کے علاوہ پارٹی کے بڑے لیڈران نے کچھ نہیں کیا ہے۔نہ انہوں نے پارٹی کا،نہ کارکنان کا اجلاس بلایا۔جن کے سہارے وہ عوام الناس کے خیالات جان سکتے تھے۔ظاہر ہے وقت تو تیزی سے گزر رہا ہے۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

روزنامہ صورتحال

نہ تھمنے والے سڑک حادثات

وادی میں آئے روز پیش آنے والے سڑک حادثات کہ جن میں قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں اور متعدد لوگ اپاہج اور شدید زخمی بھی ہو رہے ہیں انہیں کم کرنے کیلئے سرکار یا رضاکار جماعتوں کی جانب سے کوئی بھی ٹھوس اقدامات نہیں اُٹھائے جا رہے ہیں۔ایک رپورٹ کے مطابق آئے روز ٹریفک حادثات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جس کے دوران روزانہ قیمتی انسانی جانیں تلف ہو جاتی ہیں۔ماضی میں سرینگر،جموں شاہراہ یا سرینگر لداخ سڑک یا پھر کبھی ڈوڈہ بھدرواہ،کشتواڑ کے دشوار گذار پہاڑی راستوں پر سڑک حادثات رونما ہوتے تھے،اور ان حادثات سے پوری ریاست لرز جاتی تھی۔لیکن آج کل روزانہ درجنوں لوگ شہروں اور قصبوں میں سفر کے دوران سڑک حادثات میں جاں بحق یا زخمی ہو رہے ہیں۔انتظامیہ اور ان حادثات سے متاثر نہ ہونے والے عام لوگ بھی ان حادثات کو سرسری طور لیتے ہیں۔اگر شہر سرینگر کا ہی جائزہ لیا جائے تو قریب ۲لاکھ چھوٹی بڑی گاڑیاں روزانہ سڑکوں پر چلتی پھرتی نظر آ رہی ہیں۔اکثر سڑکوں پر گھنٹوں تک ٹریفک جام ہوتا ہے کیونکہ نئی سڑکیں بنانے سے سرکار قاصر نظر آ رہی ہے یہاں تک کہ سرکار پرانی سڑکوں کی مرمت بھی برائے نام کراتی ہے۔سرینگر گاندربل سڑک،سرینگر پانپور سڑک اور نارہ بل سڑک پر روزانہ درجنوں لوگ موت کے نوالے بن جاتے ہیں۔ سڑکوں کی خستہ حالی،ڈرائیوروں کی تیز رفتاری،ٹریفک رولز کی خلاف ورزی ان حادثات کی بنیادی وجہ ہے۔مشاہدے میں آیا ہے کہ اکثر جگہوں پر زیادہ تر حادثات موٹر سائیکل سواروں کے ہوتے ہیں کیونکہ موٹر سائیکل سوار بڑی تیز رفتاری سے سڑکوں پر قلابازیاں کھاتے نظر آتے ہیں اور وہ کسی بھی طور ٹریفک قوانین کی پاسداری نہیں کرتے۔اکثر موٹر سائیکل سوار آسودہ حال گھرانوں کے بگڑے بچے ہیں جو موٹر سائیکل پر صرف آوارہ گردی کرتے ہیں،کہیں ٹیوشن کے نام پر کہیں کالج جانے کے نام پر اور کہیں کسی اور نام پر یہ لڑکے والدین کو موٹر سائیکل خریدنے کیلئے مجبور کرتے ہیں لیکن بعد میں یہی سواری ان کے موت اور جسمانی طور ناخیز ہونے کا باعث بن جاتی ہے۔

کچھ مدت پہلے سرینگر ٹریفک پولیس نے ایک زوردار مہم ان موٹر سائیکل سواروں کیخلاف شروع کی تھی جس دوران سینکڑوں موٹر سائیکل ضبط کئے گئے،درجنوں کیخلاف عدالتوں میں چالان پیش کئے گئے تھے۔ٹریفک پولیس کی اس مہم کو عوامی حلقوں میں سراہا گیا تھا لیکن چند دن بعد ہی یہ مہم ٹھنڈی پڑ گئی اور نتیجے کے طور آج پھر سڑکوں پر موت کا رقص ہو رہا ہے۔ٹریفک یا سڑک حادثات پر عوامی حلقوں میں زبردست تشویش پائی جا رہی ہے۔ٹریفک دباؤ کو کم کرنے اور ٹریفک حادثات کو کم کرنے کیلئے سرکاری ایجنسیوں کو ایک دُوررس پالیسی اختیار کرنی ہوگی۔سڑکوں کی کشادگی کرنی ہوگی،تیز رفتاری کو روکنے کیلئے مختلف جگہوں پر خصوصی کیمرے نصب کرنے ہونگے تاکہ تیز رفتاری کے مرتکب پائے جانے والے لوگوں کی گاڑیاں یا تو ضبط کر لی جائیں یا ان کے ڈرائیونگ لائسنس منسوخ کئے جائیں،تب جا کر یہ ممکن ہے کہ بڑھتے ہوئے ٹریفک حادثات پر روک لگ سکتی ہے۔ٹریفک پولیس اور دیگر متعلقہ ایجنسیوں کو اس سنجیدہ مسئلے پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے،اور اسکے ساتھ ساتھ والدین پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو موٹر سائیکل عیاشی کیلئے فراہم نہ کریں کیونکہ یہ سواری ان کی موت کا باعث بن رہی ہے۔ٹریفک قوانین کے حوالے سے جانکاری اور بیداری مہم چلانے کی بھی ضرورت ہے اور اس سلسلے میں ذرائع ابلاغ کو اہم رول ادا کرنا پڑے گا جبکہ سماجی سطح پر بھی ایک بیداری کی ضرورت ہے اور اس سلسلے میں علمائے دین،ایمہ مساجد اور مدرسین کا ہم بھی اہم رول بنتا ہے۔

کاربن ڈائی آکسائیڈ کا تعاقب

ندا سکینہ صدیقی

عالمی حدت (گلوبل وارمنگ) کے عمل میں چند مخصوص گیسوں کا اخراج کرہَ ارض کا عمومی درجہَ حرارت بڑھانے کا باعث بن رہا ہے۔ ان گیسوں کو سائنسی اصطلاح میں گرین ہاؤس گیسز کہتے ہیں۔ ان میں میتھین، نائٹرس آکسائیڈ، کلوروفلورو کاربن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ شامل ہیں۔ زمین پر موجود ہر انسان، جانور اور سمندری حیات ماحول دشمن گیس، کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتی ہے۔ تاہم ان کی مقدار دیگر ذرائع سے پیدا ہونے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ کی نسبت بہت کم ہے۔ ان ذرائع میں تیل و گیس سے چلنے والے بجلی گھر، کاریں، سیمنٹ پلانٹ اور دیگر صنعتیں شامل ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق 2018ء میں انسانی استعمال سے 37 کروڑ ٹن اضافی کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس ہماری فضا میں داخل ہوئی۔ اس میں پاکستان کا حصہ تقریباً ڈھائی لاکھ ٹن ہے، مگر حال ہی میں اقوامِ متحدہ کی رپورٹ کے مطابق ماحولیاتی تبدیلیوں کی بڑھتی ہوئی رفتار نے پوری دنیا کے لیے خطرے کی گھنٹی بجادی ہے۔ گزشتہ سال چھ کروڑ سے زائد افراد اس سے براہِ راست متاثر ہوئے۔ ماحولیاتی تبدیلی کے بارے میں بیشتر پاکستانی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ شاید صرف اہلِ مغرب کا مسئلہ ہے اور ہم اس سے مکمل طور پر محفوظ ہیں، تاہم ایسا سمجھنا قطعی غلط ہے۔ ہمارے ملک میں بھی ماحولیاتی تبدیلی اسی طرح باعث نقصان ہے، جس طرح مغربی ممالک میں ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے کراچی اور صوبے کے دیگر علاقوں میں پڑنے والی شدید گرمی کے سبب، بہت سی اموات ہو چکی ہیں۔ مزید برآں پاکستان میں بتدریج کم ہوتی ہوئی برف باری، دریاؤں میں پانی کی کمی اور سردیوں کا گھٹتا ہوا دورانیہ چند ایسی علامات ہیں جو شاید ہمارے لیے تعجب کا باعث نہ ہوں مگر سائنس دانوں کے لیے پریشان کن ہیں۔

کاربن ڈائی آکسائیڈ کو ماحول دشمن گیس کہا جاتا ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے۔ امریکی ریاست ہوائی میں واقع ایک تجربہ گاہ کے ماہرین کے مطابق پہلے ہی کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار 400 حصے فی دس لاکھ مالیکول سے تجاوز کر چکی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ فضا کے ہر دس لاکھ مالیکیولز میں سے 400 کاربن ڈائی آکسائیڈ کے ہیں۔ ماؤنا لوا نامی آتش فشاں میں واقع اسٹیشن 1958ء سے اب تک کاربن ڈائی آکسائیڈ کا ریکارڈ رکھ رہا ہے۔ سائنس دانوں کے مطابق اس وقت ماحول آج کے مقابلے میں خاصا گرم تھا۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ انسانوں کی پیدا کردہ سب سے اہم گرین ہاؤس گیس ہے جو حالیہ عشروں میں زمین کے درجہَ حرارت میں اضافے کا باعث رہی ہے۔ انسان، کوئلہ، گیس اور تیل جلا کر یہ گیس پیدا کرتے ہیں جو فضا میں جمع ہو جاتی ہے۔ جنگلات اور پودے اس گیس کو فضا سے جذب کر لیتے ہیں۔ ہوائی میں واقع تجربہ گاہ کے سربراہ جیمز بٹلر کے مطابق اس ماحول دشمن گیس کی مقدار ہر گھنٹے، روزانہ اور ہر ہفتے بدلتی رہتی ہے۔

2015ء میں فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بڑھتی ہوئی مقدار کے حوالے سے عالمی موسمیاتی ادارے (world meteorological organization) کی جانب سے ایک رپورٹ تیار کی گئی تھی، جس میں انکشاف کیا گیا تھا کہ 2015ء پہلا سال ہے، جس میں فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کی شرح 400 حصے فی ملین کی اوسط تک پہنچ گئی تھی۔ اس ماحول دشمن گیس کی بڑھتی ہوئی شرح نے دنیا کو ایل نینو فیکٹر کی پریشان کن صورت حال سے دوچار کر دیا تھا۔ ڈبلیو ایم او کی رپورٹ کے مطابق موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے ایل نینو فیکٹر جنگلات اور سمندروں میں کاربن کو جذب کرنے کی صلاحیت کم کر دیتا ہے۔ عالمی موسمیاتی ادارے کے سیکریٹری جنرل پیٹری ٹالاس (petteri taalas) کا کہنا ہے کہ جیسے جیسے جنگلات اور سمندروں میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کرنے کی صلاحیت بہتر ہوتی جاتی ہے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں کمی آنا شروع ہو گئی ہے۔ لیکن کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کو کم کیے بغیر ہم موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات سے باہر نہیں نکل سکتے اور اس کے لیے ہمیں عالمی درجہَ حرارت کو انڈسٹریل دور سے پہلے کے درجہ حرارت یعنی موجودہ درجہَ حرارت سے دو ڈگری سینٹی گریڈ کم پر لانا ہوگا۔ ماہرین کے مطابق ستمبر کے مہینے میں کاربن کے اخراج کی شرح کم ہو جاتی ہے۔ سائنس دانوں نے یہ پیش گوئی کی ہے کہ فضا میں کاربن کی شرح 400 پارٹس فی ملین سے نیچے لانے کے لیے کئی نسلوں تک انتظار کرنا پڑے گا۔

حال ہی میں کی جانے والی ایک تحقیق سے پتا چلا ہے کہ زمین کی فضا میں مضر گیس کاربن ڈائی آکسائیڈ کی سطح انسانی تاریخ میں بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ ماحولیاتی سائنس دانوں کے مطابق زمینی فضا کو آلودہ کرنے میں انسانوں کا اہم کردار ہے۔ امریکا میں قائم اسکرپس انسٹی ٹیوٹ برائے اوشنوگرافی کے مطابق زمین کی بالائی سطح میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار 415 فی ملین مالیکیولز پائی گئی ہے۔ تحقیق کے مطابق ماحول دشمن گیس کی یہ سطح انسانی تاریخ میں بلند ترین ہے۔ ماہرین کے مطابق کرہَ ارض پر اس کی بلند ترین سطح موسم خزاں، سرما اور بہار میں ہوتی ہے۔ اسکرپس انسٹی ٹیوٹ برائے اوشنوگرافی کے ڈائریکٹر رالف کیلنگ کا کہنا ہے کہ کرہَ ارض کے بالائی ماحول میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کے شامل ہونے کا موجودہ رجحان رواں برس برقرار رہنے کے قوی اشارے موجود ہیں اور اس رجحان کی وجہ سے زمین کو موسمیاتی ایل نینو ایفیکٹ کا سامنا کرنا ہوگا اور اس کے باعث کئی علاقوں کو انتہائی زیادہ درجہَ حرارت، غیر معمولی بارشوں اور خشکی کا سامنا کرنے پڑے گا۔ رالف کیلنگ کے بقول گزشتہ برس کے مقابلے میں 2019ء میں زمینی فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کے شامل ہونے کی شرح تین حصے فی دس لاکھ رہے گی۔ اگر اس ماحول دشمن گیس کے فضا میں شامل ہونے کی شرح بڑھتی رہی تو اگلی صدی کے اوائل میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی شرح ایک ہزار حصے فی دس لاکھ مالیکیولز تک پہنچ جائے گی۔ اس گیس کے اخراج نے کرہَ ارض کے بالائی ماحول کو آلودہ کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ انیسویں صدی کے صنعتی انقلاب سے قبل زمینی فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی موجودگی کی شرح تین سو حصے فی دس لاکھ تھی۔ 2013ء میں اس ماحول دشمن گیس نے چار سو حصے فی دس لاکھ کی حد عبور کی تھی۔ سائنسی تحقیق نے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ تین ملین سال سے زائد عرصے پہلے بھی زمین کی بالائی فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی سطح میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا تھا، لیکن اس وقت موجودہ درجہَ حرارت کے مقابلے میں زمین کا درجہ حرارت تین سے چار ڈگری زیادہ پایا گیا تھا۔

کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بڑھتی ہوئی مقدار ہماری غذاؤں کی تاثیر کو بھی متاثر کر رہی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ صحت مند غذائیں، جیسے پھل اور سبزیاں، اپنی غذائیت کھو رہی ہیں اور ان کا صحت پر ممکنہ اثر جنک فوڈ جیسا ہو سکتا ہے۔ چوں کہ پودوں کو افزائش کے لیے کاربن ڈائی آکسائیڈ کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا عام طور پر سمجھا جاتا تھا کہ فضا میں جتنی زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ ہوگی اتنی ہی زیادہ پودوں کے لیے فائدے مند ہوگی، تاہم نئی تحقیق میں دیکھا گیا ہے کہ کاربن کی زیادہ مقدار پودوں کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ تحقیق کے مطابق کاربن کی زیادتی کی وجہ سے غذائی پودے اپنی غذائیت کھو رہے ہیں۔ ان پودوں میں موجود اہم معدنیات جیسے پوٹاشیم، کیلشیم، آئرن، زنک اور پروٹین کم ہوتے جا رہے ہیں جب کہ کاربوہائیڈریٹ کی مقدار زیادہ ہو رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق صنعتی انقلاب سے قبل فضا میں 10 لاکھ کے مقابلے میں 180 ذرات کاربن کے ہوتے تھے لیکن اب کاربن کے ذرات کی تعداد 400 سے زائد ہو گئی ہے اور اگر صورت حال یہی رہی تو 2050ء تک یہ تعداد 550 ہو جائے گی۔ ایک اندازے کے مطابق ان اثرات سے 80 کروڑ افراد متاثر ہو سکتے ہیں۔ سائنس دانوں کے مطابق بڑھتی ہوئی آبادی کی غذائی ضروریات پوری کرنے کے لیے بچے کھچے جنگلات کو بھی کاٹ کر زراعت کی جائے گی، یوں کاربن کے اخراج میں اضافہ ہوگا، کیوں کہ اسے جذب کرنے کے لیے درختوں میں کمی آتی جائے گی۔

فضا میں بڑھتی ہوئی کاربن ڈائی آکسائیڈ پر نظر رکھنے کا مشن

اس اہم مسئلے پر قابو پانے کے لیے امریکی خلائی ادارے ناسا کے ماہرین نے کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار پر نظر رکھنے کے لیے بین الاقوامی خلائی اسٹیشن آئی ایس ایس پر ایک نیا آلہ بھیجا ہے۔ "اوربٹنگ کاربن آبزرویٹری" (اوسی او تھری) نامی یہ سیٹلائٹ امریکا کی ریاست فلوریڈا سے فالکن راکٹ کے ذریعے خلا میں بھیجا گیا ہے۔ یہ سیٹلائٹ 2014ء میں مدار میں بھیجنے والے اوسی او ٹو سیٹلائٹ کے بچے ہوئے پرزوں سے بنایا گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق ان دونوں مشنز سے حاصل کی گئیں معلومات سے سائنس دانوں کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ فضا میں کیسے پھیلتی ہے۔ یہ مقصد حاصل کرنے کے لیے "اوسی او ٹو" اور "اوسی او تھری" سے حاصل کردہ معلومات کو یکجا کیا جائے گا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اوسی او ٹو کا سفر زمین کی گردش کے مطابق ہوتا ہے۔ اس سیٹلائٹ سے کسی بھی مقام کا ہر روز اسی وقت مشاہدہ کیا جا سکتا ہے لیکن اس کی گردش شمال اور جنوب کی سمت میں ہوگی جس کی وجہ سے اس سیٹلائٹ کے ذریعے ایک ہی جگہ کا دن میں متعدد بار مشاہدہ کیا جا سکے گا۔ ناسا کے اس منصوبے سے منسلک سائنس دان ڈاکٹر این مری ایلڈرنگ کے مطابق خلائی اسٹیشن سے مختلف اوقات میں آنے والی معلومات اہم ہوں گی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اوسی او (اوربٹنگ کاربن اوبزرویٹری) نامی مشن کی مدد سے یہ جان کر کہ یہ گیس کیسے اور کہاں سے بن رہی ہے اور کہاں جذب ہو رہی ہے، کاربن ڈائی آکسائیڈ کے پھیلنے سے متعلق ابہام ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انسان فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بڑھا کر اس نظام میں عدم توازن پیدا کر رہا ہے۔ اس وقت انسانی سرگرمیوں کے باعث ہر سال فضا میں تقریباً 40 ارب ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اضافہ ہوتا ہے، جس کی سب سے بڑی وجہ حیاتیاتی ایندھن کا جلنا ہے۔ یورپ مستقبل میں مشاہدہ کرنے والے ایسے سیٹلائٹس کا جال بچھانے کا منصوبہ بنا رہا ہے، جس سے وسیع تر علاقے کا تفصیل سے مشاہدہ کیا جا سکے گا۔ یوں مستقبل میں ایسے ملکوں کی نشاندہی کی جا سکے گی جو 2015ء میں پیرس میں کیے گئے معاہدے کے تحت کاربن کا اخراج کم نہ کر کے اپنے وعدوں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

٭٭٭٭٭٭

کچھوے کے بچوں کی بڑی تعداد پلاسٹک سے مرنے لگی

برسبین / پرتھ: سمندروں میں اندھا دھند پھینکا جانے والا پلاسٹک ہر طرح کی پالتو مچھلیوں سے لے کر وہیل تک کو یکساں طور پر تباہ کر رہا ہے اور اب ایک مطالعے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ آسٹریلیا کے سمندروں میں پائے جانے والے جتنے مردہ کچھوے کے بچے ملے ہیں ان کی نصف تعداد پلاسٹک سے ہلاک ہوئی ہے اور بعض کے پیٹ میں پلاسٹک کا کچرا ابھرا ہوا تھا۔

اس سے قبل سائنس داں کہہ چکے ہیں کہ پلانکٹن سے لے کر وہیل تک سب ہی پلاسٹک کے شکار ہیں اور ہر سال عالمی سمندروں میں ایک کروڑ ٹن پلاسٹک پھینکا جا رہا ہے۔ اس سے قبل کئی مردہ وہیل کے پیٹ سے 12 کلوگرام تک پلاسٹک برآمد ہوا ہے اور اب کچھوے کے ننھے اور معصوم بچے بھی اس کے شکار ہو رہے ہیں۔ دوسری جانب سمندری کوڑے اور مچھلیوں کے جال بھی سمندری کچھوؤں کو تباہ کر رہے ہیں اور اس طرح سمندروں کو صاف رکھنے والے خوبصورت کچھوے تیزی سے ہلاک ہو رہے ہیں۔ کچھ اقسام کے پلاسٹک جانوروں کے معدے کو نقصان پہنچائے بغیر باہر نکل جاتے ہیں لیکن ان کی بہت بڑی تعداد آنتوں اور معدے میں جمع ہو جاتی ہے جس سے یہ جانور مر جاتے ہیں۔ ہفت روزہ سائنسی جریدے نیچر میں شائع ایک رپورٹ میں کامن ویلتھ سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ آرگنائزیشن (سی ایس آئی آر او) آسٹریلیا سے وابستہ ڈاکٹر بریٹا ڈینس اور ان کے ساتھیوں نے لگ بھگ 1000 مردہ کچھوؤں کا جائزہ لے کر کہا ہے کہ کچھوے جتنے چھوٹے ہوں گے پلاسٹک سے مرنے کا امکان اتنا ہی زیادہ ہو جاتا ہے۔ ماہرین نے دیکھا کہ انڈے سے باہر آتے ہی بہت چھوٹے بچے اس سے متاثر ہوتے ہیں اور اس طرح ان کی نصف تعداد مردہ پائی گئی ہے۔ ان سے قدرے بڑے بچوں کی 25 فیصد تعداد موت کی شکار ہوئی جبکہ بڑے کچھوؤں کی 15 فیصد تعداد موت کے کنارے دیکھی گئی۔

ماہرین نے اندازہ لگایا کہ اگر کچھوے کا ایک بچہ پلاسٹک کے صرف 14 ٹکڑے نگل لے تو وہ اس کی موت کے امکانات 50 فیصد تک پہنچ جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ سمندری کچھوؤں کی 60 فیصد تعداد یا تو معدوم ہو چکی ہے یا فنا کے دہانے پر ہے۔

گل کا اینڈرائیڈ لائسنس ہواوے کو فروخت کرنے کا گرین سگنل

ہواوے پر ڈیڑھ ماہ قبل لگائی جانے والی پابندی کے بعد اس کمپنی کے اسمارٹ فون صارفین پریشان ہو گئے تھے کہ اب وہ اینڈرائیڈ آپریٹنگ سسٹم کی اپ ڈیٹس اور گوگل ایپس کے استعمال سے محروم ہو گئے تھے، مگر اب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ہواوے کے حوالے سے اپنا موقف نرم کرتے ہوئے کچھ پابندیوں کو اٹھانے کا عندیہ دیا ہے۔

گزشتہ ہفتے جی 20 کانفرنس میں ایک پریس کانفرنس کے دوران ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا کہ امریکی کمپنیاں اب ہواوے کے ساتھ کاروبار جاری رکھ سکیں گی۔

یہ تو ابھی واضح نہیں کہ ہواوے کی جانب سے فائیو جی ٹیکنالوجی نیٹ ورک کی تشکیل کے حوالے سے امریکی پابندیاں ختم ہوں گی یا نہیں، مگر پابندیوں میں نرمی کا اطلاق گوگل اور اینڈرائیڈ پر ضرور ہوگا۔

مئی میں جب ہواوے پر پابندیاں لگائی گئی تھیں تو گوگل کو اینڈرائیڈ لائسنس کی چینی کمپنی کو فراہمی سے روک دیا گیا تھا جس کے نتیجے میں اس کے فونز میں اوپن سورس کوڈ پر مبنی ایپس تو استعمال ہو سکتی تھیں مگر پلے اسٹور اور گوگل ایپس تک رسائی ختم ہو جاتی۔

اگرچہ ان پابندیوں کا اطلاق مئی میں 3 ماہ کے لیے ملتوی کر دیا گیا تھا مگر اس سے چینی کمپنی کی مستقبل کی مصنوعات کی تیاری ضرور متاثر ہوئی تھی اور ہواوے نے اپنے آپریٹنگ سسٹم بنانے پر بھی کام شروع کر دیا تھا، مگر اب گوگل ہواوے کو بدستور اینڈرائیڈ لائسنس کی فروخت جاری رکھ سکتا ہے اور اب دیکھنا ہوگا کہ چینی کمپنی اپنے آپریٹنگ سسٹم کی تیاری پر کام جاری رکھتی ہے یا اینڈرائیڈ اور ای ایم یو آئی او ایس کے امتزاج پر ہی کام کرتی رہتی ہے۔

تاہم پابندیوں میں نرمی کے باوجود ہواوے امریکا میں اپنے فونز فروخت نہیں کر سکے گی مگر ڈونلڈ ٹرمپ نے اس کے حوالے سے بھی کہا کہ دونوں ممالک اس معاملے کو ٹیرف پر مذاکرات کے اختتام کے لیے بچا کر رکھیں گے۔

سمارٹ فون ہیکنگ: کیا ہم سب کی جیب میں ایک جاسوس ہے؟

آپ کے ڈیٹا تک کس کو رسائی حاصل ہے؟

اکثر لوگوں کے لیے ان کا سمارٹ فون دنیا تک رسائی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر یہ دوسروں کے لیے آپ کی نجی زندگی میں گھسنے کا ذریعہ بن جائے تو کیا ہو۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ کی جیب میں ایک جاسوس بیٹھا ہوا ہے۔

تصور کریں کہ اگر ہیکر آپ کے فون پر جاسوسی کا سافٹ ویئر لگا دیں جس سے انھیں ہر چیز تک رسائی حاصل ہو جائے، بشمول انکرپٹڈ پیغامات یہاں تک کہ وہ آپ کے مائیکروفون اور کیمرے کو بھی استعمال کر سکیں۔

یہ اتنا بھی مشکل نہیں ہے جتنا آپ کو لگ رہا ہے اور ہم نے ایسے ٹھوس شواہد دیکھے ہیں جن کے مطابق دنیا بھر میں صحافیوں، کارکنوں اور وکیلوں کے کام کی نگرانی کرنے کے لیے ایسے سافٹ ویئر کا استعمال کیا گیا ہے۔

فون کیمرہ ایک آنکھ کی طرح ہوتا ہے جو اپنے سامنے ہر چیز کو دیکھتا ہے لیکن یہ کون کر رہا ہے اور کیوں؟

اس ممکنہ جاسوس سافٹ ویئر کا کیا کیا جا سکتا ہے جو ہماری جیبوں میں موجود ہے؟ اتنا مضبوط سافٹ ویئر کہ اسے ایک ہتھیار کا درجہ دیا گیا ہے۔

مائیک مرے سان فرانسسکو کی لک آؤٹ نامی کمپنی میں سائبر سکیورٹی کے ماہر ہیں۔ یہ کمپنی فون اور ڈیٹا کی حفاظت کے لیے حکومتوں، کاروباری کمپنیوں اور صارفین کی مدد کرتی ہے۔

مائیک مرے سمجھاتے ہیں کہ اب تک تیار کیا جانے والا سب سے موثر جاسوس سافٹ ویئر کس طرح کام کرتا ہے۔ یہ سافٹ ویئر اتنا طاقت ور ہے کہ اسے ایک ہتھیار قرار دیا گیا ہے۔ اسے سخت شرائط کے ساتھ فروخت کیا جاتا ہے۔

اس سافٹ ویئر کا آپریٹر آپ کو آپ کے جی پی ایس سے ڈھونڈ سکتا ہے۔ وہ آپ کے فون کا مائیکروفون اور کیمرہ کسی بھی وقت کھول سکتے ہیں اور جو کچھ بھی آپ کے ارد گرد ہو رہا ہے اسے ریکارڈ کر سکتے ہیں۔

مائیک مرے نے مزید بتایا کہ یہ سافٹ ویئر آپ کے تمام سوشل میڈیا ایپس تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

'یہ آپ کی تمام تصاویر، کانٹیکٹس، کیلینڈر کی معلومات، ای میل اور ہر دستاویز جو آپ کے پاس ہے چرا سکتا ہے۔'

ان کے مطابق 'یہ آپ کے فون کو باقاعدہ طور پر ایک ایسے آلے میں تبدیل کر سکتا ہے جس کے ذریعے سب کچھ سنا جا سکتا ہے، وہ آپ کو ڈھونڈ سکتے ہیں اور جو کچھ بھی آپ کے فون میں ہے اسے حاصل کر سکتے ہیں۔'

مائیک مرے کے مطابق 'جاسوس سافٹ ویئر تو کئی برس سے موجود ہے لیکن اس سافٹ ویئر کی وجہ سے ہم ایک نئی دنیا میں داخل ہو رہے ہیں۔'

کسی بھی طرح کی انکرپشن منشیات کے بادشاہ ال چیپو کو ڈھونڈے جانے اور گرفتاری سے نہیں بچا سکی

میکسیکو کے ڈرگ لارڈ ال چاپو کی اربوں ڈالر کی سلطنت تھی۔

جیل سے بھاگنے کے بعد وہ چھ مہینے تک مفرور رہے۔ انھیں اس دوران اپنے انتہائی موثر اور وسیع نیٹ ورک کی بھرپور مدد حاصل رہی۔ وہ اپنے انکرپٹڈ فون کے ذریعے اپنے ساتھیوں سے رابطہ کرتے تھے۔ ان کے فون کے بارے میں خیال تھا کہ اسے ہیک کرنا تقریباً ناممکن ہے۔

لیکن یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ میکسیکو کے حکام نے ایک جدید جاسوس سافٹ ویئر خریدا اور کسی طرح وہ ال چاپو کے قریبی لوگوں کے فون میں یہ سافٹ ویئر لگانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس طرح وہ اس جگہ پہنچنے میں کامیاب ہوئے جہاں ال چاپو چھپا ہوا تھا۔

ال چاپو کا پکڑا جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس قسم کا سافٹ ویئر دہشتگردوں کے خلاف لڑائی میں ایک انتہائی موثر ہتھیار کے طور پر استعمال ہو سکتا ہے۔

آپ کو کیسے معلوم ہوگا کہ ای میل کے پیچھے کون ہے؟

روری ڈوناگی نامی بلاگر مشرق وسطیٰ کا ایک انسانی حقوق کا گروپ اور ویب سائٹ چلاتے ہیں۔

وہ متحدہ عرب امارات میں مزدوروں سے بدسلوکی اور سیاحوں کے حقوق کی خلاف ورزیوں کی رپورٹنگ کر رہے تھے۔

روری ڈوناگی کو صرف چند سو افراد ہی پڑھتے تھے اور ان کی شہ سرخیاں روزانہ چھپنے والی سرخیوں سے زیادہ سخت نہیں ہوتی تھیں۔

انھوں نے جب نیوز ویب سائٹ مڈل ایسٹ آئی کے لیے کام کرنا شروع کیا تو انھیں نامعلوم لوگوں کی عجیب سی ای میل آنا شروع ہو گئیں جس کے ساتھ لنک بھی تھے۔

روری نے ایک مشتبہ ای میل سٹیزن لیب نامی تحقیقی گروپ کو فارورڈ کر دی۔ یہ گروپ یونیورسٹی آف ٹورنٹو میں قائم ہے اور صحافیوں اور انسانی حقوق کے کارکنوں کے خلاف ڈیجیٹل جاسوسی کے غلط استعمال کی تفتیش کرتا ہے۔

انھوں نے تصدیق کی کہ لنک کا مقصد اس کے فون پر مالویئر ڈاؤن لوڈ کروانا تھا لیکن اس کے ساتھ یہ بھی معلوم کرنا تھا کہ ان کے پاس کون سا اینٹی وائرس ہے تاکہ مالویئر کو ڈھونڈا نہ جا سکے۔ یہ بہت ماہرانہ کام تھا۔

جو لوگ روری کو یہ ای میل بھیج رہے تھے ان کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ سائبر جاسوسی کرنے والی ایک کمپنی ہے جو متحدہ عرب امارات کی حکومت کے لیے کام کر رہی تھی۔ یہ کمپنی ایسے لوگوں کی نگرانی کر رہی تھی جن کے بارے میں متحدہ عرب امارات کی حکومت کا خیال تھا کہ وہ انتہا پسند ہے اور قومی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں۔

نشانہ بننے والا صحافی

اکتوبر 2018 میں صحافی جمال خاشقجی استنبول میں سعودی عرب کے سفارتخانے میں داخل ہوئے لیکن کبھی واپس نہیں آئے۔ خیال ہے کہ انھیں سعودی حکومت کے اہلکاروں نے قتل کر دیا۔

خاشقجی کے ایک دوست عمر عبدالعزیز کے مطابق ان کا فون سعودی حکومت نے ہیک کیا تھا۔

عمر کو یقین ہے کہ اس ہیکنگ نے جمال خاشقجی کے قتل میں اہم کردار ادا کیا۔ عمر اور خاشقجی فون پر اکثر سیاست اور مشترکہ منصوبوں کے بارے میں گفتگو کرتے تھے۔

سعودی حکومت کو کافی عرصے تک ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو اور ان دستاویزات اور فائلز تک رسائی حاصل رہی جو یہ دونوں ایک دوسرے کو فون پر بھجواتے تھے۔

سعودی حکومت اس الزام سے انکار کرتے ہوئے کہتی ہے کہ موبائل فون کو ہیک کرنے والا سافٹ ویئر دستیاب ہے لیکن ایسے کوئی شواہد نہیں کہ سعودی حکومت کا اس سے کوئی تعلق ہے۔

اس طرح کا جاسوس سافٹ ویئر بنانے والوں کے پاس اسے برآمد کرنے کے لیے مخصوص لائسنس کا ہونا ضروری ہے جو دفاعی معاہدوں کے لیے ہوتا ہے۔ اس سافٹ ویئر کو صرف اسی صارف کو بیچا جا سکتا ہے جو اسے صرف انتہائی خطرناک جرائم پیشہ افراد کو روکنے کے لیے استعمال کرے۔

لیکن سٹیزن لیب نے اس سافٹ ویئر کو خریدنے والی حکومتوں کی جانب سے اس کے غلط استعمال پر ایک پورا ڈوسیئر تیار کیا ہے۔

تو کیا یہ سافٹ ویئر بنانے والے بھی ذمہ دار ہیں؟

دوسرے ہتھیار جیسے بندوقیں وغیرہ سے مختلف طور پر اس سائبر ہتھیار کو بنانے والے اس کی فروخت کے بعد بھی اس کی سروس اور اسے چلانے کے لیے اپنی خدمات دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے غلط استعمال کے وہ بھی ذمہ دار ہیں۔

اس شعبے میں این ایس او گروپ نامی ایک اسرائیلی کمپنی ایک بڑا نام ہے۔ یہ کمپنی گزشتہ ایک دہائی سے کام کر رہی ہے اور ہر سال اربوں ڈالر کماتی ہے۔

این ایس او نے انٹرویو کے لیے ہماری درخواست مسترد کر دی لیکن ایک بیان میں کہا کہ اس کی ٹیکنالوجی لائسنس یافتہ حکومتی ایجنسیوں کو ایسی صلاحیت فراہم کرتی ہیں جس کی انھیں سنگین جرائم کی تحقیق میں ضرورت ہوتی ہے اور اس کے ذریعے قیمتی جانوں کو بچایا گیا ہے۔

عبدالعزیز کے وکیل ان کے دوست کا فون ہیک کرنے کے الزام میں اس کمپنی پر مقدمہ دائر کر رہے ہیں۔ یہ مقدمہ اس لیے اہم ہے کہ اس کا فیصلہ یہ طے کرے گا جاسوس سافٹ ویئر بنانے والی کمپنیوں کا اسے بیچنے کے بعد کیا کردار ہوتا ہے۔

اس دوران وکیل کو واٹس ایپ پر پراسرار کالیں آنا شروع ہو گئی ہیں۔

٭٭٭٭

سرمایہ دارانہ نظام

نجم الحسن عطا

آج مقابلے کی دوڑ میں پس ماندہ ممالک اپنی غربت و جہالت کے سبب طاقت ور ممالک کے اجارہ داری، سرمایہ داری نظام میں پچھڑے جا رہے ہیں۔ موجودہ دور میں صنعتی مسابقت کی خاطر قومی ذہانت کی تعمیر کے لیے تحقیق و سائنسی نقطہ نظر کی اشد ضرورت ہے کہ عالمی کارپوریٹ سرمائے کا مقابلہ انفرادی سرمائے کے ذریعے ناممکن ہے۔ ایسے میں پبلک سیکٹر اور گڈ گورننس ہی عالمی کارپوریٹ سرمائے کے مقابلے کے قدرتی متبادل ہیں۔

سرمائے کے نیو ورلڈ آرڈر نے روس کے حصے بخرے ہونے کے بعد ایشیا، امریکا اور جنوبی امریکا کے بیش تر ممالک کو عدم ادائیگیوں اور خساروں کی وجہ سے معاشی ابتری اور شدید غربت سے دوچار کر دیا ہے، جس کے سبب افراط زر کے تمام عوامل سمیت مہنگائی، بے روزگاری اور پس ماندگی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اسی لیے جاگیردارانہ اور شکست و کم راہ جمہوریت ہر ملک میں پسپا ہو رہی ہے۔ جب تک دنیا میں صنعتی تخلیق کا عمل متوازن نہیں ہوتا، عالمی سماج کا متوازن جمہوری ارتقا ناممکن ہے۔ اس وقت کورونا کی وبائی صورت حال کے باوجود دنیا میں امریکا کی بالادستی قائم ہے۔ امریکی تھنک ٹینک کے سربراہ لپ مین کا، جو صحافی اور تشہیری امور کے ماہر بھی ہیں، کہنا ہے ’’ہمیں خود کو بھٹکتے ہوئے ریوڑ (عوام) کے شور و غل اور احتجاج سے محفوظ رکھنا ہوگا۔‘‘ اس کی وضاحت دنیا کے معروف دانش ور، نوم چومسکی نے اپنی کتاب ’’میڈیا کنٹرول‘‘ کے ایک مضمون ’’تماشائی جمہوریت‘‘ میں یوں کی ہے۔ ’’لپ مین، امریکا میں صحافیوں کا ذہن ہے۔ اس کا نظریہ ہے کہ ریاست پر جمہوریت کے ذریعے قبضے کے بعد عوام کو جس طرف لے جانا ممکن ہو، لے جانا چاہیے۔ کیوں کہ انہیں اپنی منزل کا علم نہیں ہوتا۔ ان میں کئی طبقات ہیں، ایک طبقہ بہ رضا پروفیشنلز کا ہے، جسے بیورو کریسی کہتے ہیں۔ اس کا تیار شدہ اتفاق رائے، پروپیگنڈے کے ذریعے عوام پر چالاکی سے مسلط کرتا ہے۔‘‘

نوم چومسکی

نوم چومسکی نے اسے تماشائی جمہوریت سے تعبیر کیا ہے، یعنی ’’ہمیں منتخب کرو، پھر تماشا دیکھو کہ ہم کیا کرتے ہیں۔‘‘ اس نے عوام کو تماشائی سے تشبیہ دی ہے۔ کرونی کیپٹل ازم (اقربا پروری پر مشتمل ارکان اسمبلی کی اصطلاح) کے نفاذ کے بعد ساری دنیا میں عوام کو جمہوریت کے نام پر بے وقوف بنایا جا رہا ہے۔ مغرب میں مختلف لابسٹ اپنے کرونی منتخب کروا کے اپنے مفادات کے تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔ اسی تناظر میں اکانومسٹ لکھتا ہے ’’جمہوریت کے ساتھ کیا غلط ہو رہا ہے، جو 21ویں صدی میں پسپا ہو رہی ہے۔‘‘ دراصل عوامی دانش وروں اور تجزیہ نگاروں کا اتفاقی و اجتماعی تجزیہ یہ کہتا ہے کہ ’’کارپوریٹ سرمایہ داری نے کرونی کیپٹل ازم سے مل کر جمہوری ارتقا کا راستہ روک لیا ہے۔‘‘ جمہوریت کے معنی آئین، قانون اور پارلیمان کی بالادستی ہے، جب کہ سرمایہ داری، عالمی اجارہ داروں کی طاقت کا مقصد ’’جس کی لاٹھی، اسی کی بھینس‘‘ ہے۔ تاہم، اس مرتبہ ریوڑ نہیں بلکہ سفید فام ٹرمپ کے حامیوں نے وائٹ ہاؤس پر حملہ کرکے دنیا کو بتا دیا کہ جمہوریت ان کے لیے مذاق ہے۔

مغرب کے تجزیہ نگار مایوسی سے لکھتے ہیں کہ یوکرین نے سیاست کا پانسا پلٹ دیا ہے، جس سے یورپی یونین کے ساتھ روابط کے امکانات معدوم ہو گئے ہیں۔ یہی ہوا کہ بیلا روس میں اورنج انقلاب نہ آسکا۔ ادھر مصر میں بھی عرب بہار کو آنے سے روک دیا گیا، کیوں کہ مصر میں مُرسی منتخب ہو گئے تھے۔ امریکی سامراج کی ہدایت پر فوج نے مداخلت کرکے مُرسی اور جمہوریت کا تختہ الٹ دیا۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ مغرب کا روس کے صدر، ولادیمیر پیوٹن کے بارے میں کہنا ہے کہ جب تک پیوٹن انتخابات میں فاتح ہے، وہاں کنٹرولڈ جمہوریت چلتی رہے گی۔

بورس نکولائی وچ یلسن (Boris Nikolayevich Yeltsin) سے روس کو سرمایہ دارانہ خطوط پر چلانے کو کہا گیا، لیکن وہ ایسا نہ کرسکا تو اس نے سابق کے جی بی کے سربراہ، ولادیمیر پیوٹن کو حکومت دے دی۔ جس کے بعد ہی سے روس استحکام کی جانب گامزن ہوا۔ عوام کی بھی خواہش تھی کہ آٹوکریٹک حکومت قائم ہو، نہ کہ کرپٹ حکمران سامنے آئیں، تاہم وہاں کوئی ایسا لیڈر نہیں، جو ان خصوصیات پر پورا اترے اور روس کے بجائے مغرب کا حامی ہو۔ غور طلب بات یہ ہے کہ روس مغرب کو کیسے اپنے سر پر بٹھانے کی حماقت کرسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عرب بہار یا اورنج انقلاب کے ذریعے جمہوریت بحال نہ ہو سکی، تو مغرب نے راگ الاپنا شروع کر دیا کہ جمہوریت کو کیا ہو گیا ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ امریکا نے جمہوریت کو منڈی کی اکانومی کے حوالے کرکے ہزاروں لابسٹ کو اجازت دی ہے کہ وہ سیاست میں اپنی مرضی کے گھوڑے دوڑائیں اور ٹیکس ادا کرنے والوں کی رقم سے بینکاروں اور سرمایہ داروں کو 2008ء کے مالیاتی انہدام سے بچا لیں۔ اس کے لیے امریکی حکومت نے انہیں 700 ارب ڈالر کا پیکیج دیا، جس سے فائدہ اٹھانے والے عناصر نے ایک دوسرے کو بونس دیے اور خسارہ پورا کرکے ٹیکس ادا کرنے والے عوام کو پچھاڑنے میں مصروف ہو گئے۔ واضح رہے کہ ایسا جمہوری عمل چلانے والا امریکا ہی ہے، جس کا عراق پر حملے کا دعویٰ جھوٹا ثابت ہوا تو اس نے کہا کہ ہم آمر صدام سے عراقیوں کی جان چھڑوانے کے بعد جمہوریت متعارف کروانے آئے ہیں۔ تو ظاہر ہے، اس طرح کے جھوٹے دعووں اور ہتھکنڈوں سے جمہوریت تو پسپا ہوگی۔ صرف یہی نہیں، افغانستان میں بھی نیٹو افواج کو اسی قسم کا ٹاسک دے کر بھیجا گیا، جس کے بعد سے پاکستان مشکلات سے دوچار ہے۔

پھر یہ دیکھیے کہ ٹیکس چوروں اور این جی اوز کے بارے میں اکانومسٹ لندن، ’’مائیکرو پاور‘‘ کے عنوان سے ایک مضمون میں لابسٹ کے ذریعے جمہوریت چلانے والوں کو متنبہ کرتا ہے کہ ’’چین کا جمہوریت، جہاں کمیونسٹ پارٹی حکمران ہے، مکمل کنٹرول ہے اور وہ معاشی طور پر کامیاب ہے۔‘‘ اسی موضوع پر یہ مشاہدہ بھی سامنے آیا کہ امریکا جب ترقی کر رہا تھا تو 30 سال میں اس کا معیارِ زندگی دگنا ہو رہا تھا، جب کہ یہی ترقی اب چین دس سال میں کر رہا ہے، جس سے ثابت ہو گیا کہ 20ویں صدی کی جمہوریت کو سرمایہ داری نظام چوپٹ کر گیا۔ اس تناظر میں کیے گئے ایک عالمی سروے کے مطابق، چین میں کمیونسٹ نظام سے 85 فی صد لوگ مطمئن ہیں، جب کہ امریکا میں سرمایہ داری نظام سے صرف 31 فی صد افراد مطمئن نظر آتے ہیں۔

اب اگر چین کا ماڈل ویتنام، متحدہ عرب امارات اور ملائیشیا میں کام یاب ہوتا ہے، تو گلوبلائزیشن کے ذریعے لوٹ مار کے بعد عالمی تجارتی تنظیم اور آئی ایم ایف کا کیا ہوگا؟ چین جنگ کے بجائے ’’ون بیلٹ، ون روڈ‘‘ اور سی پیک کے ذریعے ایشیا، افریقا اور مشرقِ وسطیٰ میں معاشی ترقی کے پروجیکٹس پر کام کر رہا ہے، جس سے پُرامن بقائے باہمی کے تحت ترقی کا نیا معیار متعارف ہو رہا ہے۔ لیکن سرمایہ دار، عالمی اور مقامی اجارہ دار، جاگیردار اور سردار، جمہوریت کو اجازت نہیں دیتے کہ وہ اپنے فیصلے خود کرے۔ نہ ہی طاقت ور طبقے عوام کی شرکت کو جمہوریت اور اپنے مفادات کے لیے اچھا سمجھتے ہیں۔ چناں چہ وقفے وقفے سے پاکستان میں مارشل لا کا نفاذ ہوتا رہا، جس کے نتیجے میں موروثی سیاست دان باری باری آمروں کے آنے پر مٹھائیاں تقسیم کرتے رہے۔ ادھر بھارت میں سیکولرازم کو چھوڑ کر 33 فی صد ووٹ سے مسلط ہونے والے مودی، کشمیری اور دیگر مسلمانوں پر مظالم ڈھا کر جمہوریت کو فروغ دینے کا راگ الاپ رہا ہے، جب کہ ادھر مغرب کے دانش ور کہتے ہیں ’’جمہوریت پسپا کیوں ہو رہی ہے؟‘‘ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ جمہوریت اپنے بچوں کے مستقبل کا فیصلہ کرنے میں ناکام ہو گئی ہے۔ اب تو صرف اشرافیہ اور طاقت ور طبقے ہی اپنے بچوں کے مستقبل کا فیصلہ کرتے ہیں۔ نتیجتاً جمہوریت سے غربت بڑھ رہی ہے، قرضے، ذخیرہ اندوزی، بے روزگاری، بھوک، افلاس اور بیماریوں کے ساتھ اسمگلنگ اور اسٹاک مارکیٹس میں جوا اور سٹے بازی فروغ پا رہی ہے۔

امریکا کا وینزویلا اور دیگر لاطینی امریکی ممالک میں کشت و خون کے ذریعے اپنی مرضی کی جمہوریت مسلط کرکے وہاں کے وسائل لوٹنا کیسے بھولا ہوگا۔ ہوگو شاویز اگرچہ عوامی طاقت کے ذریعے برسرِ اقتدار آئے۔ تاہم، انہیں بھی امریکا نے عدم استحکام سے دوچار رکھا اور پھر مغرب کے دانش ور کہتے ہیں کہ جمہوریت دشوار ترین دور سے گزر رہی ہے۔ بھارت، جہاں دنیا کے سب سے زیادہ غریب بستے ہیں، وہاں عورت کی سب سے زیادہ تذلیل کی جاتی ہے۔ وہاں کی جمہوریت ہندوتوا کے نازی ازم اور انتخابات تک محدود ہو کے رہ گئی ہے۔ جنوبی افریقا میں نیلسن منڈیلا نے نسلی امتیاز سے صرفِ نظر کرکے جمہوریت کو پروان چڑھانے کی کوشش کی، تو یہ بھی تاریخِ اقوامِ عالم کا ایک انوکھا واقعہ ہے۔

دوسری عالمی جنگ کے خاتمے کے ساتھ ہی نو آبادیاتی نظام کا بھی خاتمہ ہوا، جس کے نتیجے میں ایشیا اور افریقا کے بہت سے ممالک آزاد ہوئے، لیکن ہوا کیا؟ بریٹن ووڈ اور واشنگٹن اتفاق کے فلسفے کے تحت نیو ورلڈ آرڈر کو آئی ایم ایف، عالمی بینک اور عالمی تجارتی تنظیم کے تحت گلوبلائزیشن کے نام سے مسلط کر دیا گیا۔

20ویں صدی کی جمہوریت اجارہ داریوں کے خلاف لڑتی رہی۔ جب کہ یورپ میں بادشاہت کے خلاف، پس ماندہ ممالک میں سامراج کے حامیوں، جاگیرداروں اور سرداروں کے خلاف اور عصرِ حاضر میں سرمایہ داروں کی اجارہ داری اور استبداد کے خلاف لڑتے لڑتے تھک کر پسپا ہو رہی ہے۔ جب کہ معاشرے کی سماجی تنظیم کو نیو ورلڈ آرڈر نے چھین لیا۔ غربت اور امارت میں انتہائی فرق کے باعث دنیا بھر میں امریکا نے دہشت گردی کے ذریعے مزید تباہی پھیلائی۔ قرضوں کے بوجھ تلے دبے پاکستان میں کرپٹ عناصر جمہوریت کو اپنے مفادات کی لونڈی سمجھتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں سماج میں کرپشن کی رفتار تیز ہو جاتی ہے اور اسی بیمار ثقافت سے جنم لینے والی جمہوریت بھی بیمار جمہوریت کہلاتی ہے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ سرمایہ دارانہ مالیاتی نظام نے صنعتی نظام کے ساتھ مل کر عالمی سطح پر معاشی ناہمواریاں پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ پس ماندگی کی آڑ میں امریکا نے بھی دہشت گرد پیدا کیے، تاکہ دونوں طرف ہتھیاروں کی خرید و فروخت جاری رہے۔

جس طرح امریکا کے راک فیلر اور دوسرے سرمایہ داروں نے دوسری عالمی جنگ میں ہٹلر اور اس کے خلاف لڑنے والوں کو تیل اور اسلحے کی ترسیل جاری رکھی، اسی طرح جنگ کے بعد سرد جنگ میں بھی چند یورپی ممالک نے فرد کا آئینی حق محفوظ رکھا۔ اس لیے یورپی ممالک میں جمہوریت معاشی اور سیاسی بحرانوں سے بچتی بچاتی کام کر رہی ہے۔ لیکن ریگن، تھیچر کے معاشی نسخے اور گلوبلائزیشن کے ذریعے ترقی پذیر ممالک کو برآمدات اور درآمدات کے منفی فرق سے قرضوں میں ڈبو دیا۔ اس ابتری کی صورت میں بھی ڈالر کے ذریعے جمہوریت اور کبھی آمریت کے ذریعے پاکستان جیسے ممالک کو معاشی اور اخلاقی طور پر تباہ کیا گیا ہے۔ آزاد منڈی میں منافعے، سود اور سٹے بازی کے ذریعے امیر کی جیت اور غریب کی ہار، تاریخ کے جبر کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ لیکن جمہوریت جبر کی صورت ختم کرنے میں ناکام رہی۔ چناں چہ مال دار ممالک کا صنعتی سرمایہ اور مالیاتی سرمایہ یک جا ہونے کے نتیجے میں ترقی پذیر ممالک مزید بے بس ہوتے گئے۔

یہی وجہ ہے کہ جمہوریت دنیا بھر میں پسپا ہو رہی ہے اور پارلیمان میں بیٹھے ارکان ’’لپ مین‘‘ فارمولے پر چل کر لوگوں کو گم راہ کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عالمی اجارہ داروں نے جمہوریت کو مسخ کرکے ’’ایک شخص، ایک ووٹ‘‘ کے نظریے کو ’’جس کی لاٹھی اسی کی بھینس‘‘ میں تبدیل کر دیا ہے۔ سوشلسٹ انقلاب کے لیے عالمی سطح پر کوئی تیار نہیں، تو پھر میڈیا اور سیاست دان عوام سے یہ کیوں پوچھتے ہیں کہ وہ کس قسم کی دنیا میں رہنا چاہتے ہیں اور کس قسم کا جمہوری معاشرہ چاہتے ہیں؟ عوام یقیناً ایسا جمہوری معاشرہ چاہتے ہیں، جس میں ان کی شرکت ہو، ان کے پاس ذرائع ہوں، جن کے باعث وہ اپنے روزمرہ کے معاملات اور انتظامی امور میں شریک ہو سکیں اور اطلاعات کے تمام ذرائع تک ان کی رسائی ممکن ہو، معاشی سطح پر منافع کی تقسیم منصفانہ ہو، مینوفیکچرنگ کلچر میں شراکت اور برآمدی تجارت میں اضافہ ہو۔

جاگیرداری نظام کا خاتمہ کرکے زرعی اصلاحات لائی جائیں۔ ٹیکس چوروں کا محاسبہ کرکے ایسا نظام رائج کیا جائے، جس کی بنیاد سائنسی خطوط پر ہو۔ خیرات کے ذریعے غیر سرکاری تنظیموں کو بطور ایجنٹ استعمال نہ ہونے دیا جائے، بلکہ صحت مند معاشرے کی تعمیر کے لیے فزیکل کلچر کو فروغ ملے۔ کنزیومرازم، کریڈٹ کارڈز کلچر، دھوکا دہی کا خاتمہ کرکے سائنس کے اعلیٰ و ارفع کلچر کو سامنے لایا جائے اور ان اقدامات کو ممکن بنانے کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم تاریک راہوں سے نکلیں کہ جن پر چل کر سوائے ٹھوکروں کے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔

جیسے معلم ویسے شاگرد

محمد ریاض

کسی بھی انسان کی کامیابی کے پیچھے اچھے استاد کی بہترین تربیت کارفرما ہوتی ہے۔ خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کی زندگی میں اچھے استاد میسر آجاتے ہیں۔ بچے سے لے کر ایک کامیاب فرد تک سارا سفر اساتذہ کا مرہونِ منت ہوتا ہے۔ وہ ایک طالب علم میں جس طرح کا رنگ بھرنا چاہیں بھر سکتے ہیں۔ اساتذہ، قوموں کی تعمیر میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ایک قابل معلم ہی مستقبل کی نسل کا سرپرست، قوم کا معمار اور مرکزی شخصیت کا حامل ہوتا ہے، جس پر نسلِ انسانی کا انحصار ہوتا ہے اور اسی وجہ سے جیسا معلم ویسا شاگرد ہوتا ہے۔ روبہ زوال انسانی سماج کی آخری امید کی کرن اساتذہ ہیں۔ وقت اور حالات کے ساتھ بہت سی چیزیں بدل جانے کے باوجود طلبا اور اساتذہ کا نہ تو رشتہ بدلا ہے اور نہ ہی طلبا کی زندگی میں اساتذہ کا اہم کردار ادا کرنے کی حقیقت بدلی ہے۔ ایسے میں جو استاد اپنے طالب علم کی بہتری کی فکر کرے، ان کے جذبات کو سمجھے اور ان کی رہنمائی کا فریضہ جتنے بہتر طور پر ادا کرتے ہیں، حقیقت میں وہ طلبا کو اتنا ہی زیادہ متاثر کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں طالب علم کے دل میں استاد اور شاگرد کا تعلق اسکول اور کالج تک محدود نہیں رہ جاتا بلکہ دائمی بن جاتا ہے۔ وہ صرف طلبا کو کتابی اسباق پڑھا کر سبک دوش نہیں ہو جاتے بلکہ طلبا کی ہمہ جہت ترقی کا ضامن بھی ہوتے ہیں۔

اگر ہم بہترین نوعیت کی قوم بنانا چاہتے ہیں تو معلم کو بھی بہترین نوعیت کا ہونا چاہیے۔ علم کا خزانہ اسی پر کھلتا ہے جو دل و جان سے اس کی تلاش میں رہتا ہے۔ ایک طالب علم اور استاد کا رشتہ ایک دوست اور رازدار کا بھی ہونا چاہیے، تاکہ ان میں بلا جھجک علم کا تبادلہ ہوتا رہے۔

ایک طالب علم کی ذمہ داری اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس نے جو علم اپنے اساتذہ سے حاصل کیا ہے اسے دنیا میں پھیلاتا ہے اور ان کے بتائے گئے راستوں کو دنیا کے سامنے واضح کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ استاد کا مقام کسی بھی معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ کسی بھی قوم کا مستقبل اس قوم کے استاد کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ استاد ہی قوم کو تربیت دیتا ہے، وہی اسے بتاتا ہے کہ اچھا کیا ہے اور برا کیا ہے۔ گویا کسی بھی قوم کو کوئی حکومت تربیت نہیں دیتی بلکہ ایک استاد تربیت دیتا ہے۔

استاد کی عظمت میں، عظمت ہے زمانے کی
تعظیم ملے اس کو، آداب سکھانے کی

دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ، جن کی گردن ہر وقت اکڑی رہتی تھی لیکن، اپنے اساتذہ کے سامنے ان کا سر جھکا رہتا تھا۔ ’’سکندرِ اعظم‘‘ نے آدھی سے زیادہ دنیا اپنی تلوار کی دھار پر فتح کی، ’’ارسطو‘‘ جیسے معلم اول کا شاگرد تھا۔ یہ مجلسِ یونان ہو، یا ایوانِ قیصر و کسریٰ، یہ خلافت عباسیہ ہو یا محمود غزنوی کا دربار، یہ اندلس کا الحمرا ہو یا ہندوستان کا ’’شہنشاہ‘‘ جلال الدین محمد اکبر‘‘... تاریخ شاہد ہے کہ استاد کی عظمت سے اس قدر بلند پایہ اولوالعزم حکمران بھی واقف تھے۔

آج اگر اہلِ مغرب ہم سے اس قدر آگے نکل گئے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ استاد کا اصل مقام جانتے ہیں۔ اگر پبلک ٹرانسپورٹ میں کوئی سیٹ خالی نہ ہو، پھر بھی لوگ قوم کے استاد کے لیے سیٹ خالی کر دیتے ہیں۔ عدالت میں استاد کی گواہی کو زیادہ مستند سمجھا جاتا ہے۔ امریکہ میں رواج ہے کہ جب کوئی طالب علم کامیابی حاصل کرتا ہے تو وہ اپنے استاد کو سلیوٹ کرتا ہے، بالکل ویسے جیسے ایک سپاہی اپنے افسر کو سلیوٹ کرتا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب ہندوستان کی انگریز حکومت نے حضرت علامہ اقبال کو سر کا خطاب دینے کا ارادہ کیا تو اقبال کو وقت کے گورنر نے اپنے دفتر آنے کی دعوت دی۔ اقبال نے یہ خطاب لینے سے انکار کر دیا۔ جس پر گورنر بے حد حیران ہوا۔ وجہ دریافت کی تو اقبال نے فرمایا: ’’میں صرف ایک صورت میں یہ خطاب وصول کرسکتا ہوں کہ پہلے میرے استاد مولوی میر حسن کو ’’شمس العلماء‘‘ کا خطاب دیا جائے‘‘۔ یہ سن کر انگریز گورنر نے کہا: ’’ڈاکٹر صاحب! آپ کو تو ’’سر‘‘ کا خطاب اس لیے دیا جا رہا ہے کہ آپ بہت بڑے شاعر ہیں۔ آپ نے کتابیں تخلیق کی ہیں، بڑے بڑے مقالات تخلیق کیے ہیں۔ بڑے بڑے نظریات تخلیق کیے ہیں۔ لیکن آپ کے استاد مولوی میر حسن نے کیا تخلیق کیا ہے....؟‘‘ یہ سن کر حضرت علامہ اقبال نے جواب دیا کہ: ’’مولوی میر حسن نے اقبال تخلیق کیا ہے‘‘۔ یہ سن کر انگریز گورنر نے مولوی میر حسن کو ’’شمس العلماء‘‘ کا خطاب دینے کا فیصلہ کر لیا۔ اس پر مستزاد علامہ صاحب نے مزید کہا کہ: ’’میرے استاد مولوی میر حسن کو ’’شمس العلماء‘‘ کا خطاب دینے کے لیے یہاں سرکاری دفاتر میں نہ بلایا جائے، بلکہ ان کو یہ خطاب دینے کے لیے سرکاری تقریب کو سیالکوٹ میں منعقد کیا جائے، یعنی میرے استاد کے گھر‘‘۔ اور پھر ایسا ہی کیا گیا۔

الغرض استاد کا مقام اور عظمت ہر رشتے سے بلند ہے۔ استاد کی توجہ اور تربیت کے بغیر کوئی بھی کام یابی کے سفر پر گام زن نہیں ہو سکتا۔ اس لیے جو طلبا جس قدر اساتذہ کا ادب کریں گے وہ اتنی جلد کام یابی کی شاہراہ پر گام زن ہوں گے۔ اساتذہ ہی قوم کا معمار ہوتے ہیں ان ہی کے دم سے ہم تم صاحبِ دستار ہوتے ہیں۔

استاد بادشاہ تو نہیں ہوتا لیکن وہ بادشاہ گر ضرور ہوتا ہے۔ استاد کی عزت کیوں نہ کی جائے استاد کی محنت کی وجہ سے انسان بلندیوں تک پہنچتا ہے اور حکمرانی کی گدی پر جلوہ نشین ہوتا ہے استاد ہی کی محنت کی وجہ سے وہ آسمانوں کی سیر کرتا ہے۔ بغیر استاد کے انسان اس اندھے کی مانند ہے جو بغیر سہارے کے سفر میں نکل جاتا ہے۔ سو پیارے طالب علموں اپنے اساتذہ کا احترام کریں۔

> استاد بادشاہ تو نہیں ہوتا لیکن وہ بادشاہ گر ضرور ہوتا ہے۔ استاد کی عزت کیوں نہ کی جائے استاد کی محنت کی وجہ سے انسان بلندیوں تک پہنچتا ہے اور حکمرانی کی گدی پر جلوہ نشین ہوتا ہے استاد ہی کی محنت کی وجہ سے وہ آسمانوں کی سیر کرتا ہے۔ بغیر استاد کے انسان اس اندھے کی مانند ہے جو بغیر سہارے کے سفر میں نکل جاتا ہے۔

حسنِ سلوک اور باہمی تعلقات کا تصور

مولانا نعمان نعیم

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: دین کے بارے میں کوئی زبردستی اور جبر نہیں۔ (سورۃ البقرہ) قرآن پاک نبی کریمﷺ کو خطاب کرکے ہر مسلمان کو تنبیہ کرتا ہے: ترجمہ: ’’اگر اللہ چاہے تو زمین کے تمام رہنے والے مومن ہو جائیں تو کیا تم لوگوں کو مومن بنانے میں جبر و اکراہ کرنا چاہتے ہو‘‘۔ اسلام نے محض حریتِ عقیدہ کا نظریہ ہی نہیں پیش کیا، بلکہ عملی و قانونی طور پر اس کی حفاظت بھی کی ہے۔ اس سلسلے میں کسی پر کوئی جبر نہ کیا جائے، جیسا کہ آیاتِ قرآنی سے معلوم ہوتا ہے، دوسرے یہ کہ اگر کسی کو اپنے کسی عقیدے کی طرف دعوت دینا ہے یا کسی کے عقیدے پر تنقید کرنی ہے تو عمدہ پیرائے اور نرمی کے ساتھ کرنی چاہیے۔ ارشادِ ربانی ہے: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھے پیرائے میں نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے بحث و مباحثہ اور اختلاف بھی اچھے طریقے سے کرو۔ (سورۃ النحل)

غیر مسلموں کے ساتھ ظاہری رواداری، حسنِ اخلاق، شیریں کلام وغیرہ درست ہے اور جب اسلام کی تعلیم اور مسلمانوں کے اخلاق پیش کرنا مقصود ہو تو بہتر اور مستحب ہے، اس پر انہیں اجر بھی دیا جائے گا۔ سیرتِ نبویؐ سے اس بات کی تائید ہوتی ہے، چنانچہ فتحِ مکہ کا وہ تاریخی دن بھی تاریخ میں محفوظ ہے، جب مکہ فتح ہو چکا تھا، دشمنانِ اسلام سہمے ہوئے تھے، ہزاروں تلواریں اشارۂ نبویؐ کی منتظر تھیں، مشرکین صحنِ کعبہ میں موجود ہیں، آپ چاہتے تو ان کے ایک ایک جرم کا بدلہ لے سکتے تھے، مگر ان جانی دشمنوں کو معافی کا پروانہ دے دیا گیا، ارشاد فرمایا: ’’جاؤ! تم سب کے سب آزاد ہو۔‘‘ اسی طرح مکہ سے مایوس ہو کر طائف کی وادی میں اسلام کی دعوت دینے پہنچے، اوباش لڑکوں نے آپ کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا، راستے میں آپ کی طرف سے دو فرشتے آئے اور کہا کہ آپ کا حکم ہو تو اس بستی والوں کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس کر رکھ دیا جائے، لیکن آپؐ نے فرمایا نہیں، ایسا نہ کریں، کیا پتا ان کی آئندہ نسلیں دعوتِ حق کے اس پیغام کو قبول کرلیں۔

غزوۂ خندق کے موقع پر ایک مشرک فوجی خندق عبور کرکے مسلمانوں کی طرف آگیا اور حضرت علیؓ کے ہاتھوں مارا گیا، کفارِ مکہ نے لاش کی قیمت ادا کرکے لاش حاصل کرنی چاہی، لیکن آپؐ نے قیمت نہیں لی اور یوں ہی ان کی لاش ان کے حوالے کردی۔

غزل

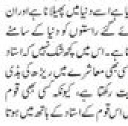

حبیبہ خان معینی

مجھے کسی بھی بات کا تو غم نہیں ہے زندگی
خوشی ہمارے پاس بھی جو کم نہیں ہے زندگی

کچھ ان کی یاد ان دنوں ستا رہی ہے رات دن
ہماری آنکھ پر ذرا بھی نم نہیں ہے زندگی

تمہارا ساتھ جب تلک تھا راہ میں تھیں راحتیں
پھر اس کے بعد حوصلوں میں دم نہیں ہے زندگی

تمہارے عشق پر ہمیں کبھی بہت غرور تھا
تمہارے بن ہماری دو قدم نہیں ہے زندگی

دیوانگی میں پاگلوں سے جس کے یہ حبیبہ تھی
اسی کے دل کے دیر میں صنم نہیں ہے زندگی

ہمیشہ خوبصورت

نظر آنے کیلئے چند عادتیں ترک کریں

رابعہ شیخ

ہم اکثر ان سلیبریٹیز سے متعلق بات کرتے ہیں، جو 40 یا 50 سال کی ہونے کے باوجود صرف خوبصورت اور پرکشش نظر آتی ہیں بلکہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ جوان بھی دکھائی دیتی ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ ان کی روزمرہ کی عادتیں ہیں۔ اس کے برعکس ہم اکثر ایسی خواتین کو دیکھتے ہیں، جو 25 سال کی ہونے کے باوجود 30 یا 35 برس کی محسوس ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ وہ عادتیں ہیں، جن سے لاعلمی ہمیں تیزی سے بڑھاپے کی جانب راغب کر رہی ہوتی ہیں۔ جوان نظر آنے کے لیے دنیا بھر میں اربوں افراد مختلف جتن کرتے ہیں مگر چند عام عادات کو ترک کر دینا بڑھتی عمر کے اثرات کو ظاہر ہونے سے روکنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ آئیے ان کے بارے میں جانتے ہیں۔

اسٹرا کا استعمال جھریوں کا سبب

کیا آپ بھی کولڈ ڈرنکس یا کسی بھی قسم کے مشروبات کے لیے گلاس کے بجائے اسٹرا (Straw) کا استعمال کرتی ہیں؟ اگر ایسا ہے تو اسٹرا کا استعمال چھوڑ دیں کیونکہ اس کا استعمال آپ کے چہرے پر لکیریں اور جھریاں پڑنے کا سبب بنتا ہے۔

بیوٹی ایکسپرٹس کی رائے کے مطابق کسی بھی مشروب کا استعمال گلاس سے ہی کیا جانا چاہیے۔ یہی حال سگریٹ پینے والوں کا بھی ہے، ایسے افراد کے چہرے کی جلد وقت سے پہلے ڈھلک جاتی ہے۔ سگریٹ پینے کا انداز جھریوں کا سبب بنتا ہے۔

ملٹی ٹاسکنگ

اکثر خواتین کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ایک وقت میں دس کام کرنا پسند کرتی ہیں اور اس خوبی کو وہ اپنے لیے فخر کی بات سمجھتی ہیں لیکن کیا آپ جانتی ہیں آپ کی اس عادت کا خمیازہ آپ کے جسم کو ادا کرنا پڑے گا۔ بہت زیادہ تناؤ جسمانی خلیات کو نقصان پہنچانے اور عمر کی رفتار بڑھ جانے کا سبب بنتا ہے۔ اس لیے کوشش کریں کہ آپ ایک وقت میں ایک ہی کام کریں۔

میٹھے کا شوق

یہ جاننے کے باوجود کہ چینی ہمارے لیے بہتر نہیں، دنیا میں لوگوں کی اکثریت میٹھے کا شوق رکھتی ہے۔ یہ وزن میں اضافے کے ساتھ ساتھ آپ کے چہرے کی عمر بڑھانے، آنکھوں کے نیچے حلقے اور جھریوں کا سبب بن جاتا ہے۔ طبی ماہرین اس بارے میں رائے دیتے ہیں کہ چینی ہمارے خلیات سے منسلک ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں

چہرے سے سرخی غائب ہو جاتی ہے۔

دوستوں کو وقت نہ دینا

ہم اپنی زندگی کی مصروفیات میں اس قدر گم ہو جاتے ہیں کہ اکثر دوست احباب بہت پیچھے رہ جاتے ہیں لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ دوست روح کے لیے اچھے ہوتے ہیں۔ درحقیقت ان کے ساتھ گزارا گیا وقت جسم پر عمر کے اثرات کی روک تھام کیلئے مددگار ثابت ہوتا ہے۔ وہ خواتین جو صرف مصروفیات کے سبب ذہنی تناؤ کا شکار رہتی ہیں، ان پر عمر کے اثرات وقت سے پہلے ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

موئسچرائزر کو نظر انداز کرنا

آپ کو اپنی عمر سے بڑا دکھانے والی ایک عادت موئسچرائزنگ کو نظر انداز کرنا بھی ہے۔ ہر انسان کی جلد کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں، کسی کی جلد بے حد آئلی ہوتی ہے تو کسی کی بے حد خشک۔ موئسچرائزنگ کی صورت میں جلد کی نمی کو برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ نمی کی کمی جلد کی سطح کو خشک کر دیتی ہے، جو جلد پر زائد جھریوں کو نمودار کر دیتی ہے لیکن باقاعدگی سے موئسچرائزنگ کرنے سے آپ کی جلد نرم رہتی ہے اور جھریاں بننے کے عمل کو موخر کر دیتی ہے۔

سونے کا انداز

عام طور پر اوندھے منہ سونا اکثر افراد کی عادت ہے لیکن آپ کے سونے کا انداز بھی آپ کے چہرے کی رعنائی دور کرنے اور جھریاں پڑنے کا سبب بن سکتا ہے۔ لہٰذا ہمیشہ خیال رکھیں کہ کبھی اوندھے منہ نہ سوئیں اور سیدھا لیٹ کر سونے کو اپنی عادت بنائیں۔ چہرے پر تکیے کا دباؤ بھی جھریوں کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لیے سوتے وقت آرام کیلئے چہرے پر کسی قسم کا تکیہ یا کشن رکھنے سے گریز کریں۔

بیٹھنے کا غلط انداز

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھنا بہت ہی زیادہ عام عادت ہے اور اکثر لوگ بیٹھنے کے دوران اس پر توجہ بھی نہیں دیتے۔ لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھنے سے ہائی بلڈ پریشر، ٹانگوں پر ورم اور دورانِ خون متاثر ہونے جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو لوگ آڑے ترچھے انداز میں بیٹھتے ہیں ان کا انداز بھی باڈی شیپ متاثر کرنے، ریڑھ کی ہڈی میں درد اور چکنائی میں اضافے کا سبب بن جاتا ہے۔

روزانہ ایکسرسائز

روزانہ ایکسرسائز کرنے سے عمر کے بڑھتے اثرات کو بھی باآسانی چھپایا جاسکتا ہے لیکن ہم میں سے زیادہ تر افراد ایکسرسائز صرف اس وقت کرتے ہیں، جب ان کا وزن بڑھ جائے۔ 2 ہفتے جم جوائن کرنے سے آپ صرف چند پاؤنڈ وزن میں ہی کمی لا پاتی ہیں۔ تاہم روزانہ ایکسرسائز کرنے کا معمول بنالیا جائے تو یہ آپ کا وزن بڑھنے نہیں دے گی، ساتھ ہی آپ کو فٹ، چست اور موٹاپے جیسی بیماریوں سے دور رکھے گی۔

معیاری سن گلاسز کا استعمال

دھوپ کی مضر شعاعوں سے بچنے کے لیے سن گلاسز کا استعمال ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن کیا آپ جانتی ہیں کہ سڑک کے کنارے فروخت کیے جانے والے کم قیمت سن گلاسز آپ کی آنکھوں کو اسٹائل تو دے سکتے ہیں لیکن سورج کی مضر شعاعوں اور اس کے نقصان دہ اثرات سے محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ ساتھ ہی ان سن گلاسز کا استعمال آنکھوں کے اردگرد کی جلد کو بھی سخت اور لچک سے محفوظ نہیں رکھ پاتا۔ اگر آپ بڑھتی عمر کے اثرات سے محفوظ رہنا چاہتی ہیں تو معیاری سن گلاسز استعمال کیجیے، جو آپ کو سورج کی الٹرا وائلٹ شعاعوں سے محفوظ رکھیں گے۔

گردن اور ہاتھوں پر توجہ دیجیے

ہم میں سے اکثر خواتین خوبصورت اور کم عمر نظر آنے کے لیے چہرے کی جلد کا تو بے حد خیال رکھتی ہیں لیکن گردن کو بھول جاتی ہیں، جس کے نتیجے میں گردن کا رنگ چہرے سے مختلف لگتا ہے، اس کی جلد ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور جھریاں پڑنے سے آپ پر بڑھاپے کے اثرات نمایاں ہو جاتے ہیں۔ عمر بڑھنے کے ساتھ گردن پر لائنیں زیادہ نمایاں ہونے لگتی ہیں، جنہیں اچھے سے اچھا میک اپ آرٹسٹ بھی نہیں چھپا پاتا۔ اسی لیے ماہرین مشورہ دیتے ہیں کہ چہرے کے ساتھ گردن کو بھی اتنی ہی توجہ دی جائے۔ مثلاً گردن کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ چہرے پر مساج کے وقت گردن کا مساج بھی ہرگز نہ بھولیں جبکہ اینٹی ایجنگ ماسک نہ صرف چہرے پر بلکہ گردن پر بھی اپلائی کیا جائے۔

یہی بات ہاتھوں کیلئے بھی ہے، جو خواتین کی شخصیت کی عکاسی کرتے ہیں۔ لازمی نہیں کہ صرف چہرہ ہی خوبصورت لگے، ہاتھ اور پاؤں پر بھی خصوصی توجہ دینی ہوتی ہے۔

وہ عام عادت جو دل کی صحت کے لیے تباہ کن

دن کے اختتام پر گھر میں سکون سے بیٹھ کر ٹیلیویژن دیکھنا کافی اچھا خیال لگتا ہے مگر یہ عادت دل کے لیے تباہ کن ثابت ہوسکتی ہے۔
یہ بات امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔
امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کی تحقیق میں بتایا گیا کہ جو لوگ دن بھر میں 4 گھنٹے سے زیادہ ٹی وی دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں، ان میں امراض قلب اور فالج سے موت کا خطرہ 50 فیصد تک بڑھ جاتا ہے۔
تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ سارا دن بیٹھ کر گزارنے کے مقابلے میں ٹی وی کے سامنے بیٹھنا دل کے لیے زیادہ تباہ کن ثابت ہوتا ہے کیونکہ پروگرام دیکھتے ہوئے لوگ اکثر زیادہ چربی والی غذائیں کھانا پسند کرتے ہیں۔
محققین نے بتایا کہ درمیانی عمر میں اس عادت کے نتیجے میں ہارٹ اٹیک، فالج اور دیگر امراض قلب کا خطرہ بڑھ جاتا ہے کیونکہ ایسے افراد دن کے اختتام پر جب ٹی وی دیکھنے بیٹھتے ہیں تو اس کے بعد وہ اپنی جگہ سے اسی وقت اٹھتے ہیں، جب وہ سونے کے لیے بستر پر جاتے ہیں۔
انہوں نے بتایا کہ ٹی وی دیکھتے ہوئے زیادہ مقدار میں غذا کو جزو بدن بنانا اور پھر گھنٹوں تک بیٹھے رہنے ایک خطرناک امتزاج ہے جبکہ رات کے کھانے سے ہٹ کر بھی لوگ ٹیلیویژن دیکھتے ہوئے کچھ نہ کچھ کھانا پسند کرتے ہیں جو کہ عام طور پر چپس یا زیادہ نمک یا چینی والی کوئی چیز ہوتی ہے۔
ساڑھے 3 ہزار سے زائد افراد میں اس عادت کا جائزہ 8 برسوں سے زائد عرصے تک لیا گیا اور دریافت کیا گیا کہ جو لوگ دن میں کئی گھنٹے ٹی وی دیکھتے ہوئے گزارتے ہیں، وہ جسمانی طور پر بہت کم متحرک ہوتے ہیں، جس سے جسمانی وزن بڑھ جاتا ہے، جبکہ ان کی غذائی عادات بھی ناقص ہوتی ہیں اور اکثر ہائی بلڈ پریشر کا بھی شکار ہوتے ہیں۔
اس کے نتیجے میں ہر عمر کے افراد خصوصاً درمیانی عمر میں ہارٹ اٹیک اور فالج کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔
محققین نے مشورہ دیا کہ اگر آپ دن بھر میں کئی گھنٹے تک ٹی وی دیکھنے کے عادی ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ ہفتہ بھر میں 150 منٹ تک سخت جسمانی سرگرمیوں کو بھی زندگی کا حصہ بنا کر اس خطرے کو کم کیا جاسکتا ہے۔
یا ورزش کرنا مشکل لگتا ہے تو کم از کم تیز چہل قدمی یا جاگنگ کو ضرور اپنا کر بہت زیادہ وقت ٹی وی دیکھنے سے لاحق ہونے والے خطرات کو کم کرسکتے ہیں۔

دنیا کو بچانا ہے؟ تو پھر بیف چھوڑیں، چکن کھائیں

یہ بحث اکثر سننے اور پڑھنے میں آتی ہے کہ مرغ کا گوشت بہتر ہے یا پھر گائے کا۔ عام طور پر طبی معالجین بڑے گوشت سے پرہیز کا مشورہ دیتے ہیں کہ ان کے نقطہ نظر سے گائے بھینس کا گوشت انسانی صحت کے لیے مضر اور چھوٹا گوشت مفید ہوتا ہے۔
مغربی محققین کی تازہ ریسرچ بھی مرغ کے حق میں گواہی دیتی ہے مگر اس کی بنیاد انسانی صحت کے بجائے ماحول کی صحت پر ہے۔ دنیا بھر میں کئی عشروں سے جو ماحولیاتی مسئلہ سب سے زیادہ زیر بحث ہے، وہ گلوبل وارمنگ یعنی عالمی درجہ حرارت کا بڑھنا ہے۔ سائنس داں اور ماہرین ماحولیات کہتے ہیں کہ فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں جیسے جیسے اضافہ ہو رہا ہے ویسے ویسے کرۂ ارض گرم ہوتا جا رہا ہے۔ اس گرماؤ کے نتیجے میں عالمی آب و ہوا میں بہ تدریج بدلاؤ آ رہا ہے۔
کہیں انسان پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں تو کہیں شدت سے بارشیں ہوتی ہیں۔ گلیشیئر پگھل رہے ہیں اور سطح سمندر بلند ہو رہی ہے۔ موسموں کے آنے اور جانے کے ایام تبدیل ہو رہے ہیں۔ اور اس سب کی وجہ ہے کاربن ڈائی آکسائیڈ ہے جس کے اخراج کے بے شمار ذرائع ہیں۔ فیکٹریوں، کارخانوں، صنعتوں اور گاڑیوں کے علاوہ یہ گیس جانور اور انسان بھی خارج کرتے ہیں۔
ییل یونی ورسٹی، ہارڈ کالج اور ویزمین انسٹیٹیوٹ آف سائنس کے محققین کی مشترکہ ٹیم کی تحقیق کا موضوع مرغ اور گائے کا گوشت کھانے کے بعد کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اخراج تھا۔ تاہم تحقیق میں صرف جسم سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کو نہیں بلکہ مرغیوں اور مویشیوں کی افزائش، دیکھ بھال سے جڑے تمام پہلوؤں کے کاربن کی پیدائش میں کردار کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا۔
تحقیق کے نتائج سے ظاہر ہوا کہ بیف کے مقابلے میں چکن کھانے سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اخراج نصف رہ جاتا ہے۔ چنانچہ آپ محض گائے بھینس کے گوشت کو خیرباد کہہ کر گلوبل وارمنگ کے ہاتھوں تباہی کے ممکنہ خطرے سے دوچار دنیا کو بچانے میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔
تحقیقی ٹیم کے مطابق روزمرہ معمولات میں تھوڑا سا بدلاؤ لاکر ہم ماحولیاتی تبدیلی سے جنگ میں انتہائی اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ تحقیق کہتی ہے کہ گائے بھینسوں کو پالنے پر خرچ ہونے والی توانائی، کھاد اور اس مقصد کے لیے استعمال ہونے والی زمین مرغ بانی کے مقابلے میں 10 گنا زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج ہونے کا باعث بنتی ہے لہٰذا ماحولیات کے اعتبار سے مرغ کے گوشت کا استعمال زیادہ مفید ہے۔
سائنس داں کہتے ہیں کہ گلوبل وارمنگ سنگین صورت اختیار کرتی جارہی ہے لہٰذا اس کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر راستہ اختیار کیا جانا چاہیے۔ دنیا کی آبادی لگ بھگ نو ارب تک پہنچ چکی ہے۔ اگر نصف آبادی بھی اپنی خوراک میں چارپایوں کا گوشت کم کردے تو کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں نمایاں کمی ہوسکتی ہے۔

موت کے قریب انسان کیا دیکھتے یا محسوس کرتے ہیں؟

موت کے قریب انسان کیا دیکھتے ہیں یا وہ کیا کچھ دیکھتا یا محسوس کرتا ہے، اس بارے میں معلومات تو نہ ہونے کے برابر ہے، مگر اب سائنسدانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ دنیا بھر میں 10 فیصد افراد زندگی میں ہی اس قسم کے تجربے سے گزرتے ہیں۔
35 ممالک میں ہونے والی ایک تحقیق میں بتایا گیا کہ ہر 10 میں سے ایک ایک فرد کو قریب المرگ یا سکتے کا تجربہ ہوتا ہے جس کے دوران وہ متعدد روحانی اور جسمانی تجربات سے گزرتے ہیں، جیسے روح جسم سے باہر نکلنے، دنیا سے گزر جانے والے پیاروں کو دیکھنا، خیالات کی دوڑ اور وقت کا احساس تھم جانا وغیرہ۔
طبی زبان میں اسے نیئر ڈیتھ ایکسپیرنس (این ای ڈی) کہا جاتا ہے جو ایسے افراد میں عام ہوتا ہے جن کو زندگی کے لیے خطرہ بن جانے والے واقعات جیسے ہارٹ اٹیک، گاڑیوں کے حادثات، ڈوبنے یا جنگلی حالات کا سامنا ہوتا ہے۔
ڈنمارک میں ہونے والی تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ اس طرح کے تجربے سے گزرنے والے 87 فیصد افراد کو وقت کے غیر معمولی تصور کا تجربہ ہوا، خیالات کی رفتار بہت تیز ہوجانے کا سامنے کرنے والے افراد کی شرح 65 فیصد رہی جبکہ روح جسم سے الگ ہونے کا تجربہ 53 فیصد افراد کو ہوا۔
کوپن ہیگن یونیورسٹی کے محققین نے بتایا کہ ایسے تجربات سے گزرنے والے افراد نے مکمل سکون کے احساس کا اظہار کیا ہے جبکہ فرشتوں کی آوازیں سننے کے ساتھ اپنی زندگی کو آنکھوں کے سامنے بجلی کی طرح گزرتے دیکھنے کا بھی سامنا ہوا۔
اسی طرح کچھ افراد نے ایک تاریک سرنگ کے ایک کونے میں چمکدار روشنی کو دیکھنے کے بارے میں بتایا جبکہ کچھ کا کہنا تھا کہ انہیں اس طرح کے سکتے سے قبل اپنے ارگرد کسی اور کی موجودگی کا احساس بھی ہوا۔
اس تحقیق کے دوران ایک ہزار سے زائد افراد سے آن لائن سوالات کیے گئے اور ان سے پوچھا گیا کہ انہیں کبھی موت کے منہ میں جانے کا تجربہ ہوا؟
محققین کا کہنا تھا کہ ہم اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ اس طرح کے تجربات اور انتہائی گہری نیند کے درمیان تعلق موجود ہے، جس کے بارے میں فی الحال تفصیلات موجود نہیں۔
اس تحقیق کے نتائج یورپین اکیڈمی آف نیورولوجی کی کانفرنس میں پیش کیے گئے۔

زیادہ نمک کھانے کی عادت کا ایک اور نقصان سامنے آگیا

بہت زیادہ یا بہت تیزی سے کھانے کے نتیجے میں پیٹ پھول جاتا ہے یا یوں کہہ لیں اندر سے سوج جاتا ہے، جس کے نتیجے میں کافی تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔
مگر ایسا بھی ممکن ہے کہ آپ کی غذا میں ہمیشہ شامل کی جانے والی ایک چیز اس مسئلے کا باعث ہو۔
کہا جاتا ہے کہ زیادہ نمک کھانے کی عادت بلڈ پریشر کو بڑھانے کا باعث بنتی ہے مگر اس کے نتیجے میں پیٹ پھولنے کے مسئلے کا بھی زیادہ سامنا ہوتا ہے۔
یہ بات امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ جونز ہوپکنز بلومبرگ اسکول آف پبلک ہیلتھ کی تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ جو لوگ غذا میں زیادہ نمک کھانے کے عادی ہوتے ہیں، ان کو پیٹ پھولنے کے مسئلے کا بھی زیادہ سامنا ہوتا ہے۔
پیٹ پھولنے کی شکایت دنیا بھر میں بہت عام ہے اور محققین کا کہنا تھا کہ نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اپنی غذا میں نمک کی مقدار کم کرکے بھی اس مسئلے پر قابو پاسکتے ہیں۔ پیٹ پھولنے کا مسئلہ اس وقت ہوتا ہے جب معدے میں گیس کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور اس تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ نمک اس کی وجہ بننے والے عمل کو متحرک کرنے کا باعث بنتا ہے۔
یہ پہلی بار ہے جب دریافت کیا گیا کہ نمک پیٹ پھولنے کے مسئلے کا باعث بنتا ہے۔ محققین نے بتایا کہ زیادہ نمک کھانے والوں میں پیٹ پھولنے کا خطرہ 27 فیصد تک بڑھ جاتا ہے اور اس سے بچنے کا ایک موثر طریقہ غذا میں نمک کی مقدار کم کردینا ہے۔ اس تحقیق کے نتائج طبی جریدے امریکن جرنل آف Gastroenterology میں شائع ہوئے۔

بے خوابی دور کرکے اچھی نیند میں مدد دینے والا مشروب

نیند کی کمی متعدد جان لیوا امراض کا خطرہ بڑھاتی ہے جبکہ بے خوابی کی شکایت اکثر ہارٹ اٹیک اور فالج کے خطرے کی جانب اشارہ کررہی ہوتی ہے۔
بیشتر افراد کو نیند کے مختلف عوارض جیسے بے خوابی یا خراٹوں کی شکایت کا سامنا ہوتا ہے جو دیگر بیماریوں کا خطرہ بڑھاتے ہیں۔
نیند کی کمی سے متاثر جسم اپنے افعال مناسب طریقے سے کرنے میں ناکام رہتا ہے جبکہ توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔
تو کیا اکثر آپ کو سونے میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اور کروٹیں بدلتے رہتے ہیں؟
اگر ہاں تو سونے سے پہلے ایک مزیدار مشروب کا استعمال اس مسئلے کو دور کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔
سوشل میڈیا پر لائف اسٹائل اور صحت کے حوالے سے ٹپس دینے کے حوالے سے معروف لیوک کیوٹینو نے اس مشروب کو تیار کرنے کی آسان ترکیب حال ہی میں شیئر کی تھی جو اچھی نیند کے حصول میں مدد دیتی ہے۔
اس کے لیے ہر چیز آپ کو کچن میں مل جائے گی۔

بنانے کا طریقہ

ایک برتن لیں اور اس میں ایک گلاس پانی ڈال دیں اور پھر اسے ابالنے کے لیے رکھ دیں۔
جب پانی ابل جائے تو اس میں چٹکی بھر پسی ہوئی دارچینی، جائفل اور سونف کا اضافہ کردیں۔
اس مکسچر کو اچھی طرح ابلنے دیں اور پھر چولہا بند کردیں۔
اس کے بعد کپ میں اس مشروب کو ڈال کر نیم گرم حالت میں آہستگی سے سونے کے لیے لیٹنے سے قبل پی لیں۔

فوائد

یہ مشروب متعدد فلیوونائڈز اور اینٹی آکسائیڈنٹس سے بھرپور ہوتا ہے جو کہ اعصاب کو سکون دیتے ہیں جس سے جسم پرسکون ہوجاتا ہے۔
اس مشروب میں سونف سب سے اہم ہے جو مسلز کو ریلیکس کرتی ہے اور بے خوابی کے مسئلے پر قابو پانے میں مدد دیتی ہے۔
اسی طرح جائفل میں ایک ایسا کیمیکل ہوتا ہے جو نیند میں مدد دینے والے ہارمون میلاٹونین کو حرکت میں لاتا ہے جبکہ جسم کو سکون دیتا ہے۔

پتے میں پتھری سے بچانے میں مددگار آسان ٹپس

اگر آپ کا پتہ درست کام نہ کررہا ہو تو پتھری کے ساتھ ساتھ معدے میں تیزابیت، گیس، متلی، قے اور معدے میں درد جیسے مسائل کا سامنا ہوسکتا ہے۔
پتہ کیا ہے؟ پتہ آپ کے پیٹ میں جگر کے بالکل نیچے دائیں جانب ہوتا ہے اور امرود کی شکل کے اس عضو میں ایک سیال (کیمیکل) بائل یا صفرا ہوتا ہے۔
یہ سیال جگر میں بنتا ہے جو کہ چربی اور مخصوص وٹامنز کو ہضم ہونے میں مدد دیتا ہے۔
جب آپ کھاتے ہیں تو جسم اسے خارج کرنے کا سگنل دیتا ہے۔
تاہم اگر وہ صحیح طرح کام نہ کرسکے تو پتھری کے ساتھ ساتھ معدے میں تیزابیت، گیس، متلی، قے اور معدے میں درد جیسے مسائل کا سامنا ہوسکتا ہے۔
تاہم کچھ غذائیں ایسی ہوتی ہیں جو پتے کو اپنے افعال درست طریقے سے سرانجام دینے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں، جبکہ دیگر اس کے لیے کام کرنا مشکل بناتی ہیں۔

کھانا بھی مت چھوڑیں

جیسا اوپر درج کیا جاچکا ہے پتہ اس وقت بائل خارج کرتا ہے جب آپ کچھ کھاتے ہیں، جب آپ کھانا نہیں کھاتے تو یہ سیال جمع ہونے لگتا ہے، جس سے پتے میں کولیسٹرول کی سطح بڑھنے لگتی ہے، وقت کے ساتھ یہ چربیلا مواد جم کر پتھری کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔

اجناس بہترین دوست

اجناس جیسے گندم، جو یا دیگر وغیرہ میں ایسا فائبر ہوتا ہے جو صحت کے لیے نقصان دہ فائبر کی سطح کم کرکے دل کو تحفظ فراہم کرتا ہے جبکہ پتے کی پتھری کو دور رکھتا ہے۔ فائبر کا استعمال نظام ہاضمہ کو متحرک رکھ کر بائل کو جسم کے خارج کرتا ہے، زیادہ فائبر والی غذائیں جیسے اجناس کا استعمال اس حوالے سے فائدہ مند ہوتا ہے۔

صحت مند وزن کا حصول

موٹاپے کا شکار ہونے پر دیگر امراض کے ساتھ ساتھ پتے میں پتھری کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے، ایک تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ موٹاپا پتے میں پتھری کا خطرہ 3 گنا بڑھا دیتا ہے کیونکہ یہ اضافی جسمانی وزن پتے کا حجم بڑھا دیتا ہے اور اس کے افعال متاثر کرتا ہے، جس سے کولیسٹرول لیول بڑھتا ہے۔

پھلوں اور سبزیوں سے پیار

پھلوں اور سبزیوں جیسے سبز پتوں والی سبزیوں میں وٹامن سی اور ای موجود ہوتے ہیں، جو پتے کو مختلف خطرات سے بچاتے ہیں، پھلوں اور سبزیوں میں پانی اور فائبر کی مقدار بھی کافی زیادہ ہوتی ہے جو دیر تک پیٹ بھرے رکھنے میں مدد دیتے ہیں، جس سے جسمانی وزن میں کمی لانے میں بھی مدد ملتی ہے۔

تلی ہوئی غذاؤں کا کم استعمال

تلی ہوئی چربی والی غذا پتے کے افعال کو مشکل بنادیتی ہے، ایسی غذاؤں میں چکنائی بہت زیادہ ہوتی ہے جو خون میں کولیسٹرول کی سطح بڑھاتی ہیں، جس کے نتیجے میں پتے میں پتھری کا خطرہ بھی بڑھتا ہے۔ ان غذاؤں میں کیلوریز بھی بہت زیادہ ہوتی ہے جس سے موٹاپے کا امکان بڑھتا ہے اور اس کا نقصان اوپر درج ہوچکا ہے۔

بیریز اور مرچیں بھی فائدہ مند

یہ رنگا رنگ پھل اور سبزیاں وٹامن سی سے بھرپور ہوتے ہیں، طبی تحقیقی رپورٹس کے مطابق یہ وٹامن پتے کے امراض کا خطرہ کم کرتا ہے، جبکہ جسم میں اس کی کمی سے بائل میں کولیسٹرول کی سطح بڑھ سکتی ہے، جس کا اختتام پتھری کی شکل میں نکلتا ہے۔

مناسب مقدار میں پانی کا استعمال

زندگی میں پانی کی اہمیت سے انکار ممکن ہے اور اس کی کمی دیگر امراض کے ساتھ ساتھ پتے کے لیے بھی نقصان دہ ثابت ہوتی ہے، کیونکہ پانی اس

فضائی آلودگی سے فالج، ذیابیطس اور دل کی بیماریوں کا

لتھوینیا: فضائی آلودگی سے وابستہ نقصانات کی فہرست دن بہ دن طویل تر ہوتی جارہی ہے۔ اب ایک اور تازہ تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ طویل عرصے تک آلودہ ماحول میں رہنے والوں کو اکثر نہ صرف ہائی بلڈ پریشر شکایت رہتی ہے بلکہ انہیں دل کی مختلف بیماریوں اور ذیابیطس کے علاوہ فالج کے حملے کا خطرہ بھی صاف ستھرے ماحول میں رہنے والے لوگوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتا ہے۔
یہ تحقیق لتھوینیا کے دوسرے بڑے شہر کاؤناس میں رہنے والے، ایسے 1345 افراد پر کی گئی جو وہاں مکانات اور کثیرالمنزلہ عمارتوں میں عرصہ دراز سے مقیم ہیں۔ مطالعے کے دوران تقریباً ہر عمر کے خواتین و حضرات کا جائزہ لیا گیا اور ان کی میڈیکل ہسٹری جانچنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھا گیا کہ ان کی رہائش گاہوں سے سرسبز مقامات یعنی باغات اور درختوں کا فاصلہ کتنا ہے؛ اور یہ کہ ان گھروں کے اردگرد ٹریفک اور فضائی آلودگی کی عمومی کیفیت کیا رہتی ہے۔
سروے کے اختتام پر انکشاف ہوا کہ جو لوگ باغ باغیچوں اور درختوں والے سرسبز مقامات سے قریب رہائش پذیر تھے (جہاں فضائی آلودگی بھی کم تھی)، اُن میں بلڈ پریشر اور امراض قلب سے لے کر ذیابیطس اور فالج کی شرح بھی خاصی کم تھی۔ اس کے برعکس، باغات سے دُور اور آلودہ مقامات پر رہنے والوں میں ان کیفیات کی شرح نمایاں طور پر زیادہ تھی۔ علاوہ ازیں، کثیرالمنزلہ عمارتوں میں رہنے والوں کو بھی مذکورہ خطرات کا زیادہ سامنا تھا۔
آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے ایک تحقیقی مجلے "جرنل آف پبلک ہیلتھ" کے تازہ شمارے میں شائع ہونے والے اس تحقیقی مقالے میں زور دیا گیا ہے کہ مکانات اور فلیٹوں/ اپارٹمنٹس میں یا ان کے اردگرد لازماً کچھ نہ کچھ باغات تعمیر کیے جائیں تاکہ فضائی آلودگی قابو میں رکھی جاسکے؛ جبکہ شور کی آلودگی سے بچنے کے لیے بھی ان جگہوں میں ساؤنڈ پروفنگ بہتر بنائی جائے۔

VVVVV

سپورٹس صورت حال

کسی بھی عوامی مسئلہ کیلئے ''صورتحال'' کو ان نمبرات پر فون کریں:
0194-2477545, 9419069641

کھیلتا رہوں گا۔ جب آپ کو لگے کہ وقت اور حالات درست ہیں تو مجھے بلائیے۔''

جب سب کچھ اچھا چل رہا تھا تو تبدیلی کیوں؟

(مانیٹرنگ ڈیسک)

بھارتی کرکٹ ٹیم کے سابق ٹی 20 کپتان سوریا کمار یادو نے ٹیم سے ڈراپ کیے جانے پر حیرت اور مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب ٹیم مسلسل کامیابیاں حاصل کر رہی تھی تو قیادت میں تبدیلی کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ سوریا کمار یادو 2026 کے ٹی 20 ورلڈ کپ اور 2028 کے اولمپکس تک بھارتی ٹیم کی قیادت کرنے کی تیاری کر رہے تھے، لیکن انہیں اس وقت حیرت ہوئی جب انہیں کھلاڑی اور کپتان دونوں حیثیتوں سے ٹیم سے باہر کیے جانے کی اطلاع ملی۔ آکاش چوپڑا کے یوٹیوب چینل پر گفتگو کرتے ہوئے سوریا کمار نے کہا، ''جب میں نے دیکھا کہ ٹیم میں میرا نام نہیں ہے تو میں مسکرایا۔ جب بھی میں دباؤ کی صورتحال میں رہا ہوں یا حالات میرے حق میں نہیں رہے، میں ہمیشہ مسکراتا اور خود کو پرسکون رکھتا ہوں۔ لیکن مجھے نہیں لگا تھا کہ 2026 میں ایسا ہوگا۔'' انہوں نے کہا کہ انہیں توقع تھی کہ وہ اگلے دو سال تک بھارتی ٹیم کو آگے لے جانے کی تیاری کریں گے، جس میں اولمپکس، ایک اور ٹی 20 ورلڈ کپ اور اس کے بعد مزید چیلنجز شامل تھے۔ 35 سالہ سوریا کمار نے بھارت کو

50 مکمل ٹی 20 بین الاقوامی میچوں میں سے 42 میں قیادت کرتے ہوئے کامیابی دلائی اور مارچ 2026 میں اپنی سرزمین پر ورلڈ کپ بھی جتوایا۔ نیوزی لینڈ کے خلاف ورلڈ کپ فائنل ان کا بھارت کے لیے آخری میچ ثابت ہوا، جس کے بعد سلیکٹرز نے شریاس ایئر کو مستقل ٹی 20 کپتان مقرر کر دیا۔ سوریا کمار نے نئے کپتان شریاس ایئر کے بارے میں کہا کہ وہ ان کے ساتھ بہت کرکٹ کھیل چکے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ ایک اچھے کھلاڑی، اچھے انسان اور اچھے کپتان ہیں۔

انہوں نے کہا کہ انہیں فیصلے پر کوئی رنجش نہیں، تاہم وہ اس لیے مایوس ہوئے کیونکہ بھارت نے دو سال تک کوئی سیریز نہیں ہاری، ایشیا کپ اور ٹی 20 ورلڈ کپ بھی جیتا۔ انہوں نے سوال کیا، ''جب سب کچھ اچھا چل رہا تھا تو پھر تبدیلی کیوں؟'' سوریا کمار بھارت کے نمایاں ٹی 20 بلے بازوں میں شمار ہوتے ہیں اور اس فارمیٹ میں بھارت کی جانب سے تیسرے سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑی ہیں۔ تاہم 2026 کے ٹی 20 ورلڈ کپ اور اس کے بعد ہونے والے آئی پی ایل میں ان کی کارکردگی توقعات کے مطابق نہ رہنے کے بعد بھارتی کرکٹ بورڈ نے انہیں ٹیم سے باہر کرنے کا فیصلہ کیا۔ سوریا کمار نے بتایا کہ ٹیم کے اعلان سے دو تین روز قبل سلیکٹرز نے انہیں فون کیا اور کہا کہ اب آگے بڑھنے کا وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس فیصلے پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ٹیم کے مفاد میں فیصلہ لینا سلیکٹرز کی ذمہ داری ہے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ بھارت کے لیے دوبارہ کھیلنے کی خواہش اب بھی برقرار ہے۔ سوریا کمار نے کہا، ''میں تیار ہوں، میں اب بھی کھیل رہا ہوں اور کھیلتا رہوں گا۔ جب آپ کو لگے کہ وقت اور حالات درست ہیں تو مجھے بلائیے۔''

چوٹ کے باعث نیرج چوپڑا ڈائمنڈ لیگ فائنل اور ایشیائی کھیلوں سے باہر

(ہندوستھان سماچار)

بھارت کے اسٹار جیولین تھرو کھلاڑی نیرج چوپڑا نے کمر کی چوٹ کے باعث موجودہ سیزن کے باقی تمام مقابلوں سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے بعد وہ اگلے ہفتے برسلز میں ہونے والے ڈائمنڈ لیگ فائنل اور ستمبر میں جاپان کے آچی-ناگویا میں منعقد ہونے والے ایشیائی کھیلوں میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔ 28 سالہ نیرج نے ہفتہ کو سوشل میڈیا کے ذریعے بتایا کہ لوزان ڈائمنڈ لیگ میں سیزن کی بہترین کارکردگی پیش کرنے کے کچھ ہی عرصے بعد پریکٹس کے دوران ان کے کمر کے لیگامنٹ میں چوٹ لگ گئی۔ ڈاکٹروں اور اپنی ٹیم سے مشورے کے بعد انہوں نے پورے سیزن کے باقی مقابلوں سے دور رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیرج نے کہا، 'سخت محنت کے بعد بالآخر لوزان میں سیزن کا

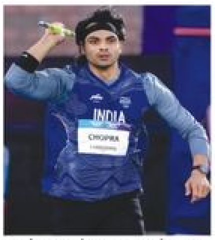

بہترین تھرو کرنے کے ساتھ مجھے وہ ردھم محسوس ہونے لگی تھی جس کی میں تلاش کر رہا تھا۔ بدقسمتی سے اس کے کچھ ہی عرصے بعد پریکٹس کے دوران میرے کمر کے لیگامنٹ میں چوٹ لگ گئی۔ ڈاکٹروں اور ٹیم سے مشورے کے بعد ہم نے فیصلہ کیا

ہے کہ میں اس سیزن کے باقی حصے میں حصہ نہیں لوں گا۔' نیرج کا اس سیزن کا آخری مقابلہ لوزان ڈائمنڈ لیگ تھا، جہاں انہوں نے 88.05 میٹر کی تھرو کے ساتھ چاندی کا تمغہ حاصل کیا تھا۔ اس سے قبل دوحہ ڈائمنڈ لیگ میں وہ 85.69 میٹر کی تھرو کے ساتھ چوتھے نمبر پر رہے تھے۔ صرف دو ڈائمنڈ لیگ مقابلوں میں شرکت کے باوجود نیرج برسلز میں ہونے والے فائنل کے لیے کوالیفائی کرنے میں کامیاب رہے تھے۔ وہ سیزن کے چھ بہترین کھلاڑی کے طور پر فائنل میں جگہ بنانے میں کامیاب ہوئے تھے، تاہم اب چوٹ کے باعث اس اہم مقابلے میں بھی حصہ نہیں لے سکیں گے۔ نیرج نے جولائی میں گلاسگو میں منعقدہ دولت مشترکہ کھیلوں میں بھی چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔ انہوں نے وہاں 83.85 میٹر کی بہترین تھرو کی تھی۔

نیدرلینڈز کو شکست دے کر ارجنٹینا ویمنز ورلڈ کپ چیمپئن بنا

(یو این آئی)

ارجنٹینا نے ڈرامائی شوٹ آؤٹ میں نیدرلینڈز کو 3-1 سے شکست دے کر ہفتہ کے روز ایف آئی ایچ ہاکی ورلڈ کپ 2026 جیت لیا، جس سے ڈچ ٹیم کی مسلسل چوتھے خطاب کی تلاش ختم ہو گئی اور ارجنٹینا نے 2010 کے بعد سے اپنا پہلا اور کل تیسرا عالمی خطاب جیتا۔ ہاکی کی سب سے معروف حریفوں میں سے ایک ہفتہ کو ایک بار پھر مرکز توجہ بن گئی، جب ارجنٹینا نے ڈرامائی شوٹ آؤٹ میں نیدرلینڈز کی جیت کے تسلسل کو ختم کرتے ہوئے ایمسٹلوین میں ڈچ سرزمین پر ایف آئی ایچ ہاکی ورلڈ کپ 2026 کا خطاب اپنے نام کر لیا۔ 2022 کے ورلڈ کپ فائنل میں نیدرلینڈز کے ہاتھوں لاس لیونس کی شکست کے چار سال بعد، ارجنٹینا نے پانسہ پلٹ دیا۔ مقررہ وقت میں 1-1 کے اعصاب شکن ڈرا کی وجہ سے چیمپئن شپ شوٹ آؤٹ میں چلی گئی، جہاں گول کیپر کرسٹینا کوسینٹینو ہیروئن کر ابھریں، جب کہ ارجنٹینا نے 3-1 سے آگے رہی۔ اس سے پہلے دن میں، بیلجیم کی ریڈ پینتھرز نے آسٹریلیا کو 1-0 سے ہرا کر خواتین کا کانسے کا تمغہ جیتا۔ ایف آئی ایچ ہاکی ورلڈ کپ 2026 اتوار کو ختم ہوگا، جب بیلجیم کے واورے میں نئے ویلفلس ہاکی ایرینا میں مردوں کے فائنل میں اسپین کا مقابلہ جرمنی سے ہوگا۔

زویریو کو شکست دے کر الکاراز پہلی بار آسٹریلین اوپن کے فائنل میں پہنچ گئے

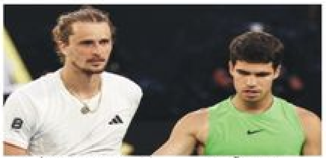

(یو این آئی)

اسپین کے اسٹار ٹینس کھلاڑی کارلوس الکاراز نے جمعہ کو ایک سنسنی خیز اور طویل مقابلے میں جرمنی کے الیگزینڈر زویریو کو شکست دے کر پہلی مرتبہ آسٹریلین اوپن کے فائنل میں رسائی حاصل کر لی۔ شکست دی۔ راڈ لیور ایرینا میں کھیلا گیا یہ مقابلہ 5 گھنٹے اور 27 منٹ تک جاری رہا، جو آسٹریلین اوپن کی تاریخ کا طویل ترین سیمی فائنل ثابت ہوا۔ میچ کے دوران تیسرے سیٹ کے اختتام پر الکاراز کو دائیں اوپری ٹانگ میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑا، جس کے باعث انہیں کرتے ہوئے میلبورن میں اپنے پہلے فائنل میں جگہ پکی کر لی۔ میچ کے بعد کورٹ پر دیے گئے انٹرویو میں کارلوس الکاراز نے کہا: 'سب سے اہم بات خود پر یقین رکھنا ہے۔ میں ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ چاہے حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں، خود پر اعتماد قائم رکھنا چاہیے۔ تیسرے سیٹ میں میں شدید مشکلات سے گزر رہا تھا۔ جسمانی اعتبار سے یہ میرے اب تک کے مختصر کیریئر کا سب سے چیلنجنگ مقابلہ تھا۔ میں اس طرح کے حالات پہلے بھی دیکھ چکا ہوں اور مجھے معلوم تھا کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ میں نے آخری پوائنٹ تک دل لگا کر مقابلہ کیا۔ مجھے یقین تھا کہ مواقع ضرور آئیں گے، اور جس طرح میں نے پانچویں سیٹ ہیں، یعنی چاروں گرینڈ سلیم ٹورنامنٹس میں سنگلز ٹائٹل جیتنے والے سب سے کم عمر کھلاڑی بن سکتے ہیں۔ اگر وہ اتوار کے فائنل میں یانک سینر یا نوواک جوکووچ کو شکست دے دیتے ہیں تو وہ یہ اعزاز اپنے ہم وطن رافیل نڈال سے چھین لیں گے۔ تاہم، تاریخ رقم کرنے کی راہ میں الکاراز کو ایک اور سخت امتحان کا سامنا ہے۔ عالمی نمبر دو یانک سینر میلبورن پارک میں مسلسل دو مرتبہ دفاعی چیمپئن رہ چکے ہیں، جبکہ نوواک جوکووچ ریکارڈ دس بار آسٹریلین اوپن کے فاتح بن چکے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ الکاراز نے ٹورنامنٹ کے ابتدائی پانچ مقابلوں میں ایک بھی سیٹ نہیں ہارا تھا۔ زویریو کے خلاف بھی انہوں نے ابتدائی دو سیٹ

گوریول روین جیو ہیریٹیج سائٹ کھنموہ کا تحفظ اور ترقی 10 کروڑ رو بجٹ مختص کرنے کا مطالبہ

(ٹی ای این)

ماحولیاتی پالیسی گروپ (ای پی جی) نے جموں و کشمیر بجٹ 2026-27 میں کھنموہ، سرینگر میں واقع گوریول روین پرمین-ٹریاسک (پی ٹی بی) سیکشن کے تحفظ، بقا اور سائنسی ترقی کے لیے 10 کروڑ روپے کی علیحدہ بجٹ مختص کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ مقام عالمی سطح پر غیر معمولی ارضیاتی اہمیت کا حامل ہے۔ گوریول روین، کشمیر میں پرمین-ٹریاسک عظیم معدومیت کا دنیا کا سب سے واضح ارضیاتی ریکارڈ محفوظ ہے، جو تقریباً 25 کروڑ 20 لاکھ سال قبل پیش آیا تھا اور زمین کی تاریخ کا سب سے بڑا معدومیتی واقعہ مانا جاتا ہے۔ اس دور میں زمینی نباتات کا 75 فیصد سے زائد اور سمندری حیات کی تقریباً 95 فیصد اقسام ختم ہو گئی تھیں۔ یہ مقام دنیا کی پہلی معلوم ماحولیاتی کے شواہد محفوظ رکھنے کے لیے بھی عالمی شہرت رکھتا ہے۔ ای پی جی کا یہ مطالبہ ارضیاتی سروے آف انڈیا (GSI)، وزارت کانکنی، حکومت ہند کی جانب سے گوریول روین پی ٹی بی سیکشن کو قومی اہمیت کا جیو ہیریٹیج سائٹ قرار دیے جانے کے بعد سامنے آیا ہے۔ یہ اعلان 16 اکتوبر 2025 کو جی ایس آئی کے ڈائریکٹر جنرل نے چوتھے یونیسکو عالمی یوم جیو ڈائیورسٹی اور تیسرے بین الاقوامی یوم جیو ڈائیورسٹی کے موقع پر کیا تھا۔ اس نوٹیفکیشن کے بعد گوریول روین بھارت کا 33 واں قومی ارضیاتی یادگار بن گیا ہے۔ گوریول روین کے ساتھ ساتھ جموں و کشمیر کے تین دیگر عالمی ارضیاتی اہمیت کے حامل مقامات، جن میں بوروں، منڈک پال اور بستن (ترال) کو بھی 16 اکتوبر 2025 کے جی ایس آئی حکم نامہ کے تحت قومی اہمیت کے جیو ہیریٹیج سائٹس قرار دیا گیا ہے۔

اسپین نے نیدرلینڈز کو چونکایا، دفاعی چیمپئن جرمنی سے فائنل میں مقابلہ

(یو این آئی)

جرمنی نے ارجنٹینا کو شکست دے کر ایف آئی ایچ ہاکی ورلڈ کپ کا اپنا خطاب برقرار رکھنے کی امیدیں زندہ رکھیں، جبکہ اسپین نے ایک سنسنی خیز مقابلے میں میزبان نیدرلینڈز کو حیران کرتے ہوئے اتوار کو ہونے والے فائنل مقابلہ میں اپنی جگہ پکی کر لی۔ اسپین نے نیدرلینڈز کو 4-3 سے ہرا کر 1998 کے بعد پہلی بار ہاکی ورلڈ کپ کے فائنل میں رسائی حاصل کی۔

مٹی میں پوشیدہ طاقتور اینٹی بائیوٹک جزو دریافت

ڈاکٹر سلیم

دنیا میں جراثیم (بیکٹیریا) تبدیل ہو کر ہماری اینٹی بائیوٹک دواؤں کو بھی ناکام بنا رہے ہیں لیکن اب مٹی میں موجود اہم اینٹی بائیوٹک جزو دریافت ہوا ہے جو بہت سخت جان بیکٹیریا تک کو تباہ کر سکتا ہے۔ نیویارک میں واقع راک فیلر یونیورسٹی میں خرد حیاتیات (مائیکرو بائیولوجی) کے پروفیسر شین بریڈی نے یہ اینٹی بائیوٹک دریافت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مٹی میں جہاں بھی قدم رکھیں 10 ہزار بیکٹیریا پائے جاتے ہیں جن کے متعلق ہم بہت کم جانتے ہیں لیکن مٹی میں کئی اقسام کے اینٹی بائیوٹک اجزا بھی پائے جاتے ہیں۔ نیچر مائیکرو بائیولوجی میں شائع ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مٹی کے جس خرد نامیے کو دیکھا گیا ہے وہ میلا سیڈز جماعت سے تعلق رکھتا ہے اور یہ بھی سیلین ریزسٹنٹ اسٹیفلوکوکس آریس (ایم آر ایس اے) جیسے ڈھیٹ بیکٹیریا کو بھی ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اچھی بات یہ ہے اس کے خلاف یہ بیکٹیریا کوئی مزاحمت بھی پیدا نہیں کر سکتے ہیں۔

پر گھریلو شائقین کے سامنے کھیلنا ان کو اضافی حوصلہ دے سکتا یا ان پر دباؤ ڈال سکتا

(یو این آئی)

کرکٹ میں کہانیاں بننے کا ایک منفرد انداز ہوتا ہے جو صرف رنز اور وکٹوں سے آگے کی بات ہوتی ہے اور بدھ کو گرین فیلڈ انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان کھیلا جانے والا پانچواں ٹی 20 میچ بھی ایسی ہی ایک کہانی ہے۔ تمام نگاہیں سنجو سیمسن پر مرکوز ہوں گی جو اس سیریز میں پہلی بار اپنی آبائی ریاست میں کھیلنے جا رہے ہیں۔ شاندار ٹائمنگ اور خوبصورت اسٹروک پلے کے لیے مشہور سیمسن کے پاس نہ صرف شائقین کو خوش کرنے کا موقع ہے بلکہ اس سیریز کے آخری میچ کی کہانی میں اپنا نام درج کرانے کا بھی سنہری موقع ہے۔ ہندوستان اس میچ میں برتری کے ساتھ اتر رہا ہے کیونکہ اس نے اب تک چار میں سے تین ٹی 20 میچ جیتے ہیں لیکن چوتھے میچ میں 50 رنز کی شکست نے واضح کر دیا کہ فی الوقت ٹی 20 کرکٹ میں کچھ بھی یقینی نہیں ہوتا۔ ہندوستانی بولنگ، خاص طور پر پاور پلے میں کمزور دکھائی دی ہے۔ جسپریت بمراہ کی کارکردگی اوسط رہی ہے، ورون چکرورتی کی عدم موجودگی میں اسپنرز میں تسلسل کی کمی نظر آئی ہے اور ہاردک پانڈیا اگرچہ کارآمد رہے ہیں لیکن ان سے کم وقت میں بہت زیادہ کرنے کی توقع رکھی گئی ہے۔ کل کا سب سے بڑا چیلنج جارحیت اور کھلاڑی کے درمیان توازن قائم کرنا ہوگا، خاص طور پر ایسی کنڈیشنز میں جہاں دوسری اننگز میں اوس اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ بیٹنگ کے اعتبار سے ہندوستان کی لائن اپ میں کلاسیکل اسٹروک کھیلنے والے اور دھماکہ خیز بلے بازوں کا عمدہ امتزاج موجود ہے۔ سوریہ کمار یادو شاندار فارم میں ہیں، شیوم دوبے نے چند ہی اوورز میں میچ کا رخ بدلنے کی صلاحیت دکھائی ہے، جبکہ رنکو سنگھ اختتامی لمحات میں میچ کو انجام تک پہنچانے میں ماہر ہیں۔ تاہم کہانی بالکل واضح ہے، سب کی نظریں سیمسن پر ہیں۔ تکنیکی طور پر وہ گیپس تلاش کرنے اور آخری اوورز میں تیزی سے رنز بنانے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ ذاتی طور پر گھریلو شائقین کے سامنے کھیلنا یا تو انہیں اضافی حوصلہ دے سکتا ہے یا ان پر دباؤ ڈال سکتا ہے۔

پالک کے پتوں سے انسانی دل کا دھڑکتا ہوا ٹشو تیار

ڈاکٹر وجیہا بیگ

سائنسدانوں کی ایک ٹیم پالک کے پتوں کو انسانی دل کے دھڑکتے ہوئے ٹشو میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ یہ خیال انہیں لنچ بریک کے دوران آیا تھا۔ میگزین ''ٹائم'' نے واشنگٹن پوسٹ کے حوالے سے اس حوالے سے رپورٹ شائع کی ہے۔

پالک کے خلیات

میساچوسٹس میں ورسیسٹر پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ کے محققین نے بڑے پیمانے پر اعضاء عطیہ کرنے والوں کی کمی کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی اور رگوں کو دوبارہ تیار کرنے کی دشواری کے پیش نظر محققین نے پالک کے پتے میں موجود نظام کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لیے پالک کے خلیات کو انسانی دل کے خلیات سے تبدیل کیا گیا۔ اس کام کے بارے میں ایک ویڈیو میں ورسیسٹر پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ کی لیبارٹری کے سربراہ محقق گلین گوڈیٹ نے کہا کہ پالک، جو ایک وافر مقدار میں پایا جانے والا پودا ہے، کے پتے جیسی سادہ چیز کو لینا اور اسے ایک ایسے ٹشو میں تبدیل کرنا جس میں خون بہہ سکے انتہائی دلچسپ ہے۔

ساختی سہارے

محققین نے ابتدائی مطالعہ کے نتائج جریدے بائیو میٹریلز میں شائع کیے۔ انہوں نے بتایا کہ پتے کو صرف ساختی سہاروں کو برقرار رکھنے کے لیے صابن کا استعمال کیا گیا اور پالک کو دل کے ٹشو سے تبدیل کر دیا گیا جس نے پودے کی خون کی نالیوں کی اندرونی سطحوں پر ذرے ڈال لیا۔ پانچ دن کے بعد خلیات نے دھڑکنا شروع کر دیا۔

حیران کن امر

بائیو انجینئر جوشوا گیرشلیک نے واشنگٹن پوسٹ کو بتایا کہ یہ واقعی حیران کن تھا، اچانک آپ خلیات کو حرکت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ محققین نے پالک کے پتوں میں خون کے سرخ خلیات کے سائز کے چھوٹے دانے انجیکٹ کیے تاکہ یقینی بنایا جا سکے کہ پالک کی رگیں موادکو منتقل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ گیرشلیک نے وضاحت کی کہ محققین مستقبل میں پالک کو دل کے خلیات میں تبدیل کرنے اور انہیں متاثرہ دل کے ٹشو پر لگانے کے حوالے سے پرامید ہیں۔

مہاراجہ پدم نابھ سنگھ کی شاندار کارکردگی؛ جے پور پولو ٹیم کی جیت

(مانیٹرنگ ڈیسک)

گوتیرے کپ میں جے پور پولو ٹیم نے اپنا دبدبہ برقرار رکھتے ہوئے چندنا پولو کو 9.5-5 سے شکست دے دی۔ پورے میچ کے دوران جے پور کی ٹیم نے بہترین تال میل اور جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ میچ کے آغاز میں مقابلہ برابر کا رہا لیکن دوسرے راؤنڈ سے جے پور نے گرفت مضبوط کر لی اور ہاف ٹائم تک 5.5-2 کی برتری حاصل کر لی۔ بھوانی سنگھ کالوی اور وانس وانس نے اہم گول کر کے ٹیم کی پوزیشن مستحکم کی۔ چندنا پولو کی جانب سے ٹیم نے مزاحمت کی کوشش کی، تاہم جے پور نے آخری راؤنڈ میں مزید تین گول کر کے اپنی جیت یقینی بنائی۔

کروچھسون لیشانا کے ہاتھوں 21-17، 20-22، 21-19 سے شکست ہوئی

(نیوز ڈیسک)

ہندوستان کی اناہت ورتی بروا نے گفتگا پے کی بیڈمنٹن کھلاڑی سنگ کو شکست دے کر تھائی لینڈ ماسٹرز 2026 بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کے کوارٹر فائنل میں جگہ بنالی۔ بیڈمنٹن رینکنگ میں 48 ویں پوزیشن پر موجود 22 سالہ کھلاڑی نے جمعرات کو کھیلے گئے مقابلے میں رینکنگ میں 34 ویں نمبر پر موجود گفتگا پے کی حریف سنگ کو 13-21، 21-14، 14-21 سے شکست دے کر بی ڈبلیو ایف سپر 300 ٹورنامنٹ کے اگلے مرحلے کے لیے کوالیفائی کیا۔ پہلا گیم خاصا سنسنی خیز رہا، جہاں دونوں کھلاڑی 11-11 کے اسکور پر برابر تھیں۔ تاہم اس کے بعد اناہت ورتی نے 13-14 کی سبقت حاصل کی اور مسلسل سات پوائنٹس جیت کر پہلا گیم اپنے نام کر لیا۔ دوسرے گیم میں سنگ نے شاندار واپسی کی اور ایک مرتبہ پھر مقابلہ 13-13 پر برابر ہو گیا۔ اس مرحلے پر گفتگا پے کی کھلاڑی نے اگلے آٹھ میں سے سات پوائنٹس جیت کر گیم اپنے نام کیا اور میچ کو فیصلہ کن گیم تک لے گئیں۔ تاہم تیسرا گیم مکمل طور پر اناہت ورتی کے نام رہا، جنہوں نے اس طرح 2023 کوریا ماسٹرز میں سنگ کے ہاتھوں ہونے والی شکست کا حساب چکا دیا۔ اس سے قبل دونوں کھلاڑیوں کے درمیان صرف ایک ہی مقابلہ کھیلا گیا تھا۔ خواتین سنگلز کے ایک اور مقابلے میں دیویکا سہاگ نے دوسرے راؤنڈ میں گفتگا پے کی سنگ سیو-تونگ کو 32 منٹ تک جاری رہنے والے مقابلے میں 14-21، 14-21 سے شکست دے کر کوارٹر فائنل میں رسائی حاصل کی۔ تاہم رینکنگ میں 51 ویں نمبر پر موجود انمول کھرب کو خواتین سنگلز میں ہوانگ یو-سن کے خلاف 21-10، 19-21، 19-21 سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی طرح خواتین سنگلز کی ہی ایک اور کھلاڑی شریا شی ولیچیٹی کو کروچھسون لیشانا کے ہاتھوں 21-17، 20-22، 21-19 سے شکست ہوئی۔

Printer, Publisher & Owner: Rifat Ayoub, Chief Editor: Noor Mohammad Challo (9419069641), Executive Editor: Imtiyaz Wani (9469121101),
Published From: 2nd Floor Jehlum Market Batamaloo Srinagar, Printed at: Khidmat Offset Press The Bund Sgr. RNI: JKURD2012-48314
Postal Registration No: JKNP-189/SKGPO-2018-20, Contact: 0194-2477545, email:editorsurathal@gmail.com,